مجلہ

ندائے خراسان

۱
شمارہ

۲۴ محرم ۱۴۴۶ھ

موسستہ العزائم پیش کر رہا ہے



پاکستانی فوج کے
جادوگر ٹوٹ گئے

العزائم
مؤسسة العزائم
الإعلامية



عنوانات

۲۴ محرم ۱۴۴۶ھ | مؤسسة العزائم الإعلامية

خلافت



صدیوں بعد اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ پر ایک اور بڑا احسان کیا کہ انتہائی پر فتن دور میں اہل ایمان کو نبوی منہج پر مبنی خلافت عطا کی۔

ایک طویل عرصے تک امت اسلامیہ کا جہاز بغیر بادبان کے تھا، کوئی نہیں تھا جو کفار اور طواغیت سے امت اسلامیہ پر ہونے والے ظلم اور بے انصافی کا پوچھ سکے۔

کئی دہائیوں سے امت نے ظالموں کے راج میں ذلت کی زندگی گزاری، حق کی آواز بلند کرنے کا مطلب خود کو قتل کرنا یا قید کرنا تھا، عالم کفر کے خلاف جنگ کے لیے کسی کو میدان میں نکلنے کی ہمت نہیں تھی۔

آخر کار رب العالمین نے امت کے مستضعفین کی فریاد سنی اور امت کو "خلافت" کا خصوصی تحفہ دیا، جس خلافت کے لیے پوری امت میں مخلص مسلمانوں کا خون بہایا گیا، نوجوانوں کے ہاتھ طواغیتوں کی جیلوں میں زنجیریں کھا گئی، اور بے شمار مومنین اس عظیم خواب کی تکمیل کے راستے پر اس دنیا سے رخصت ہوئے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

لیکن الحمدللہ کہ امت اسلامیہ کے خوابوں کی تعبیر سچ ہو گئی اور امت کو ایک بار پھر خلافت جیسے ریاست کی عظیم نعمت سے نوازا گیا، جس خلافت کی حقانیت سورج کی طرح واضح اور عیاں ہے۔

جیسا کہ حق کے دشمن ہمیشہ کی طرح بے شمار ہیں، اسی طرح دور حاضر میں بھی خلافت کے دشمن زمین کے کونے کونے میں موجود ہیں؛ ہر دشمن کا ایک الگ کام ہوتا ہے، ان میں سے بعض خلافت کو ختم کرنے کے لیے فوجی طاقت کا استعمال کرتے ہیں تو بعض دیگر اقتصادی پابندیاں لگاتے ہیں، بعض اس کے خلاف میڈیا کے ذریعے جنگ کو فروغ دیتے ہیں تو بعض دیگر لوگوں کو اس کے خلاف لڑنے کی ترغیب دیتے ہیں، بعض اس کو مختلف ناموں سے بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بعض دیگر اس پر جھوٹے الزامات لگا رہے ہیں؛ مگر اس ریاست کے سارے امیروں اور سپاہیوں کا سب کے سامنے یہی جواب ہے کہ: خلافت کی یہ ریاست باقی رہے گی، ان شاءاللہ۔

• کیونکہ یہ ریاست توحید کی ریاست ہے اور توحید کی آواز کبھی خاموش نہیں ہوسکتی۔

• کیونکہ یہ ریاست نبوی منہج پر قدم بقدم چل رہی ہے، اور نبوی منہج قیامت تک موجود رہے گی۔

• کیونکہ یہ ریاست سچے لوگوں کے خون، مستضعفین (کمزوروں) کی دعاؤں اور مخلصین کی کوششوں سے بنی ہے۔

• کیونکہ اس ریاست نے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں قرآن اٹھایا ہے، اور ان دونوں میں سے ایک کو بھی توڑا نہیں جا سکتا، اور جب تک اہل ایمان موجود ہوں گے اس دولت کا خاتمہ ناممکن ہے۔

خلافت کی ایک دہائی ہوگئی لیکن نہ تو اس نے اپنا منہج بدلا، نہ اپنے عقیدے میں تبدیلی لائی، نہ کفار کے مقابلے میں اپنا موقف بدلا، نہ امت اسلامیہ پر کسی کے ساتھ معاملہ کیا، بلکہ بہادری کے ساتھ میدان میں کھڑے ہیں اور عظیم اہداف کے حصول میں بڑے شان و شوکت کے ساتھ کفار کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

خلافت اسلامیہ کے کارنامے:

آج سے تقریباً ۱۰ سال قبل شام کی مبارک سرزمین پر مومنین کی ایک عظیم جماعت نے «خلافت» کا اعلان کیا اور پوری دنیا کے مومنین کو ایک امام کی قیادت اور ایک جھنڈے کے سائے تلے اتحاد کی طرف بلایا تاکہ امت مسلمہ کی کھوئی ہوئی عزت اور عظمت کو دوبارہ لوٹائیں، اور ایک بار پھر مومنین کو ملائشیا سے لے کر اندلس تک ایک عظیم ریاست میسر ھوجائے، اور اس عظیم مشن کی تکمیل کے لیے انہوں نے توحید اور جہاد کا مقدس راستہ اختیار کیا اور قدم قدم پر صحابہ کی سنت اور طریقہ کار کو عملی جامہ پہنایا۔

خلافت کے کارنامے بہت زیادہ ہیں لیکن یہاں چند مثالیں قابل ذکر ہیں۔

• خلافت کے قیام کے ساتھ ہی کفر اور اسلام کے خیمے الگ ہوگئے ، ایک طرف کفر کا خیمہ جس میں بین الاقوامی (صلیبی+یہودی+رافضی) اتحاد قائم ہوا اور دنیا کے سارے مشرقی اور مغربی کفار اور نام نہاد جہادی تنظیموں کے ملیشیا جمع ہوگئے اور دوسری طرف ایمان کا خیمہ جس میں جمع ہونے والے مومنین نے اپنے آپ کو بین الاقوامی اتحاد سے بری کر دیا اور اہل ایمان کے شانہ بشانہ کھڑے ہو گئے۔

• خلافت کے قیام کے ساتھ ہی امت کو تقسیم کرنے کا عالم کفر کی صدیوں کی جدوجہد اور کوششوں کا خاتمہ ہوا اور مومنوں کی ریاست اس کی قابل ہو گئی کہ مومنین کو ایک امیر اور ایک جھنڈے تلے جمع کر کے کفار کے خلاف ایک محاذ میں کھڑے کر دیئے جائے۔

• خلافت واحد ریاست ہے جس میں صرف اہل ایمان جمع ہیں اور اہل ایمان کے علاوہ دیگر باطل مذاہب، فرقوں اور عقائد کے پیروکاروں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

• خلافت نے امت کو ان تمام شرعی تصورات کی اصل تصویر دکھائی جو صدیوں سے امت سے مٹ چکا تھا، یا اتنا مبہم ہو چکا تھا کہ اس کو پہچاننا ناممکن تھا؛ خلافت نے جزیہ، لونڈیوں اور غلاموں کے قوانین کو زندہ کیا، حدیں نافذ کی، غیر شرعی سرحدوں کو ختم کیا، توحید کی شمع روشن کی، امت کو جہاد و قتال کی حقیقی شکل دکھائی اور دین اسلام کو ایک بار پھر زندہ اور تجدید کیا۔

• خلافت نے امت پر ثابت کر دیا کہ عالم کفر صرف طاقت کی زبان جانتی ہیں اور ان کے خلاف ہجرت، جہاد اور قتال کا راستہ اختیار کرنا ہی صحیح پالیسی ہے۔

• خلافت نے امت اسلامیہ پر جھوٹی قومی تحریکوں، ملیشیاؤں اور تنظیموں کی اصلیت واضح کر دی اور انہیں دکھایا کہ یہ تنظیمیں جہاد کے نام پر لوگوں کو دھوکہ دے رہی ہیں، حقیقت میں ان کی جنگ وطن پرستی، قوم پرستی، خواہش پرستی، ظالمانہ قوانین کی پاسداری، اقتدار کے حصول اور دیگر ناجائز مقاصد کے لیے ہیں۔

• خلافت واحد ریاست تھی جس نے ایک طویل عرصے کے بعد عالم اسلام کے قلب پر کھینچی گئی قومی اور وطنی جبر کی طاغوتی لکیریں مٹادیئے۔

• روئے زمین پر یہودیوں کی ریاست تھی، مجوسیوں کی ریاست تھی، ہندی مشرکوں کی ریاست تھی، صلیبیوں کی ریاست تھی، بودھائیوں، کمیونسٹوں اور ملحدوں کی بھی ایک خاص ریاست تھی، صرف مسلمانوں کو یہ حق نہیں

تھی کہ وہ بھی ایک خاص ریاست کے حامل ہو۔

لیکن الحمدللہ کہ خلافت اسلامیہ کے قیام کے ساتھ ہی مسلمانوں کی امیدیں بحال ہوئیں اور دنیا بھر سے اہل ایمان اپنے ریاست کے سائے میں جمع ہونے کے لیے اکٹھے ہوگئے۔

• صدیوں کے بعد مسلمانوں کی ریاست خلافت اسلامیہ نے کفار کو اپنی حدیں دکھائیں کہ دنیا پر حکومت کرنے والے تم کون ہو ؟ کتنے پست اور ذلیل ہو ؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ اور انہیں اپنا حق جو غلامی تھی دے دیا۔

• خلافت نے امت اسلامیہ کو دنیائے کفر کے خلاف ہتھیار اٹھانے کی ہمت دی اور امت پر واضح کر دیا کہ کفار کے دعوے، ٹیکنالوجی، انٹیلی جنس ادارے، ذہانت اور شور و زور ایک مکڑی کی جال کی طرح ضعیف اور کمزور ہے، ایک آسان دھچکا بھی ان کے دہائیوں کی محنت کو تباہ کر دیتی ہے۔



• دس سال کے بعد خلافت کی ریاست کا حال، خلافت کے اعلان کے مطابق دنیا دو حصوں میں بٹ گئی، ایک طرف اہل ایمان کی صف بن گئی اور دوسری طرف بین الاقوامی صلیبی جمع ہوگئے، خلافت کو ختم کرنے اور اس ریاست کو توڑنے کے لیے روئے زمین سے مختلف نظریات اور عقائد کے حامل کافروں اور اسلام کے حلیف دشمنوں نے جمع ہو کر حشر کیا۔

اسلام کی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ تھی کہ مشرق و مغرب کے کافروں نے آپس میں اتحاد کیا، یہ پہلی دفعہ تھی کہ روم اور فارس دونوں ایک جھنڈے تلے خلافت کے خلاف برسرپیکار رہیں، اور یہ تاریخ کی سب سے بڑی لشکر کشی تھی، جہاں ۸۷ ممالک، بے شمار باغی، مقامی ملیشیا، لاتعداد وطن پرست تحریکیں اور صحوات اسلام کے خلاف ایک محاذ میں جمع ہوئے۔

بزدل اور درندہ صفت دشمن نے خلافت اسلامیہ کے زیر کنٹرول ہر گھر، ہر گاؤں اور ہر شہر کے باسیوں پر ہر قسم کی بموں، کروزوں اور توپوں سے گولہ باری کی؛ ایٹمی، کیمیائی اور حیاتیاتی (بایولاجیکل) بم استعمال کرنے کی بھی کوئی لحاظ نہ رکھی، بلکہ سارے گاؤں اور شہروں کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا؛ اسی حالات میں دس سال بیت گئے کہ خلافت پر ہر شب و روز وہی ظلم و بربریت جاری ہے، لیکن یہ ریاست اب بھی سر اٹھائے آگے بڑھ رہی ہے، روز بروز پھیل رہی ہے اور اس کا کارواں دن بدن بڑا ہوتا جارہاہے۔

• دس سال ہوچکے؛ اب تک عالم کفر اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ خلافت کی ٹانگیں ہلا نہ سکے؛ ہم ہر روز خبریں سنتے ہیں کہ کفار کی جماعت ٹوٹ کر میدان چھوڑتے ہوئے پے در پے بھاگ رہے ہیں؛ خراسان سے امریکیوں کا فرار، افریقہ میں افریقی یونین اور «ایس اے ڈی سی» کا فرار اور دیگر فوجی طاقتوں کا فرار اس کی واضح مثالیں ہیں؛ اب دس سال کے بعد، خلافت کے سپاہی مشرق میں فلپائن کے جنگلوں میں دندناتے پھر رہے ہیں، مغرب میں؛ موزمبیق کے ساحل پر اپنے گھوڑوں کو پانی پلا رہے ہیں، شمال میں مصر، لیبیا اور قفقاز تک پہنچ چکے ہیں، اور جنوب میں؛ خراسان کے شیروں نے علاقے میں موجود تمام طواغیت پر دن رات ایک کر دیا ہے۔

• آج سے دس سال پہلے، صلیبی کفار نے عراق اور شام میں خلافت کی ریاست کو دوبارہ گاڑنے کی ناکام کوشش کی، لیکن ۱۰ سال بعد خلافت کے سپاہی پورے عالم اسلام اور یہاں تک کہ مغربی ممالک میں بھی صلیبیوں سے برسرپیکار ہیں اور روزانہ درجنوں صلیبی اور ان کے مدافعین مارے جا

رہے ہیں۔

• آج سے دس سال پہلے، خلافت کی ریاست کو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن دس سال گزرنے کے بعد عالم اسلام کے ہر گھر میں خلافت کی ریاست کے حامی موجود ہیں اور اس ریاست کا عقیدہ اور منہج اب ہر چھوٹے اور بڑے کو معلوم ہیں۔

• آج سے دس سال پہلے، خلافت کی ریاست جس نظریے اور عقیدے پر مبنی تھی، دس سال بعد بھی وہی عقیدہ، وہی نظریہ، وہی موقف اور وہی پالیسی ہے۔

• آج سے دس سال پہلے، خلافت اسلامیہ کے خلاف طواغیت کے درباری مولویوں، طاغوتی میڈیا، مرجفین، منافقین، خواہش پرستوں، قوم پرست تنظیموں اور کفر کے دوسرے طعنہ بازوں نے امت اسلامیہ کی نوجوان نسل کے ذہنوں میں سینکڑوں شکوک و شبہات ڈال دیئے تھے؛ الحمدللہ، کہ خلافت اسلامیہ کے سپاہیوں نے پچھلے دس سالوں میں اپنے نیک اعمال سے تمام شکوک و شبہات کو کفار سے اجرت لینے والے درباریوں، طعنہ بازوں اور غلاموں کے چہروں پر مار دیئے، اور اپنی حقانیت اور سچائی سے امت پر یہ ثابت کر دیا کہ یہ سارے شکوک و شبہات الزامات ہیں اور وہ ان سب سے بیزار ہیں۔

• پچھلے دس سالوں میں، خلافت کی ریاست نے ثابت کر دیا کہ یہ نبوت کے منہج پر مبنی خلافت ہے، عالم کفر اور کفر کے مدافعین اس کے خلاف جتنی زور و شور سے کام لیں، یہ ریاست اتنی ہی طاقتور اور مضبوط تر ہوتی جائے گی؛ اگر عالم کفر سانس لینے کے لیے تھوڑی دیر اس ریاست کو چھوڑ دیں تو بلا استثناء پھیل جائے گی، اور اگر لوگوں کے ذہنوں پر برسوں تک خلافت کے خلاف شکوک و شبہات پیدا کرنے کا کام کریں؛ تو یہ ریاست ایک مبارک آپریشن سے ان کے تمام کوششوں کو سمندر کی جھاگ کی طرح بے کار اور بے فائدہ بنا دیتی ہے۔

• پچھلے دس سالوں میں، خلافت نے اپنی حقانیت اور سچائی پوری دنیا کو دکھا دی، اور ان پر ثابت کر دیا ہے کہ خلافت اسلامیہ کے بارے میں ان کے «باقیہ» والے مبارک نعرے بالکل سچے ہیں۔

خلافت کے پہلی دہائی کے طویل سفر کو دیکھ کر یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ دنیا پر اس مبارک ریاست کی راج آنے والا ہے، اور عنقریب اس مبارک ریاست کے سپاہی فاتحانہ طور پر جزیرہ نمائے عرب، بیت المقدس، روم اور پیرس میں داخل ہوں گے، اور کفار کو اعماق اور دابق کی مبارک سرزمین پر «ملحمۃ الکبری» میں ایک اور شرمناک شکست سے دوچار کریں گے باذن اللہ العزیز۔



اکثریت

تمہیں دھوکے میں نہ ڈالیں

بلاشبہ لوگوں
میں سے اکثر
فاسق ہیں۔
سورة المائدة : 49

اور ان میں سے
اکثر لوگ کافر ہیں۔
سورة النحل: 83

ان میں سے
اکثر مشرک
تھے۔
سورة الروم : 42

بلاشبہ بہت سے
لوگ ہماری نشانیوں
سے غافل ہیں۔
سورة يونس: 92

اور ان میں
سے اکثر
جھوٹے ہیں۔
سورة الشعراء : 223

اور ان میں سے
اکثر لوگ گمان کی
پیروی کرتے ہیں۔
سورة يونس: 36

اکثر لوگ
ناشکری کرنے
والے ہیں۔
سورة البقرة: 243

بلکہ ان میں سے
اکثر لوگ ایمان
نہیں لاتے۔
سورة البقرة : 100

اور ان (کافروں)
میں سے اکثر عقل
سے عاری ہیں۔
سورة المائدة : 103

پس اکثر لوگوں
نے اس (قرآن) سے
اعراض کیا۔
سورة فصلت: 4

اور ان میں سے
اکثر حق کو پسند
نہیں کرتے۔
سورة المؤمنون : 70

ان میں سے
اکثر جاہل ہیں۔
سورة الانعام: 111

العزائم
مؤسسة العزائم

پاکستانی فوج کے

جادوگر ٹوٹ گئے



حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن معرکہ آرائی کے اس جاری سلسلے میں طواغیت پہلے سے کہیں زیادہ کوشش کر رہے ہیں کہ صادقین کی بطلان کے لیے جادوگروں کو ملازمت کے لیے رکھیں؛ تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے سامنے فرعون کے جادوگروں کی طرح کھڑے ہو کر باطل کو غالب کرنے کی ناکام کوشش کریں؛ لیکن جس طرح اللہ تعالی نے طواغیت کے جادوگروں کو ہر زمانے اور ہر جگہ پر موسیٰ کے ہاتھوں ناکام اور نابود بنا دیئے ہیں، اسی طرح آج کے دور میں بھی جادوگروں کا طلسم ٹوٹتا ہوا نظر آتا ہے۔

خراسان کی سرزمین پر خلافت اسلامیہ کے اعلان کے ساتھ ہی خطے کی طواغیت اور علاقائی ملیشیاؤں نے مجاہدین کے خلاف جادوگروں کو اکٹھا کرنے کے لیے کمر باندھ دیا؛ میڈیا، درباریوں، ادیبوں، پیروں اور بہت سے دوسرے جادوگروں کو لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے اور حق دیکھنے سے روکنے کے لیے ملازمت پر رکھ دیئے۔

اس مشن کی تکمیل کے لیے خطے میں مکار دشمن «آئی ایس آئی» اور مرتد پاکستانی فوج نے بھرپور کام کرنا شروع کیا؛ خاص طور پر ہزاروں افراد کو بھرتی کیا، پھر ان تربیت یافتہ جادوگروں کو مدارس، اسکولوں، یونیورسٹیوں، عوامی مساجد، قومی تحریکوں کی صفوں اور دوسری جگہوں پر بھیجا گیا جن سے وہ خوفزدہ تھے اور جانتے تھے کہ خلافت کے غازی سب سے پہلے ان جگہوں کو اپنی کشش کے لیے استعمال کریں گے۔

ہر طرف سے ان جادوگروں کی آوازیں اٹھیں کہ: ان سے دور رہیں، یہ تکفیری ہیں، خوارج ہیں، سخت گیر ہیں، جھوٹے ہیں، حکمرانوں کی تکفیر کرتے ہیں، یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں....... انہوں نے یہ سب کچھ صرف عام مسلمانوں کی آنکھوں پر پٹی باندھنے کے لیے کیا ھے، تاکہ عوام المسلمین خلافت کے روشن سورج کو نہ دیکھ سکیں!

اس سلسلے میں سب سے بڑا کردار میڈیا اور درباری مولویوں کا رہا، انہوں نے عوام کو بھٹکانے کے لیے اپنی تمام تر طاقت استعمال کی؛ لیکن رب العالمین نے ان کی تمام محنتوں اور کوششوں کو ناکام بنا کر انہیں نا امید کر دیا اور خلافت کی حقیقت خراسان کے مومنین کے ہر گھر تک پہنچ گئی۔

اگرچہ خطے میں حکمران طواغیت: پاکستان، بھارت، ایران، سابق افغان جمہوریہ اور موجودہ طالبان؛ بعض اوقات آپس میں جھوٹی دشمنی کا ڈرامہ رچاتے ہیں لیکن خلافت اسلامیہ کے خلاف سب ایک ہیں، اور ایک محاذ میں جمع ہیں، اور تمام طواغیت کے جادوگروں کا بنیادی مشن یہ ہے کہ وہ اپنے رنگ برنگے جھوٹ سے مجاہدین کی





حقانیت کو عوام سے چھپالیں۔

لیکن ان طواغیت کے سلسلے میں پاکستانی طواغیت نے اس کام پر خصوصی توجہ دی ہے؛ اپنے سلف مشرکین مکہ کی طرح انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کے اثر کو کم کرنے اور ان کی حقانیت کو چھپانے کے لیے طرح طرح کی سازشیں کیں، چنانچہ یہ لوگ بھی بالکل اسی طرح اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؛ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا اثر روز بروز بڑھتا گیا تو مشرکین مکہ کی تشویش اور پریشانی بھی بڑھتی گئی، اور یہ تشویش اس وقت بہت بڑھ گئی جب حج کے ایام قریب آئے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ مختلف قبائل کے عرب دور دراز سے بیت اللہ آئیں گے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت سے متاثر نہ ہو اور اسلام کی روشنی دیکھ نہ پائیں، چنانچہ اس مقصد کے لیے وہ ولید بن مغیرہ کے پاس آئے اور ان سے مشورہ طلب کیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو روکنے کے لیے کوئی منصوبہ اور ترتیب تیار کریں۔

ولید نے ان سے کہا کہ ضروری ہے کہ ہم سب کی رائے ایک ہو، اگر ہم میں سے کوئی ایک بات کہے اور دوسرا کچھ اور کہے تو ہماری بات کی قدر و قیمت ختم ہو جائے گی، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو متاثر نہ کر سکیں گے۔

قریش نے اس سے کہا: بتاؤ کیا کریں، تو ولید نے جواب دیا: پہلے تم اس معاملے میں اپنی رائے دو کہ کیا کرنا چاہیے؟

قریش نے کہا کہ : ہم لوگوں کو بتائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاہن ہیں۔

ولید نے ان سے کہا : نہیں، ایسا نہیں ہے، ہم نے کاہنوں کو دیکھا ہے، اس کے الفاظ، قافیہ اور سجعہ میں کاہنوں کے الفاظ سے مشابہت نہیں ھے، ہمارے اس دعوے میں ہم ناکام ہیں، یہ چھوڑ دیں کوئی اور مشورہ پیش کریں۔

قریش نے کہا: ہم یہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاعر

ہیں، ولید نے کہا: نہیں، یہ بھی درست نہیں، وہ شاعر بھی نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام شاعری نہیں ہے، ہم شاعری جانتے ہیں، ہمیں شاعری کے تمام اقسام معلوم ہیں۔

قریش نے کہا: جادوگر سمجھیں گے، لوگوں سے کہیں گے کہ وہ جادوگر ہے، خیال رکھنا کہ وہ تم پر جادو نہ کریں، ولید نے جواب دیا: نہیں، یہ بھی درست نہیں، وہ جادوگر بھی نہیں ہے، ہم اپنے اس تہمت میں بھی کامیاب نہیں ہیں۔

قریش نے اس سے کہا: پھر اپنی رائے پیش کرو، آخر ہم کیا کریں؟ اللہ کی قسم محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی باتیں بہت میٹھی اور اثر انگیز ہیں، ان کی جڑیں مضبوط ہیں اور شاخیں پھل دار ہیں، اگر آپ ان کے بارے میں کچھ بھی کہیں گے تو لوگ اسے قبول نہیں کریں گے، اس لیے اسے جادوگر کہنا مناسب ہے۔

کہ وہ ایک جادوگر ہے اور ایسا جادو چلاتا ہے جو باپ اور بیٹے، بھائیوں اور قبیلوں کو الگ کر دیتا ہے، ان کے ایک دوسرے سے رشتے اور تعلقات ختم کر دیتا ہے؛ آخر کار سب اس ایک تہمت پر متفق ہوئے۔

اور یہ مشن سب سے پہلے ابولہب نے انجام دیا، وہ مکہ آنے والوں کے پیچھے جاتا ھے اور ان سے کہتا ھے کہ اس شخص کی باتیں نہ سنیں، یہ جھوٹا ہے، جادوگر ہے، اپنے دین سے ہٹ گیا ہے۔۔۔

تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے، اسی طرح جب دولت اسلامیہ کا اثر و رسوخ روز بروز پھیلتا ہے، اس کی مقبولیت میں اضافہ ھوتا ہے اور اس کی راستبازی ابھرتی ہے، تو اس دور کے مشرکین بھی ایسے ہی بے چین ہیں اور دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اسی زمانے کی طرح مشرکین اور ابولہب کے پیروکار اب بھی اردگرد موجود ہیں اور نبوی منہج کے پیروکاروں کو مختلف ناموں سے بدنام کرتے ہیں؛ وہ اس مسئلہ پر اسی طرح کے جلسے اور اجتماعات منعقد کرتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ: دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو شدت پسند کہہ کر بدنام کریں گے، کبھی کہتے ہیں کہ خوارج اور تکفیری ھے، کبھی افواہ پھیلائیں گے کہ یہ امریکی منصوبہ ہے، یہ اسرائیلی انٹیلی جنس کے ساتھ رابطے میں ہے، اس کے پیچھے پاکستان ہے، اسے تاجکستان میں تربیت دی جاتی ہے، اور اس طرح کے سینکڑوں







تہمتیں، افواہیں اور الزامات لگاتے ہیں۔

لیکن وہ اپنے دل میں خود بھی اچھی طرح یقین کرچکے ہیں کہ ان کی یہ ساری باتیں جھوٹ ہیں، کیونکہ لوگ سب کچھ عمل میں دیکھ رہے ہیں اور ان تمام شبہات کو دولت اسلامیہ کے مجاہدین نے اپنے عمل کے ذریعے رد اور غلط ثابت کر دیا ہے۔

اگر وہ دولت اسلامیہ کو امریکہ، پاکستان اور تاجکستان سمیت دنیا کے ظالم اور کافر ممالک کی طرف منسوب کرتے ہیں تو عام مسلمان ان جانوروں کی طرح گھاس نہیں کھاتے، کہ انہیں ان سب باتوں کی سمجھ نہ آئیں۔

عام مسلمانوں کو ان طواغیت اور نام نہاد جہادی تنظیموں کی امریکہ اور دیگر کفار کے ساتھ دوستی بھی نظر آتی ہے اور ان تمام طواغیت اور کفار کے ساتھ دولت اسلامیہ کی جاری جنگ اور دشمنی کی شدت کو بھی دیکھ رہے ہیں۔

چنانچہ ولایت خراسان کے اعلان ہوتے ہی انہوں نے یہ کام طالبان ملیشیا کی صفوں میں کرنل امام اور دیگر پاکستانی کرنلوں کے تربیت یافتہ کچھ غلاموں کو سونپا، تاکہ اپنی صفوں میں دولتِ اسلامیہ کو بدنام کرنے کے لیے اپنا جادو تیار کریں۔

تاکہ ان کی صفوں میں موجود مخلصین دولت اسلامیہ کی صفوں میں شامل نہ ہو۔

اس لیے ملیشیا کے ہر گڑھ، کیمپ اور مرکز سے ایک ہی بیان دیا گیا:

- دولت اسلامیہ کے مجاہدین خوارج ہیں۔
- دولت اسلامیہ کے مجاہدین تکفیری ہیں۔
- دولت اسلامیہ کے مجاہدین کافروں کی بجائے مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں۔
- دولت اسلامیہ کے مجاہدین اسلام کو بدنام کرتے ہیں
- دولت اسلامیہ کے مجاہدین دہشت گرد ہیں۔
- دولت اسلامیہ کے مجاہدین شرعی سیاست سے ناواقف ہیں۔
- دولت اسلامیہ صرف سلفیوں کے لیے ہے۔

اور یہی مشن خطے میں آئی ایس آئی اور فوج کے بعض درباریوں کو بھی سونپا گیا تاکہ اپنے مدارس اور مساجد میں دولت اسلامیہ کو بدنام کرنے کے لیے عوام اور طلباء کو اپنے جادو میں مبتلا کرنے کی سازش شروع کی جائے۔

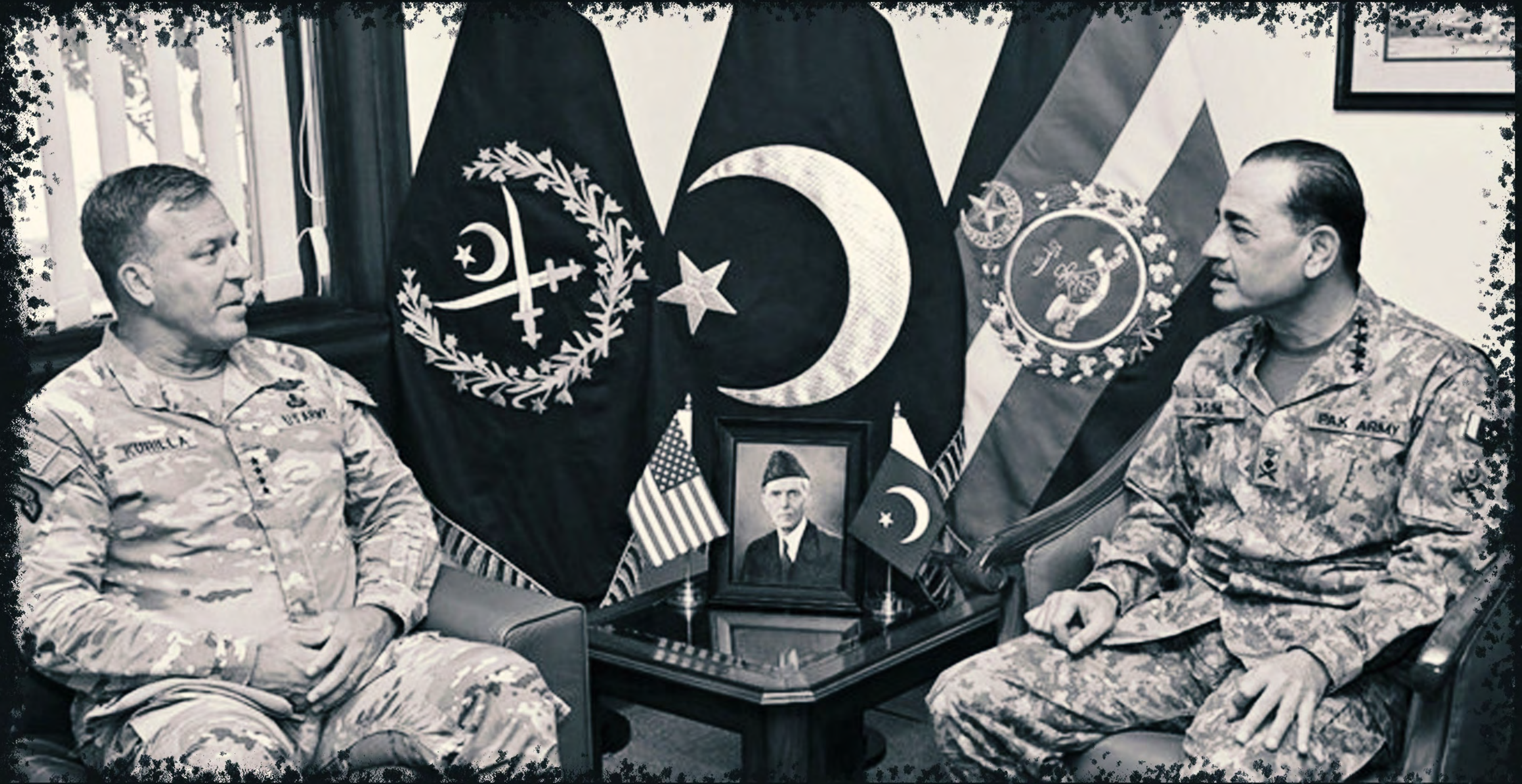
اور ان جادوگروں کا بڑا حصہ میڈیا، صحافی اور نیٹ ورکس تھے، جو

جھوٹ اور الزامات سے بھری خبروں سے دولت اسلامیہ کے خلاف بدنامی کا جادو کامیاب بنانا چاہتے تھے، لیکن رب العالمین نے سب کو ناکام اور نامراد کردیا۔

پہلا جادو: جب طواغیت نے دولت اسلامیہ کے مجاہدین سے لوگوں کی بے تحاشا محبت دیکھی تو انہوں نے اپنے جادوگروں کی مدد سے یہ جادو شروع کیا کہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین خوارج ہیں۔ لیکن رب العالمین نے انہیں اس کوشش میں ناکام بنا دیا، کیونکہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین خوارج سے مکمل طور پر بیزار ہیں اور ان کا عقیدہ اور منہج بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ اور منہج ہے۔

سب سوچ رہے تھے کہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین خوارج کیسے ہوسکتے ہیں، جبکہ:

- ان کا عقیدہ خوارج کا نہیں ہے۔
- خوارج کی کوئی صفت ان میں نہیں پائی جاتی جو خوارج کو اہل سنت سے جدا کرتی ہو۔
- خوارج خلافت سے باغی اور جماعت سے الگ ہوتے ہیں، لیکن دولت اسلامیہ کے مجاہدین عوام کو خلافت اور جماعت کی طرف بلا رہے ہیں۔
- خوارج کفار سے نہیں لڑتے، لیکن دولت اسلامیہ عالم کفر کے ۸۷ ممالک کی اتحاد کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔
- خوارج صحابہ کی توہین کرتے ہیں، لیکن دولت اسلامیہ ان لوگوں کی قتل کرتے ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔
- دولت اسلامیہ نے فلپائن سے صومالیہ تک کہیں بھی مسلمانوں کے خلاف خروج نہیں کیا ہے، بلکہ ہر جگہ طواغیت اور کفار کے خلاف خروج کیا ہے اور اس طرح کی خروج فرض اور واجب ہے۔
- دولت اسلامیہ اصول اور فروع دونوں میں خوارج سے مختلف ہے۔



- اور دولت اسلامیہ نے شام میں درجنوں خوارج کو قتل کیا اور ان میں سے بعض کو قید کر کے ان کی اصلاح کی؛ یہاں تک کہ انہوں نے افریقہ کے پہلے گورنر «ابوبکر شیکاوی» کو اسی وجہ سے معزول کیا اور پھر ان کے خلاف لڑیں جو خوارج کا عقیدہ رکھنے والوں میں سے تھا؛ تو دولت اسلامیہ کے مجاہدین خوارج کیسے ہوسکتے ہیں، حالانکہ خوارج کے شعر پڑھنے والوں کے پاس کوئی عقلی یا منطقی دلیل بھی نہیں ہے، بلکہ ان کے دلائل ان کی حماقت پر دلالت کرتے ہیں۔

دوسرا جادو: اہل علم کہتے ہیں کہ جھوٹ کو ثابت کرنے کے لیے دوسرے جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی ہوتی ہے، چنانچہ طاغوت کے جادوگروں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

جب انہوں نے دولت اسلامیہ کے مجاہدین پر «خوارج» ہونے کا الزام لگایا اور پھر انہیں معلوم ہوا کہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین یوسف کی طرح اس الزام سے بری ہیں، تو انہوں نے اپنے اصلی جادو اور پچھلے جھوٹ کی تصدیق کے لیے یہ جھوٹ بولنا شروع کیا کہ مجاہدین پر تکفیریوں کا لیبل لگا دیا۔

حالانکہ اگر ہم اسے عدل و انصاف کے نقطہ نظر سے دیکھ کر فیصلہ کریں تو مجاہدین نے کسی مسلمان کی تکفیر نہیں کی اور اس کے برعکس وہ کسی کافر کو مسلمان بھی نہیں کہتے۔

ان جادوگروں کے جواب میں ہم کہتے ہیں:

• ۸۷ کفریہ ممالک کی تکفیر میں کوئی شک نہیں جو کہ یہودی اور صلیبی ہیں، اور اگر آپ ان کی تکفیر کی وجہ سے مجاہدین کو تکفیری سمجھتے ہیں تو آپ قصوروار نہیں!

• یا تو تم نے روافض کی تکفیر کی وجہ سے مجاہدین کو تکفیری کہا، وہی روافض جو اہل ایمان کی ماؤں کو برا بھلا کہتے ہیں، صحابہ کرام کی توہین کرتے ہیں، قرآن کو نامکمل سمجھتے ہیں، حسین رضی اللہ عنہ کی عبادت کرتے ہیں، اہل سنت کے خون اور مال کو مباح سمجھتے ہیں، اور اس کے علاوہ بھی درجنوں نواقض میں مبتلا ہیں؛ جن کی وجہ سے امت کے سلف اور عوام دونوں ان کی تکفیر پر متفق ہیں اور کسی بھی حق پرست عالم کو ان کی تکفیر میں شک نہیں۔

• یا تو تم نے مجاہدین کو تکفیری اس لیے کہا کہ وہ مسلمان کے بھیس میں عالم اسلام پر حاکم طواغیت کو «مرتد» کہتے ہیں؛ وہ طواغیت جو الٰہی قوانین کی بجائے خودساختہ بشری قوانین کو لاگو کرتے ہیں، شرعی حدود اور جہاد کو معطل کرتے ہیں، طوائف ممتنعہ ہیں، مسلمانوں کے خلاف کافروں کے ساتھ موالات کرتے ہیں، ڈیموکراسی پر ایمان اور جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں؛ جن کے ہاں الولاء والبراء کا معیار وطن ہے، شریعت اسلامیہ پر کفری جمہوریہ کو ترجیح دیتے ہیں، اور ان متفق علیہ نواقض میں ملوث ہیں، جن کے مرتکب پوری امت کے اجماع سے مرتد ہو جاتے ہیں۔



• یا تو دولت اسلامیہ کے مجاہدین نے قومی تحریکوں اور ملیشیاؤں کو کافر کہا اور تکفیری بن گئے جن کے جرائم ان طواغیت سے کم نہیں؛ جنہوں نے مجاہدین پر پیچھے سے حملہ کیا اور مجاہدین کے خلاف مقامی مرتدین اور کافروں کی مدد کی۔

بہترین مثال: افغانستان میں مرتد طالبان کی طرح ایک قومی تحریک کی ملیشیا ہیں جنہوں نے مجاہدین کے خلاف امریکیوں کی مدد کی اور دوحہ میں ان سے وعدہ لیا کہ کابل کو ہمارے حوالے کریں، ہم دولتِ اسلامیہ کو راستے سے ہٹا دیں گے؛ ننگرہار اور کنڑ میں مقامی باغیوں اور سرکاری فوجیوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر مجاہدین سے لڑیں۔

اور اس سے پہلے بھی انہوں نے پاکستانی انٹیلی جنس کے حکم پر مجاہدین کے خلاف جنگ شروع کی اور جو مجاہدین دولت اسلامیہ کے ساتھ بیعت کرنے کے لیے سرحد پار کر جاتے، انہیں راستے میں گرفتار کرکے شہید کر دیتے؛ اور مجاہدین پر پیچھے سے حملہ کیا، بالآخرہ مجاہدین کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنے تشکیلات افغانستان کی طرف منتقل کریں۔

وہی طالبان ملیشیا جو مسلمانوں کے خلاف کفار سے مدد لیتے ہیں، روافض سمیت دنیا کے تمام مشرکوں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں، جن کے عقائد صوفی ازم اور قبر پرستی سے نکلے ہیں، کفار کے ساتھ کھلم کھلا دوستی رکھتے ہیں، حدود کو تبدیل کر کے ان کا مذاق اڑاتے ہیں، حق پرست مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا ہے، اور اس کے علاوہ اسلام کو توڑنے والے درجنوں نواقض کے مرتکب ہیں۔

تو کیا ان سب کے باوجود ان کی تکفیر نہیں ہونی چاہیے؟

یا یمن میں القاعدہ کی طرح؛ جو حوثیوں اور یمنی فوجیوں کے ساتھ مجاہدین کے خلاف کھڑے ہوئے، اور مالی میں «ازواد» سیکولر ملیشیا کے ساتھ مجاہدین کے خلاف کھڑے ہوئے۔

شام میں جن گروہوں کو امریکہ کی حمایت حاصل تھی وہ نصیری حکومت کے ساتھ مل کر غوطہ، قلمون، حلب اور دیگر علاقوں میں مجاہدین کے خلاف کھڑے ہوئے۔

اب اگر مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا کفر نہیں تو آپ ان کے اسلام کو ثابت کریں!

ایک اور کوشش: جب طاغوت کے جادوگروں کا جادو ٹوٹنے کے دہانے پر آکر رک گیا تو وہ عام مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کے لیے دوسرے حربے شروع کرنے پر مجبور ہوئے اور ایک مہم شروع کی جس میں پروپیگنڈہ کیا کہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور کفار کو کچھ نہیں کہتے؛ لیکن جب انہوں نے



فلپائن، موزمبیق، نائیجر، نائجیریا، برکینا فاسو، بینن، کانگو، تنزانیہ، یوگنڈا اور دیگر کئی علاقوں میں مجاہدین کو دیکھا کہ وہ صلیبیوں سے براہ راست لڑ رہے ہیں، ان کے سینوں سے گولیاں نکال رہے ہیں، ان کے گردنوں کو کاٹ رہے ہیں، اور انہیں بے رحمی سے قتل کر رہے ہیں؛ تو حیران رہ گئے، اور نہ جانے کس بات پر لوگوں کو قائل کریں، تو ان میں سے بعض «فبهت الذي كفر» کے مصداق بن گئے اور بعض کہنے لگیں گے کہ ان کا تعلق دولت اسلامیہ سے نہیں ہے؛ یہ صرف وہ جھوٹ تھا جس کے ذریعے دوسرے جھوٹ پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے۔

جادوگروں کی ہر ناکامی کے ساتھ انہوں نے متبادل طریقے آزمائے اور ہر بار عام مسلمانوں کے ذہنوں کو اس طرح الجھانے کی کوشش کی کہ ان کا فائدہ زیادہ اور نقصان کم ہو۔

کبھی وہ دولت اسلامیہ کی کارروائیوں کو اسلام کی بدنامی اور کبھی انہیں شرعی سیاست سے ناواقف سمجھتے تھے، لیکن انسان حیران رہ جاتا ہے کہ وہ کس چیز کو اسلام کی بدنامی سمجھتے تھے؟

•



کیا شریعت کا نفاذ، غیر شرعی سرحدوں اور قوم پرستی کا خاتمہ، عالم اسلام کا اتحاد، طواغیت سے بیزاری، نبوی منہج کے مطابق تمام کافروں سے لڑنا، مسلمانوں کی مدد کرنا، کفار سے مکمل طور پر انکار اور نفرت، سر اور مال سے عالم اسلام کی آزادی کے لیے لڑنا، شریعت کی حدود کا نفاذ، کنیزوں اور غلاموں کا قانون جاری کرنا ؟ یا کوئی اور عمل اسلام کی بدنامی اور توہین ہے؟!!!!

• ان جادوگروں کو چاہیے کہ وہ اکٹھے ہو جائیں اور اللہ کے علاوہ اپنے دوسرے مددگاروں کو بھی جمع کریں اور پھر ہمارے سامنے دولت اسلامیہ کی ایسی سیاست پیش کریں جو شریعت اور شرعی سیاست سے متصادم ہے؛ البتہ اگر وہ اقوام متحدہ کے قوانین کی پابندی، وطن پرستی کی حمایت، جمہوریت کے اصولوں کو تسلیم کرنے، حدود کا نفاذ نہ کرنے، حدود کے نفاذ میں تاخیر یا آدھا تطبیق، جہاد کا خاتمہ، تمام کافروں کے ساتھ صلح، کفار کو ان کی تحفظ اور سلامتی کی ضمانت دینے، خود ساختہ قوانین کا نفاذ، جمہوریت کو قبول کرنے یا دہشت گردی کے نام پر اسلام کے خلاف جنگ میں کافروں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کو شرعی سیاست سمجھتے ہیں تو یہ شرعی نہیں بلکہ شیطانی سیاست ہے، اور دولت اسلامیہ اس شیطانی سیاست سے نہ صرف بیزار ہے بلکہ اس کے خلاف برسرپیکار ہے اور اس سیاست اور اس پالیسی کو نافذ کرنے والوں کے خاتمے کے لیے ہر طرف سے ہمہ گیر جنگ میں مصروف ہیں۔

جادوگروں کی آخری کوشش: جب پنجابی فوج اور نجس آئی ایس آئی کے جادوگر کسی بھی جادو کے ذریعے دولت اسلامیہ کی کشش کو نہ روک سکے اور تمام جادوگروں کو رب العالمین نے ذلیل اور شرمندہ کر دیا؛ تو انہوں نے عام لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کرنے کی ناکام کوشش کی، احناف کو یہ کہہ کر ان سے ہٹا دیا کہ یہ سلفیوں کی حکومت ہے اور سلفیوں کو یہ بتایا کہ ان کا منہج نبوی منہج نہیں ہے۔

انہوں نے اس مشن کی تکمیل کے لیے اپنی پوری کوشش کی لیکن دولت اسلامیہ ہر مسلمان: حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، اہل الحدیث اور ہر تابع قرآن و سنت کا گھر ہے۔

چنانچہ ان کا یہ جادو بھی باطل ہو گیا اور وہ عام موحدین کو دولت اسلامیہ سے پھیر نہ سکے، بعد میں سلفیوں کی ذہنیت کو مزید بگاڑنے کے لیے اپنے باطل منہج پر ایک کتاب بھی لکھی اور اس کا نام «المنہج المتفق علیہ» رکھا؛ تاہم، وہ کتاب سینکڑوں فحش غلطیوں سے بھری ہوئی تھی، اور ایک غلط منہج امت کی طرف منسوب کیا گیا تھا، جس باطل منہج سے امت ہمیشہ کے لیے بیزار ہیں؛ پنجابی فوج کے جادوگروں نے چند ٹکوں کے لیے اپنی پوری کوشش کی تھی لیکن الحمد للہ کہ دولت اسلامیہ کے مبارک شیوخ نے ان کی تمام کوششیں رائیگاں کر دیں اور سلفیت کے نام سے فائدہ اٹھانے والے خرافات سے بھرے پنجابی جادوگروں کا طلسم توڑ دیا اور باطل نظریات کی خرافات سے بھری کتاب کو تفصیل سے رد کر دیا؛ جو کہ مؤسسۃ العزائم نے شائع کیا ہے اور آپ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں!

خطے میں دولت اسلامیہ کے خلاف وقت کے فرعونی جادوگروں کا غرور دن بدن خاک ہوتا جا رہا ہے، وہ عوام کو دھوکہ دینے کے لیے ایسی زبان استعمال کرتے ہیں کہ لوگ نظر بند ہو اور انہیں سچائی نظر نہ آئیں؛ لیکن الحمد للہ کہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین حق کی لاٹھی سے ایسا ضرب لگاتے ہیں کہ وہ اپنی سمت کھو بیٹھتے ہیں۔

ہر دور کے جادوگر حق کے خلاف گھٹنے ٹیکتے رہے ہیں، اگرچہ اس بار جادوگر ملاؤں، ادیبوں اور صحافیوں کا لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں؛ لیکن وہ بھی اپنے لیڈروں کی طرح میدان سے بھاگنے پر مجبور ہیں؛ جن کو اللہ تعالی نے دنیا میں بھی رسوا کیا اور زیادہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے اب کوئی ان کے منہ سے کڑوا پیاز بھی نہیں کھاتا اور ان کی اخروی رسوائی بھی آنے والی ہے، ان شاء اللہ۔

پنجابی فوج کے جادوگر سن لیں کہ ان کی مکاری اور فریب فرعون کے جادوگروں سے زیادہ نہیں ہے؛ عنقریب تم اپنے جادو کا سزا دیکھو گے جس طرح بعض لوگوں نے اپنے جادو کا سزا دیکھا اور اللہ تعالی نے مجاہدین کے ہاتھوں انہیں فرعون کی پاس بھیج دیا۔

تمہارا طلسم ٹوٹ گیا ہے اس لیے آپ دولت اسلامیہ کے خلاف جھوٹے الزامات یا میڈیا کے جادو سے عام مومنین کو دھوکہ نہیں دے سکتے؛ کیونکہ اب موسی کے بیٹے تمہارے سامنے کھڑے ہیں اور تمہارے ہر جادو کو نیست و نابود کر دیں گے، ہمارا عام مسلمان بھائیوں اور خاص طور پر مدارس اور یونیورسٹیوں کے طلباء کے لیے یہ پیغام ہے کہ وہ خطے کے جادوگروں اور خاص طور پر پنجابی فوج کے جھوٹے اور مکار چہروں کو پہچان لیں؛ کیونکہ یہ جادوگر آپ کو بنی اسرائیل کی طرح خطے کے فرعونی طواغیت کا غلام بنا کر قومی سرحدوں میں پھنسا کر رکھنا چاہتے ہیں، اور وطنی حدود میں قید کر کے عالم اسلام کی آزادی کے ہیروز کے بجائے تمہیں اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔

تاکہ تمہیں اللہ تعالی کے قانون کی بجائے انسانی خود ساختہ قوانین پر راضی کریں، تمہیں دولت اسلامیہ کی بے شمار امتیازات اور اعزازات سے محروم کریں، اور تمہیں توحید، جہاد اور شریعت کی آزادی سے کفر، ارتداد، بدعت اور بغاوت کی قید میں بند رکھیں۔

کسی شخص، گروہ اور تنظیم کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کی بجائے آپ کے لیے ضروری ہے کہ دولت اسلامیہ کی غیر جانبداری سے تحقیق و تفتیش کریں، کفار و مشرکین کے تمام شکوک و شبہات کا جواب دولت اسلامیہ کے مجاہدین کی کاروائیوں اور دولت اسلامیہ کے اعلام میں تلاش کریں۔

اس لیے اپنی ذمہ داری ادا کریں، حق کو تلاش کرنے اور حق تک پہنچنے کے لیے کچھ مصائب برداشت کرنا ضروری ہیں۔

تم سب

ایک جیسے ہو

"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا، بلکہ وہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔"

[مسلم]

امیر

غریب

مرد

عورت

کالا

گورا

ایشیائی

یورپی



کشمیر

وہ جنت جو مشرکین کے قبضے میں ہے



کشمیر؛ وہ جنت جو مشرکین کے قبضے میں ہے۔



جس دن سے امت اسلامیہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی، اس روز اول سے لے کر آج تک اس ہستی کے نہ تو زخم مندمل ہوئے اور نہ ہی اس نے سکون کا سانس لیا۔

ایک وقت تھا جب مشرق میں امت کے درد کا احساس مغرب میں مقیم امت کے باقی افراد بھی کر کے غمگین ہوجاتے تھے، سارے مومنین اس ایک مصیبت پر غم کے آنسو بہاتے تھے اور اس ایک مصیبت، سختی اور پریشانی سے امت کے دوسرے حصے کو نکالنے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں کرتے تھے۔

ایک زمانے میں، یہ قابل فخر امت دنیا پر راج کرتی تھی اور ہندوستان سے لے کر اندلس تک کوئی کافر مسلمانوں کی توہین کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

ایک زمانے میں، امت عروج کی طرف گامزن تھی اور اللہ کی زمین اللہ کی شریعت سے آباد تھی۔

ایک زمانے میں، کفار اس قابل فخر امت کو جزیہ دیا کرتے تھے اور ان کے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے۔

ایک زمانے میں، امت کے پاس ایسے نوجوان تھے جو ایک مومن بہن کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لیے جزیرہ نمائے عرب سے آکر ہندوستان میں ہندوستانی راجاؤں کو ایسی بھاری سزا دیتے تھے کہ ان کی کئی نسلیں اس کو یاد کر کے دردمند ہوجاتے تھے۔

ایک زمانے میں، اس امت کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قرآن تھا، اس لیے مشرق و مغرب کے کفار اس کے لشکروں سے خوف زدہ تھے۔

لیکن جب سے یہ امت سرحدوں میں بٹ گئی ہے، صلیبیوں اور یہودیوں کی طرف سے امت کے سینے پر طاغوتی لکیریں کھینچی گئی ہیں، اسی دن سے امت دن بدن زوال کی طرف جا رہی ہے۔

جب سے امت نے جہادی ہتھیاروں کے بجائے کھلونوں اور قرآن کریم کی بجائے مغربی ثقافت اور قوانین کی طرف رجوع کیا ہے، اسی دن سے امت کی شان و شوکت دن بہ دن کفار کے ہاتھوں ختم ہوتی جارہی ہے۔

امت اسلامیہ کی تقسیم کے بعد اس وجود کا ہر حصہ اپنے درد کے غم میں مصروف ہے اور اسے کسی دوسرے حصے کے درد کی دوا نہیں بنایا جاسکتا۔

اب کفار امت اسلامیہ کے وجود پر حملہ کرنے کے لیے ایک محاذ میں کھڑے ہیں اور سب ایک ہی کمان سے امت پر تیر برسا رہے ہیں۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں یہودی، صلیبی، ملحد، کمیونسٹ، ہندو، مجوسی اور دیگر کافر قوموں میں سے ہر ایک کی اپنی الگ ریاست ہے اور وہ اپنے سر اور مال سے اپنی ریاست کا دفاع کرتے ہیں؛ اقوام



متحدہ، سلامتی کونسل، عالمی برادری اور دیگر ظالم ٹولیوں نے بھی اس کام کی اجازت دی ہے، اور اسے ان کافروں کا معاشی حق قرار دیا ہے؛ لیکن دوسری طرف مسلمانوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ایک آزاد اسلامی ریاست کے حامل ہو، تاکہ مسلمان ایک پرچم کے سائے تلے ایک امام کی اطاعت میں جمع ہو سکیں۔

اور جو مسلمان اسلامی ریاست کے قیام کی کوشش شروع کرے تو اسے افراطی، شدت پسند، دہشت گرد، خارجی، تکفیری اور دیگر کئی ناموں سے پکارتے ہیں۔

امت اسلامیہ کے اس بکھرے ہوئے وجود کا ایک حصہ «کشمیر» بھی ہے، یہ جنتی سرزمین کئی دہائیوں سے کافر ہندوؤں، وطن پرست ملیشیاؤں اور انٹیلی جنس اداروں کے مفادات کے لیے کام کرنے والے نام نہاد جہادی تنظیموں کے ظلم و جبر کا شکار ہے۔

کشمیر جو کبھی خوبصورتی اور رنگینیوں کا نام تھا، اب ظلم و جبر کا نام بن چکا ہے، اب یہ سرزمین مشرقی ترکستان کی طرح امت اسلامیہ کی ایک اور قوم کے لیے قید خانہ بن چکی ہے، جہاں مسلمانوں کی شناخت، ثقافت، عقیدہ، تہذیب و تمدن اور منہج خطرے میں ہے۔

جی ہاں، وہی سرزمین جو کبھی زمین کے سینے پر "جنت" کہلاتی تھی اب اس پر ہندی مشرکین کا راج ہے۔

وہی کشمیر جو کبھی مسلمانوں کے لیے برصغیر پاک و ہند پر اسلام کا قلعہ تھا، آج وہاں مسلمان تاریخ کی تلخ ترین راتیں گزار رہے ہیں۔

ایک زمانے میں، ہند کی وسیع و عریض سرزمین کو شریعت کی حکمرانی میں لانے کے لیے مسلمانوں کے گھوڑے کشمیر کی سرزمین سے گزرتے تھے لیکن آج ہندوستان سے ہندوستانی مشرکین کی فوجیں آکر اسلام، اسلامی رسومات اور مذہبی مقدسات کو پامال کررہی ہیں۔

آج کشمیر کا ہر شہر اور ہر گاؤں محکومیت اور ظلم و ستم کی چیخ و

پکار کر رہیں ہے اور ہر گھر سے مسلمانوں کی فریادیں آ رہی ہیں، ہندی مشرکین اور بالخصوص «بھارتیا جنتا پارٹی» کے ہاتھوں ہر روز مسلمانوں کا خون بہایا جاتا ہے، انہیں جیلوں میں لے جایا جاتا ہے، اغوا کیا جاتا ہے اور کسی نہ کسی بہانے ان پر تشدد کیا جاتا ہے، اور مسلمان بہنوں کی عزت و آبرو کو لوٹ لیا جاتا ہے۔

ایغور کے بعد، کشمیری مسلم قوم اسلامی دنیا کی وہ قوم ہے جن کا کل عام قتل کیا جاتا ہے، ان کا مذہب، عزت اور حرمت خطرے میں ہے، اور ہندی مشرکین کی تمنا ہے کہ کشمیری مسلمان بھی ان کی طرح اللہ کی عبادت کرنے کے بجائے رام رام اور بھگوان بھگوان کے نعرے لگائیں۔

کشمیر اگر ایک وقت "امرتسر" معاہدے سے دوچار تھا، تو آج ہر روز کشمیری مسلمانوں کی شان و شوکت پر "امرتسر" کی طرح معاہدے طے کی جاتی ہیں، اور امت کے اس بڑے پیمانے کو ہندی مشرکین کے ہاتھوں بیچ دیا جاتا ہے۔

کل کشمیر ایک رنجیت سنگھ، ایک گلاب سنگھ اور ایک امرت سنگھ کے ظلم و ستم کا شکار تھا، لیکن آج کشمیر کے ہر شہر پر ہندوستانی مشرکین کی طرف سے ایک الگ الگ رنجیت سنگھ کی حکمرانی ہے، اور وہ کشمیری مسلمانوں کے مذہب، عزت، آبرو اور وقار کو ختم کرنے کے لیے انتھک محنت میں مصروف ہیں۔

اگر ایک طرف ہندوستان کے بت پرستوں نے کشمیر کے سینے پر پاؤں جما رکھے ہیں، تو دوسری طرف چینی کمیونسٹ اسے دھکیل رہے ہیں، اسی طرح مرتد پاکستانی حکومت بھی اس سرزمین پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہے؛ اور اب یہ سرزمین ان تینوں طواغیت کے مقابلے کا میدان بن چکی ہے، اس کھیل کی سب سے زیادہ قیمت کشمیر میں بسنے والے مسلمان کاٹ رہے ہیں، کیونکہ تینوں طواغیت وہاں رہنے والے مسلمانوں کو ہی اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔

کسی زمانے میں، ہندو اور سکھ مشرکین کو اس سرزمین پر قدم رکھنے کی ہمت نہیں تھی، پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ مشرکین کو اس علاقے میں داخل ہونے کی اجازت لینی پڑتی تھی؛ لیکن اب یہ علاقہ ہندو اور سکھ مشرکین کے لیے محفوظ مقام ہے اور وہاں رہنے والے مسلمان اب اپنی زمینوں میں رہنے کی اجازت لینے اور مشرکوں کی اجازت سے زندگی کے تلخ ترین راتیں گزارنے پر مجبور ہیں۔

کشمیر کا خطہ جو کبھی مسلمانوں کی اکثریت سے آباد تھا، اب زیادہ تر





شہری اور باا ثر علاقوں پر ہندو اور سکھ مشرکین کا قبضہ ہے اور وہی سرزمین جس پر کبھی مسلمانوں کی حکومت تھی، اب مسلمان ایک اقلیت کی طرح زندگی گزار رہے ہیں۔

یہاں صرف یہ نہیں کہ مسلمانوں کا دین اور مذہبی مقدسات خطرے میں ہیں، بلکہ واضح طور پر یہاں مسلمانوں کے گھر، سرائے، زمینیں اور یہاں تک کہ مساجد بھی ہندوستانی مشرکوں کو دی جا رہی ہیں، مسلمانوں کو زبردستی ان کی زمینوں سے بے دخل کیا جاتا ہے اور اگر کوئی مسلمان مزاحمت اور استقامت کرنے کی کوشش کرے، تو نتیجہ قید اور موت ہوتا ہے۔

کشمیری مسلمانوں پر صرف طواغیت مسلط نہیں، بلکہ وہاں جہاد کے نام پر لڑنے والے وطن پرست تنظیمیں اور انٹیلی جنس اداروں کی بنائی ہوئی تحریکیں بھی اسلام کی پاسداری اور کشمیر کی آزادی کے نام پر مسلمانوں کے خون کا سودا کر رہے ہیں؛ حالانکہ یہی تنظیمیں کشمیری مسلمانوں کی غلامی کے اصل مرتکب ہیں، یہی تنظیمیں ہیں جو مخلص کشمیری نوجوانوں کا خون اور قربانیاں بیچتے ہیں اور بدلے میں اپنے آقاؤں سے کروڑوں روپے لیتے ہیں۔

کشمیر میں جیش محمد، لشکر طیبہ اور دیگر کئی انٹیلی جنس قومی تحریکیں، جو پاکستانی طواغیت کے داڑھی دار فوجی ہیں، کشمیر کے معاملے کے اصل تاجر ہیں، یہی لوگ حقیقی جہاد اور قتال کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، اور یہی لوگ ہیں جنہوں نے کشمیر پر طواغیت کی تسلط کے لیے موقع فراہم کیا ہے۔

مسئلہ کشمیر کا اصل حل، سچے اور حقیقی جہاد میں ہے جس کا معیار الولاء والبراء کا عقیدہ ہو، ایسا جہاد جس میں پاکستانی اور ہندوستانی طواغیت کے درمیان کوئی فرق نہ ہو، اور دونوں طواغیت کے فوجیوں اور ملیشیاؤں کو ایک ہی تلوار سے مارا جائے۔

ہم کشمیر کے غیور اور بہادر نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہیں کہ: کب تک طواغیت کے ظلم و ستم میں ذلت اور رسوائی کی یہ تلخ زندگی گزاریں گے؟

کب تک طواغیت کے مظالم سہتے رہیں گے اور کب تک طواغیت کی حکمرانی کے تحت عورتوں کی طرح بے بسی کے آنسو بہائیں گے؟

کب تک اپنی بہنوں کی عزتیں لٹنے، بھائیوں کے قتل اور قید ہونے کے مناظر دیکھتے رہیں گے؟

اور کب تک ظالموں پر کسی آسمانی آفت آنے کے منتظر ہوں گے تاکہ تم لوگ ان کے مظالم سے بچ جائیں؟

اٹھ جائیے اور اپنے ایمان، عزت اور مذہبی تقدس کا دفاع کریں، اس مقدس راستے میں اپنے سر اور مال کی قربانی دیں۔

مظفر نگر، سری نگر، لداخ اور کشمیر کے ہر شہر کی گلیوں کو مشرکین اور طواغیت کے خون سے رنگین کریں اور انہیں ایسی عبرتناک سزا

دیں کہ ان کی آنے والے نسلیں بھی یاد رکھیں۔

اے نوجوانو! اپنے آپ کو وطن پرست تنظیموں اور انٹیلی جنس ملیشیاؤں سے بچائیں کیونکہ وہ تمہارے خون اور قربانیوں کا سودا کرتے ہیں، جس سے آپ کے جہاد و قتال کے سارے فائدے شریعت کے نفاذ کی بجائے طواغیت اور کفر کے سرداروں کو حاصل ہوتے ہیں

اے نوجوانو! کشمیر کے پہاڑ اور وادیاں آپ کے قدموں کو چھونے کے منتظر ہیں، کشمیر کے بلند پہاڑوں اور ہمالیہ کے گھنے جنگلات کو پاکستانی اور ہندوستانی فوج کے قبرستان میں بدل دیں اور ایسی ضرب لگا دیں کہ جنگل کے جانور ان کے لاشوں سے سیر ہوجائے۔

اے باشہامت نوجوانو!

توحید کا جھنڈا بلند کریں، جنگ کے جتنے اسباب و اوزار ہوسکے مہیا کریں اور مشرکین کے خلاف جہاد اور قتال کا محاذ کھول دیں ۔ کوئی آپ کی کوششوں، قربانیوں، خون اور جہاد پر سودا نہ کرے، اس لیے خلافت اسلامیہ کے مقدس صف کا انتخاب کریں، اور شرعی خلیفہ «شیخ ابو حفص الہاشمی القرشی حفظہ اللہ» کی قیادت میں توحید کے سیاہ جھنڈے کے سائے تلے نبوی منہج کے مطابق جہاد اور قتال کا آغاز کریں۔

اے کشمیر میں رہنے والے غیور مومنو!

کشمیر کی محکوم اور مظلوم سرزمین پر جاری ذلت، بحران اور ناامنی تب ختم ہوسکتی ہے جب آپ سارے طواغیت کے خلاف مسلح جہاد شروع کردیں۔

اٹھیے اور مسلمانوں کی اس سرزمین پر ایک بار پھر اسلام کی حکمرانی لانے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی شریعت کو نافذ کرنے کی کوشش کریں۔

جس طرح اس سرزمین کو دنیا کی جنت کہا جاتا ہے اسی طرح اسے دنیا کی جنت میں بدل دیں جس میں مشرکین کو قدم رکھنے کی جگہ نہ ملے اور اہل ایمان سکون، عزت اور وقار سے رہیں۔

آخر میں، کشمیر میں کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے جہاد کرنے والے غازیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ خوشخبری سناتا ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ہند کے بارے میں فرماتے ہیں: عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم – وذكر الهند –: «يغزو الهند منكم جيش؛ يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل، يغفر الله ذنوبهم، فينصرفون حين ينصرفون، فيجدون ابن مريم



بالشام» . رواه نعيم بن حماد في «الفتن».

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ھند کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا: ضرور تم میں سے ایک لشکر ھند سے جنگ کرے گا، اللہ ان مجاہدین کو فتح عطا فرمائے گا حتیٰ کہ مجاہدین ھند کے بادشاہوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے؛ اور اللہ تعالی ان مجاہدین کی مغفرت فرما دے گا، پھر جب مسلمان واپس پلٹیں گے تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو شام میں پائیں گے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عِصابَتانِ من أُمتِي أحْرَزَهُما اللهُ من النارِ ، عِصابَةٌ تَغزُو الهِندَ ، و عِصابةٌ تَكونُ مع عِيسَى بنِ مَرْيَمَ. الراوي : ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔(صحيح الجامع)

ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالی نے آگ سے محفوظ کر دیا ہے، ایک گروہ ہندوستان پر چڑھائی کرے گا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ہوگا۔

اسی طرح حدیث میں آتے ہیں: عن أبي هريرة رضي الله عنه؛ قال: «وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند، فإن أدركتها أنفق نفسي ومالي، فإن أقتل كنت من أفضل الشهداء، وإن أرجع فأنا أبو هريرة المحرر» .رواه: الإمام أحمد، والنسائي، والحاكم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: «رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آگے فرماتے ہیں) «اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع مل گیا تو میں اپنی جان و مال اس میں خرچ کردوں گا، اگر قتل ہو گیا تو میں افضل ترین شہداء میں شمار کیا جاؤں گا اور اگر واپس لوٹ آیا تو (جہنم کی آگ سے) آزاد ابوہریرہ ہوں گا۔»

تو اے کشمیر میں رہنے والے مظلوم مسلمانو!

بہترین غزوے، بہترین شہادت اور بہترین فتح کے لیے اٹھیے۔ اٹھیے! اور خود کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے بچائیں، بہترین غازیوں اور بہترین شہداء کی سب سے بڑی سعادت کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھیں، اس موقع کو ضائع نہ کریں اور کلمہ توحید کی سربلندی کے لیے طواغیت اور مشرکین کے خلاف جہاد جیسے عظیم فریضے کو زندہ کریں!

جلد ہی فتح آپ کے قدم چومے گی اور آپ توحید، جہاد اور شریعت کے ساتھ ایک آزاد اور خود مختار تمکین کے مالک ہوں گے۔

والله غالب على أمره ولكن أكثر الناس لا يعلمون۔



مجاہد شیخ
ابو حذیفہ الأنصاری
-حفظہ اللہ-
کی آڈیو تقریر سے

مؤسسة العزائم

اللہ تعالی کی خاطر
خرچ کرنا

ہم مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے، محفوظ اور قابل بھروسہ راستوں سے جنگ اور بحران کے شکار مسلمانوں کی سرزمین کو مالی امداد بھیجنے کی یاددہانی کراتے ہیں جو اس کے بہترین مستحق ہیں۔ لہٰذا آخرت میں اجر و ثواب کی امید سے اپنے مالوں کے ذریعے اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔

{مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّـهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً} {ترجمہ: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر زیادہ دے ؟}

ہم مسلمانوں پر صلیبی، رافضی اور سیکولر امدادی اداروں سے زیادہ حقدار ہیں جو اپنے مذموم منصوبوں کے سوا محض قطمیر کے بھی خرچ نہیں کرتے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: {مَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَلَا ٱلْمُشْرِكِينَ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِّنْ خَيْرٍ مِّن رَّبِّكُمْ}.

ترجمہ: کافر لوگ خواہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے، یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کوئی بھلائی تم پر نازل ہو۔

شیروں

کو قابو کرنا



گیدڑوں

کا کام نہیں







حالیہ دنوں میں دولت اسلامیہ اور خصوصاً ولایت خراسان کے مجاہدین کی طرف سے دنیا بھر کے کفار کے لیے خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اس لیے تمام کفار کی نظریں مرتد طالبان ملیشیا پر لگی ہوئی ہیں، اور مشرق و مغرب کے سارے کفار اس بات پر متفق ہیں کہ شیروں کو قابو کرنے کے لیے مرتد طالبان ملیشیا کا انتخاب ایک اچھا اور مناسب فیصلہ ہے۔

اگر ہم گزشتہ چند ہفتوں کے بارے میں سوچیں تو دولت اسلامیہ کے حلیف دشمنوں نے مجاہدین کو دبانے اور ان کے خلاف جنگ کی منصوبہ بندی کرنے کے لیے دوحہ، قازقستان، ترکی اور دیگر مقامات پر مختلف عنوانات سے میٹنگیں کیں۔

اسی طرح گزشتہ روز عظیم صلیبی طاغوت اور مردہ بیوقوف بائیڈن نے کھلے عام اعتراف کیا کہ ان کے پاس دولت اسلامیہ کے صوبہ خراسان کو کنٹرول کرنے کے لیے فوجی قبضے کے علاوہ دوسرے متبادل راستے (افغان بلیک واٹر) موجود ہیں۔

عالم کفر کے لیے دولت اسلامیہ کے صوبہ خراسان کے مجاہدین کا خطرہ اس وقت بلند ترین سطح پر پہنچ گیا جب گزشتہ چند مہینوں میں مجاہدین کی جانب سے متعدد بڑے خارجی اہداف کو نشانہ بنایا گیا، جن میں سے : کرمان میں مشرک روافض پر خونریز حملہ اور پھر روس میں صلیبیوں پر خونریز حملہ اور چند روز قبل صوبہ بامیان میں غیر ملکی سیاحوں پر بہادرانہ حملہ؛ یہی وہ چیز تھی جو عالم کفر کے خوف، رعب اور دہشت میں پہلے سے کئی گنا زیادہ اضافہ ہونے کا سبب بنا

ان بہادرانہ حملوں کی وجہ سے پوری دنیا کے کفار بالخصوص مشرقی کافروں کے بینڈ کا لیڈر روس اور مغربی کافروں کے بینڈ کا لیڈر امریکہ دوسروں سے زیادہ پریشان ہوئے، اس لیے انہوں نے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کو قابو کرنے کے لیے مشرق و مغرب میں میٹنگیں شروع کیں اور تمام مٹینگوں کا یہی ایک موضوع تھا کہ: شیروں کو قابو کرنے کے لیے طالبان ملیشیا ایک اچھا انتخاب ہے، اس لیے ان پر سرمایہ کاری کرنی چاہیے، کیونکہ کرایہ بھی کم لیتے ہیں اور کام بھی پورے خلوص اور ایمانداری کے ساتھ کرتے ہیں، اور کسی پر احسان بھی نہیں کرتے۔

ان مٹینگوں کا آغاز ملائیشیا میں (وحدۃ الادیان) نامی شرکی عنوان سے ادیان و مذاہب کے درمیان اتحاد و اتفاق لانے

کے لیے منعقدہ کانفرنس سے ہوا، جس میں، سکھوں، ہندوؤں، نصرانیوں، یہودیوں، ملحدوں اور بہت سے دوسرے کافروں کے علاوہ کچھ نام نہاد مسلمان اور مرتد طالبان ملیشیا کے اہلکاروں نے بھی شرکت کی، اور ان سب کو ایک ہی فکر تھی کہ عصر حاضر کی «وحدۃ الأدیان» کے واحد دشمن دولت اسلامیہ کے مجاہدین ہیں، اور جب تک دولت اسلامیہ کا ایک سرشار سپاہی

آہنگی ہونی چاہیے۔ «

اور اس اجلاس کا بنیادی مقصد کافروں کو برداشت کرنا، اعتدال پسند امریکی اسلام لانا، لوگوں کو بین الاقوامی امن کی طرف دعوت دینا، اور کافروں اور مسلم کمیونٹیز کے درمیان سماجی بقائے باہمی کے پل تعمیر کرنا تھا۔

اجلاس میں طالبان ملیشیا کے ارکان نے بھی شرکت کی اور



بھی موجود ہو، «وحدۃ الأدیان» کے اس منصوبے کا کامیاب ہونا ممکن نہیں؛ اور دولت اسلامیہ کے مجاہدین ملائیشیا سے لے کر امریکہ تک تمام کفار اور مسلمانوں کو مل کر بھائی چارے، دوستی اور محبت کی فضا میں زندگی کو اسلام میں حرام سمجھتے ہوئے کبھی بھی رہنے نہیں دیتے۔

اس اجلاس میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تقریباً ۲۰۰۰ افراد نے شرکت کی، سب کا مشترکہ نعرہ تھا کہ : « ادیان اور مذاہب کے ماننے والے سارے افراد کے درمیان ہم

«وحدۃ الأدیان» کے دشمنوں کے خلاف نعرے لگائے

اس ملاقات کے چند روز بعد دوحہ میں «انٹرنیشنل سیکیورٹی فورم» یا «گلوبل سیکیورٹی فورم» کے عنوان سے ایک بین الاقوامی اجلاس ہوا، جس کا مقصد، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، بین الاقوامی نظام کو درپیش خطرات اور چیلنجز کو ختم کرنا اور دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنا ہے، تاکہ عالمی جاہلانہ نظام قائم رہے؛

انٹرنیشنل سیکیورٹی فورم کے اجلاس کا بنیادی مقصد جس پر

ندائے خراسان



تمام شرکاء نے بات کی وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ تھی اور تمام شرکاء نے ایک ہی بات کہی، کہ اس وقت بین الاقوامی سلامتی کو سب سے بڑا خطرہ «دہشت گردی» اور خاص طور پر «دولت اسلامیہ» ہے۔

امریکی انٹیلی جنس ادارے «ایف بی آئی» کی براہ راست نگرانی میں ہونے والا یہ اجلاس دوحہ میں امریکی سیکیورٹی ایجنسی کے «سوفان سینٹر» میں منعقد ہوا، جس میں مرتد طالبان ملیشیا کے قطری سفیر محمد نعیم وردگ نے بھی شرکت کی، اور امریکہ کے انٹیلی جنس اہلکاروں کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ اور دولت اسلامیہ کے ولایت خراسان کے مجاہدین کو دبانے میں تعاون کرنے پر یقین دلائی ۔

اس کے باوجود کہ طالبان بظاہر یہ ظاہر نہیں کرتے کہ وہ دہشت گردی (اسلام) کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہیں، لیکن دہشت گردی کے خلاف جنگ سے متعلق تمام کانفرنسوں میں مرتد طالبان ملیشیا کی شمولیت، امریکی انٹیلی جنس اداروں کے ساتھ تعاون کے وعدے اور ان کی نگرانی میں بین الاقوامی جاہلانہ نظام کی حفاظت کے لیے ملیشیا کی جانب سے اٹھائے گئے ٹھوس اقدامات نے ان کے مکار چہروں کو سب کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے۔

اجلاس کے شرکاء میں سے ایک «وسیم نصر» نے طالبان ملیشیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: «جہادیوں کے لیے غیر ملکی فوجوں کے خلاف لڑنا آسان ہے، لیکن مقامی فوج کے خلاف لڑنا مشکل ہے، اور جہادیوں کے لیے اپنے جہادی ساتھیوں کے ساتھ لڑنا اور بھی سخت اور مشکل ہے۔»

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ دولت اسلامیہ کی طرف سے بین الاقوامی نظام کو لاحق خطرے کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو طالبان جیسے نام نہاد جہادیوں کو ان کے سامنے کھڑا کریں، کیونکہ ان سے لڑنا مشکل ہے!

ڈاکٹر اڈیجو کی بانگٹن اشائی پھر کہتے ہیں: دہشت گردی کا مقابلہ بھی صنفی اور جنسی تشدد کی طرح ہونا چاہیے، اس فاحشہ کے الفاظ بھی ملیشیا کے لیے موت کی طرح ہونا چاہیے، کہ وہ دہشت گردی کے خلاف نسل پرستوں کے حکم کے تحت لڑتے ہیں۔

امریکی انٹیلی جنس ادارے یا تحقیقاتی مرکز «ایف بی آئی» کے معاون نے کہا: جب دہشت گردی کے خلاف جنگ کی

بات آتی ہے تو ہماری خصوصی توجہ اس نکتے پر مرکوز ہوتی ہے، کیونکہ اس معاملے میں ہم سب دوست اور شریک ہیں!

تو یہ امریکی وحشیوں کے بیانات ہیں، جو اجلاس کے شرکاء اور مرتد طالبان ملیشیا کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنے دوست قرار دیتے ہیں، اور ملیشیا بھی اپنے اس کارنامے پر فخر کرتے ہیں کہ ایسے عظیم الشان جلسے میں شریک ہیں

۔ نیشنل کاؤنٹر ٹیررازم سینٹر (National Counterterrorism Center) کے ڈائریکٹر کرسٹین ابیزید نے کہا: «ہم ایک عرصے سے عدم استحکام کے بعد « ISIS/داعش « کے نیٹ ورک کو دوبارہ قائم ہوتے دیکھ رہے ہیں، یہ امریکی انسداد دہشت گردی ایجنسیوں کے لیے اہم خدشات کو جنم دیتا ہے۔

«انٹرنیشنل سینٹر فار کاؤنٹر ٹیررازم» International Center for Counter-Terrorism کے سربراہ تھوماس رینارڈ یورپ میں اسلامک اسٹیٹ کے بڑھتے ہوئے خطرے اور خاص طور پر ولایت خراسان کے مجاہدین کے حوالے سے بہت فکر مند تھے، اور اس کی زیادہ تر گفتگو اسی موضوع پر مرکوز تھی۔

اس اجلاس میں بین الاقوامی انٹیلی جنس اداروں، میڈیا، سفارت خانوں اور دیگر ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی جن میں زیادہ تر خواتین تھیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ طالبان ملیشیا کا مقام و مرتبہ اب اس حد تک پست ہو چکا ہے کہ وہ اپنے مفادات کے تحفظ اور کابل کی کرسی کو برقرار رکھنے کے لیے "دہشت گردی" کے عنوان سے اہل ایمان کے خلاف برسرپیکار ہیں؛ لیکن شرم کی بات یہ ہے کہ وہ یہ جنگ صلیبی خواتین کی قیادت اور رہنمائی میں انجام دے رہے ہیں اور ان اعمال سے صدیوں پر محیط شرم و حیا کو پیچھے چھوڑنا چاہتے ہیں۔

مجالس اور کانفرنسوں کے اسی سلسلے میں شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن (SCO) تنظیم کے رکن ممالک نے بھی دولت





اسلامیہ کی خراسان شاخ سے خوف کی مناسبت پر ایک کانفرنس منعقد کی، جس میں تاجکستان، ازبکستان، قزاقستان، پاکستان، چین، روس اور بھارت نے شمولیت کر کے بہت تاکید سے کہا کہ: طالبان ملیشیا خطرے کو روکنے اور شنگھائی تنظیم کے رکن ممالک کی سلامتی کے تحفظ کے لیے دولت اسلامیہ کے جنگجوؤں کو روک دیں۔

خاص طور پر روس کے وزیر دفاع اور انٹیلی جنس کے سربراہ اور کرغزستان کی قومی سلامتی کے ادارے کے سربراہ نے طالبان ملیشیا سے مطالبہ کیا کہ وہ دولت اسلامیہ کے اثر و رسوخ کو روکیں، کیونکہ ان کے مطابق وسطی ایشیا میں دولتِ اسلامیہ کی خراسان شاخ کے خطرے کی سطح روز بروز بڑھ رہی ہے۔

حالیہ دنوں میں افغانستان کے لیے امریکہ کے خصوصی نمائندے «ٹام ویسٹ» نے بھی طالبان ملیشیا کے دو قریبی اتحادیوں قطر اور ترکی کا دورہ کیا ہے اور ان سے بات کی ہے کہ دولت اسلامیہ (داعش) کی خراسان شاخ کے خطرات کے خلاف مشترکہ طور پر ٹھوس اقدامات کی جائیں، اور ان خطرات کی روک تھام کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔

دولت اسلامیہ اور خاص طور پر ولایت خراسان کے خطرات کو روکنے کے لیے حالیہ تمام میٹنگوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ دنیا کے تمام کفار طالبانی گیدڑوں کو دولت اسلامیہ کے شیروں کو قابو کرنے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے باوجود کہ طالبان ملیشیا کی طرف سے دنیا کو بارہا یقین دلایا گیا ہے کہ ہم نے اپنا مشن بخوبی نبھایا ہے اور ہمیں جو امتیازات دی گئی ہے ہم نے اس سے بڑھ کر آپ کے مفادات کے لیے کام کیا ہے اور ہم نے دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ میں ہر قسم کی قربانی دی ہے۔

تازہ ترین رپورٹ میں جو طالبان کے وزیر خارجہ «امیر خان متقی» نے چند روز قبل ایران میں دی تھی اور دنیا کو یقین دلایا تھا کہ ان کی ملیشیاؤں نے دولت اسلامیہ کی خراسان شاخ کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے اور اب دنیا کے کسی بھی ملک کو کوئی خطرہ نہیں ہے!

عالم کفر کی طرف سے حالیہ کانفرنسوں نے خراسان کی سرزمین



پر دہشت گردی کے خلاف جنگ میں طالبان ملیشیا کے استعمال کو مزید واضح کر دیا ہے اور مومنین کے خلاف کفار کے ساتھ طالبان ملیشیا کی خفیہ دوستی کا انکشاف بھی کیا ہے۔

اسی طرح طاغوت اعظم بیوقوف بائیڈن نے بھی ایک بار پھر اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہا کہ: دولت اسلامیہ کی خراسان شاخ سے لڑنے کے لیے دوبارہ فوجی قبضے کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ان کے پاس دوسرے متبادل راستے ہیں جن کے ذریعے وہ دولت اسلامیہ کی خراسان شاخ کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اور متبادل راستے سب کو معلوم ہیں جو کہ چالیس ملین ڈالر کے ہفتہ وار پیکجز، وسیع مراعات، بے شمار اسلحے، امکانات اور باقی سب کچھ ملیشیا کو دینا ہے، تاکہ وہ امریکی بلیک واٹر کے بدلے خراسان میں دولت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف لڑ سکیں۔

یقیناً آپ نے کچھ عرصہ قبل بائیڈن کے وہ الفاظ سنے ہوں گے جب انہوں نے کہا کہ: میں نے آپ لوگوں سے کہا تھا کہ طالبان ہمارے مفادات کے لیے کام کریں گے، دیکھو ہمارے لیے کام کیا یا نہیں؟ دیکھو وہ ہمارے لیے دولتِ اسلامیہ سے لڑیں۔

اور دوسرے بڑے طاغوت «ڈونالڈ ٹرمپ» نے بھی دوحہ معاہدے کے دوران کہا تھا: اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی افواج کو نکال لیں، اور «دہشت گردوں کو مارنے» کا اپنا مشن طالبان کے حوالے کر دیں تاکہ وہ ہمارے لیے یہ مشن مکمل کر سکیں اور ہمارے بدلے دہشت گردوں سے لڑیں۔

تاہم عالم کفر اور طالبان ملیشیا کی دولتِ اسلامیہ کے خلاف حالیہ کوششوں کے حوالے سے کہا جائے کہ اس سے قبل بھی باطل پرستوں کے آباؤ اجداد نے حق کی چراغ بجھانے اور حق پرستوں کو قتل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، لیکن وہ اس پست عمل میں کامیاب نہیں ہوسکے، اس لیے موجودہ باطل پرست بھی ویسے ہی مایوس اور ناکام رہیں گے۔

اور دولت اسلامیہ روز بروز مضبوط ہوتی جائے گی، روز بروز پھیلتی جائے گی اور اس کے دشمن روز بروز ذلیل ہوتے جائیں گے، باذن اللہ تعالی

ان کانفرنسوں، جلسوں اور سازشوں کے بارے میں ہمارے لیے اتنا کہنا ہی کافی ہے: وَيَمۡكُرُوۡنَ وَيَمۡكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ۞

ترجمہ: وہ سازش کر رہے تھے جبکہ اللہ بھی تدبیر فرما رہا تھا اور اللہ تعالی بہترین تدبیر فرمانے والا ہے۔

کفار

پانچ مواقع پر زمین کی طرف لوٹنا چاہیں گے

جب ان پر موت آئے.

{سورة المؤمنون : 99}

جب اللہ تعالی کا عذاب آئے.

{سورة ابراهيم : 44}

جب وہ آگ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے.

{سورة الانعام : 27}

جب اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے.

{سورة السجدة : 12}

جب وہ جہنم کا عذاب سہہ رہے ہوں گے.

{سورة الفاطر : 37}

مؤسسة العزائم

شریعت اسلامیہ میں

جہاد بالمال

کا مقام!



الحمد لله ربّ العالمين على فضلِه وإحسانه، خلقَنا ورزَقنا وأمرَنا بالإنفاقِ مما أَعطانا ليدخِّرَ ثوابَه لنا، وأشهَدُ أنْ لا إلهَ إلاَّ الله وحده لا شريك له، شهادةً نقولُها ونعتقدُها سرّاً وعَلَناً، وأشهَدُ أنَّ محمداً عبدُه ورسوله ما ترَكَ خيراً إلا بيّنَه لنا، وحثَّنا عليه وأمرَنا، ولا شرّاً إلا نهانا عنه وحذَّرنا، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الذين يُنفقون أموالَهم في سبيل الله، ويؤثرون على أنفُسِهم ولو كان بهم خصاصةٌ، وسلَّمَ تسليماً كثيراً، أما بعدُ:

انفاق فی سبیل اللہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۞ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۞ (سورة الصف ١٠_١١)

ترجمہ : اے ایمان والو ! کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت نہ بتلاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دلا دے ؟، (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو، یہی تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم جان جاؤ۔

انسان اس دنیا میں بہتر زندگی کی حصول کے لیے صبح و شام انسانوں کی غلامی کرتے نہیں تھکتا، جبکہ اللہ عزوجل ابدی زندگی کے بارے میں راز بتاتے ہیں کہ سب سے بہترین تجارت جو تم کرسکتے ہو وہ آخرت کی تجارت ہے، دنیا کی تمام تجارتوں سے بہتر آخرت کی تجارت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وضاحت فرمائی ہے اور وہ اللہ کے راستے میں یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اپنی جان اور مال کو اس کے دین کی سربلندی اور دین کے ماننے والوں پر خرچ کر دینا۔ آیت میں لفظ جہاد استعمال ہوا ہے جس کا معنی ہوتا ہے اپنی پوری طاقت لگا دینا، یہ نہیں کہ جب ہماری جسمانی و نفسانی تمام خواہشات پوری ہوجائیں، گھومنا پھرنا، کھانا پینا سب مکمل ہوجائے اور اس کے بعد اگر کچھ بچے تو اسے اللہ کے راستے میں لگا دینے کا سوچیں۔

ہر طرف انسان اپنے بہتر مستقبل کے لیے لاکھوں کروڑوں کی انویسٹمینٹ کرنے میں مصروف ہیں، کسی بھی موقع سے پیچھے نہیں ہٹتا، لیکن وہیں جب اسے دین اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کی آزادی کے لیے پیسہ لگانے کا کہا جاتا ہے تو اس کے پاس خرچ کا فقدان آجاتا ہے، یہ آیت ہمیں اس غفلت سے بیدار کرتی ہے اور ہمیں جھنجھوڑتے ہوئے یہ بتا رہی ہے کہ یہ دنیا فانی ہے ہمارے موت کے ساتھ اس نے بھی چھین جانا ہے یا کسی انسان کے ذریعے ہم سے غصب کر لی جائے گی، جس مال و دولت کے لیے ہم دن رات محنت کرتے ہیں وہ حقیقتا ہمارا تھا ہی نہیں بلکہ وہ سب کچھ اللہ عزوجل کی میراث ہے جس کا حق اس کے راستے میں خرچ کرنا ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ} [سورة الحديد ١٠]

ترجمہ: اور تمہیں کیا ہوا کہ اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت تو اللہ ہی کی ہے۔

جب دنیا میں چاروں طرف کفر و شرک کا اندھیرا پھیلا ہو، جب اللہ کے نام لینے والوں کو فاسفورس بموں سے جلایا جائے، مسلمانوں کی زمینیں غصب ہو، اسلامی مقدسات پامال کی جارہی ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سرعام گستاخی اور ان کے لائے ہوئے شریعت کی مذاق اڑائی جائے، امت مسلمہ کی عفت مآب بہنیں جیلوں میں قید ہو، ہر طرف سے مظلوم مسلمانوں کی آہیں نکلتے ہو، تو ایسے وقت میں ہر مؤمن پر لازم ہے کہ وہ اپنے مال اور جان دین اسلام اور امت مسلمہ کی سربلندی کی خاطر پیش کریں۔



یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، کہ میدان جہاد



اس وقت جیتا جاسکتا ہے جب جان کے ساتھ ساتھ مال بھی لگایا جائے، جب تک ہم اپنا مال اپنے مجاہدین بھائیوں کے پاس نہ بھیجیں تاکہ جس سے وہ اسلحہ خرید سکیں، اسباب لے سکیں جس کے ذریعے جیلوں کی دیواروں کو توڑ ڈالیں، بہنوں کو کیمپس سے نکال سکیں، تب تک ہماری یہ سرد آہیں ہم پر ہی لوٹا دی جائیں گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ فیس بک اور ٹوئٹر پر صرف پوسٹ کو آگے شئیر کرنے سے یا اسے وائرل کر دینے سے دنیا میں تبدیلی آجائے گی حالانکہ جس طرح یہ نیٹ کی دنیا ہوائی ہے اسی طرح اس پر رونا دھونا بھی ہوائی ہے۔

اے میرے مسلمان بھائیو! اگر میدان جہاد میں نہیں آسکتے تو اپنے مال سے ان سرفروشوں کی مدد کریں جنھوں نے اسلام کی پاسداری اور امت مسلمہ کی سربلندی کی خاطر جنگ کے میدانوں کو گرم رکھا ہے تاکہ تم بھی اس ثواب میں شریک ہو کر اپنے شرعی حق ادا کر سکیں۔

اس سے بہترین تجارت اور کیا ہوگی جہاں اللہ عزوجل تمہیں عذاب الیم سے نجات کی ضمانت دیتا ہے

اس سے زیادہ بڑی خوشخبری کونسی ہوگی کہ تم اللہ تعالی کے راستے میں نکلنے والے مجاہد کو تیار کرو تو تمہیں بھی وہی اجر ملے جو مجاہد کو ملتی ہے۔

اس سے بہترین انعام کیا ہوگی کہ تم مجاہد کے گھر والوں کی مجاہد کے پیچھے کفالت کرو اور وہی اجر پالو جو مجاہد میدان میں لڑ کر پاتا ہے ؟

کیا ہمارے لیے صادق و مصدوق کی زبان سے ملنے والی یہ تمام خوشخبریاں کافی نہیں ہیں؟

ہر مسلمان پر اپنے مظلوم مسلمان بہن، بھائیوں، مجاہدین اور مہاجرین کی اپنے مال و دولت سے مدد و نصرت کرنا فرض ہے

ان مہاجرین کو جو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر نکلے ہوتے ہیں، کفار کی یلغار اور ظلم سے نکالنا فرض ہے، ان کی مالی اور جانی مدد کرنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ. (سورة الحجرات :١٠)

ترجمہ: سارے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لا يَظْلِمُهُ وَلا يُسْلِمُهُ) رواه البخاري (٢٤٤٢) ومسلم (٢٥٨٠) .

ترجمہ: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔

جبکہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہے کہ: «لا يَخْذُلُهُ» یعنی: نہ اسے بے آسرا چھوڑ دیتا ہے۔ آج دنیا کے ہر ملک میں ہمارے موحد بھائی اور بہنیں اندھیرے کوٹھریوں اور جیل کی سلاخوں کے پیچھے صرف اس وجہ سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کو اپنا رب سمجھتے ہیں، اسی کو حاکم اور اس کے علاوہ کسی کی حاکمیت کو قبول نہیں کرتے، عراق اور شام کے تکلیف دہ کیمپس میں ہماری پاک دامن بہنیں شب و روز صرف اس جرم پر گزار رہے ہیں کہ انہیں کسی طاغوت کی بادشاہی قبول نہیں۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں: «(وَلا يُسْلِمُهُ) أَيْ لا يَتْرُكُهُ مَعَ مَنْ يُؤْذِيه وَلا فِيمَا يُؤْذِيه , بَلْ يَنْصُرُهُ وَيَدْفَعُ عَنْهُ . . . وَقَدْ يَكُونُ ذَلِكَ وَاجِبًا وَقَدْ يَكُونُ مَنْدُوبًا بِحَسَبِ اِخْتِلاف الأَحْوَالِ» (فتح الباری تحت الحدیث)

یعنی وہ اپنے مسلمان بھائی کو ظالم کے پاس نہیں چھوڑتا اور نہ ہی اس کے سپرد کرتا ہے جو اسے تکلیف اور اذیت دے، اور نہ ہی ایسے کام اور تکلیف میں چھوڑتا ہے جس سے اسے اذیت محسوس ہوتی ہو، بلکہ وہ اس کی مدد اور اس کی دفاع کرتے ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (لا يَخْذُلُهُ) قَالَ الْعُلَمَاء : الْخَذْل تَرْك الإِعَانَة وَالنَّصْر , وَمَعْنَاهُ إِذَا اِسْتَعَانَ بِهِ فِي دَفْع ظَالِم وَنَحْوه لَزِمَهُ إِعَانَته إِذَا أَمْكَنَهُ , وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عُذْر شَرْعِيّ (شرح مسلم للنووی)

ترجمہ: علماء رحمہم اللہ فرماتے ہیں : ذلیل و رسوا کرنے سے مراد اس کی معاونت اور مدد چھوڑ دینا ہے، اور اسی طرح یہ معنی بھی ہے، کہ: اگر وہ کسی ظالم اور اس جیسے کو دفع کرنے میں مدد چاہے تو اس پر اس کی مدد کرنا لازم ہے جب مدد کرنا ممکن ہو (یعنی بندے کی استطاعت میں ہو) اور اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو۔

شیخ الإسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ کہتے ہیں : ومن عجز عن الجهاد ببدنه وقدر على الجهاد بماله وجب عليه الجهاد بماله ، فيجب على الموسرين النفقة في سبيل الله (الاختيارات ص ٥٣٠)

ترجمہ : جو شخص بدنی جہاد کرنے سے عاجز ہو، اور جہاد بالمال کی قدرت و استطاعت رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال کرنا واجب ہے، لہذا مالداروں پر اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے۔

اپنے مال سے جہاد کرنے کی فضیلت، اہمیت اور ضرورت میں بے شمار آیات اور احادیث مروی ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاهِدِیْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً.(سورة النساء)

ترجمہ: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر مرتبہ میں فضیلت بخشی ہے۔

(۲) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰہِ.(سورة التوبة)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے وہ اللہ کی بارگاہ میں درجہ کے لحاظ سے بہت بڑے ہیں۔

(۳) وَجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورة التوبة)

ترجمہ: اور اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم (حقیقت) آشنا ہو۔

(۴) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ (سورة الحجرات)

ترجمہ: ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو للہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچے ہیں۔

(۵) تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورة الصف)

ترجمہ: (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ پر اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر (کامل) ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو



(٦) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ. (رواہ مسلم : ۱۸۸۸)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا: لوگوں میں سے کون سا شخص افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (سب سے بہترین وہ ہے) جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔

(۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ. (رواہ البخاری ۵۰۳۸)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور مسکین کے (کاموں) کے لیے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(یعنی بیواؤں اور مسکینوں کی مشکلات میں ان کی تعاون کرنے، ان کی حاجات کو حل کرنے کے لیے کوشش کرنے اور ان کا خیال رکھنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔)

(۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ عَالَ ثَلَاثَةً مِنَ الْأَيْتَامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَهُ، وَصَامَ نَهَارَهُ، وَغَدَا وَرَاحَ شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ أَخَوَيْنِ، كَهَاتَيْنِ أُخْتَانِ، وَأَلْصَقَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى. (رواہ ابن ماجہ ۳۶۸۰)

عبد للہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے تین یتیم بچوں کی کفالت کی وہ اُس شخص جیسا ہے جو رات بھر عبادت کرتا رہا، دن میں روزے رکھتا رہا اور صبح و شام تلوار لے کر للہ کی راہ میں جنگ کرتا رہا۔ میں اور وہ شخص جنت میں اِس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

ایمان کی بنیاد الولاء و البراء یعنی «اللہ کی خاطر محبت کرنے اور اللہ کی خاطر نفرت کرنے» کا یہ ہی تقاضا ہے کہ ہم اپنے مومن بھائیوں اور بہنوں کی جس طرح ہو سکے مدد کریں، شام، عراق، ایغور اور فلسطین کے مستضعفین کی بے بسی امت مسلمہ کے سامنے ہے اس لیے سب پر فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں سے ظلم و بربریت کو دور کرنے کی حتی الامکان کوشش کریں، اتنا کافی سمجھ کر نہ بیٹھیں کہ ہم نے ان کے کھانے پینے کے لیے پیسے بھیج دیئے ہیں، بلکہ ان کی مدد کی نیت سے، مجاہدین کو ہتھیار سے تیار کیا جائے تاکہ ان پر ظلم کرنے والوں کے سروں کو قلم کریں، ان ظالم طواغیت کے ملکوں کی نوکری چاکری اور ان کی قومیت کی لالچ کو ترک کریں جو ہمارے ہی پسینے بہانے سے امت مسلمہ کے بچوں کو قتل کرتے ہیں، اے امت مسلمہ یقین جانو، صرف کفار اور طواغیت امت مسلمہ کو قتل نہیں کرتے بلکہ ہماری افرادی، مالی و ٹیکنیکی مدد سے بھی مسلمانوں کو قتل کیا جاتا ہے جس میں ہم بھی برابر کے شریک ہیں، اس لیے ان کفار اور طواغیت کے ساتھ کسی بھی طرح کی مدد سے پرہیز کریں۔



اللہ ہمیں اور تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو مالی جہاد کی توفیق عطا فرمائے اور قیامت کے دن ایسی حالت میں ہماری حشر کرے کہ امت کا قرض ہماری گردنوں پر نہ ہو، اللھم آمین۔

واللہ غالب علی امرہ ولکن أکثر الناس لایعلمون.

منطق احمقانه





مرتد طالبان ملیشیا کی منطق انتہائی احمقانہ اور منافقت سے بھری ہوئی ہے۔

• وہ موت صحابہ کی طرح چاہتے ہیں لیکن زندگی ابوجہل کی طرح جی رہے ہیں۔

• وہ خود کو رحمن ذات کا لشکر کہتے ہیں لیکن قربانی طاغوت کے لیے دیتے ہیں اور شیطان کے لشکر کے ساتھ ایک ہی صف میں کھڑے ہیں۔

• وہ دعویٰ نبوی منہج اور شرعی سیاست کا کرتے ہیں، لیکن ان کی عملی پالیسی شیطانی سیاست اور فرعونی منہج پر مشتمل ہے۔

• وہ کافروں کے ساتھ دشمنی، انہیں شکست دینے اور ان سے نفرت کے دعوے دار ہیں، لیکن اس کے باوجود پوری دنیا میں کوئی بھی کافر ان کا دشمن نہیں ہے، سب کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں، اور دنیا کے تمام کفار سے دوستی کے آرزومند ہیں، یہاں تک کہ کفار کی سلامتی، ان کا تحفظ اور ان کی پرامن زندگی ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

• دو دہائیوں تک انہوں نے عوام کو دھوکہ دیا کہ وہ جہاد کر رہے ہیں، ان کی جنگ شریعت کی خاطر اور کافروں سے خالصتاً عقیدے کی بنیاد پر ہے، لیکن اقتدار میں آتے ہی انہوں نے ان تمام معیارات کو پس پشت ڈال دیا، اور جہاد کو وطن کی آزادی کی جنگ میں تبدیل کر دیا، شریعت کی بجائے مرتد ظاہر شاہ کے قوانین کو نافذ کیا، حدود کو معطل اور ان کی جگہ جیل کی سزا اور تعزیری کوڑے لگانے میں تبدیل کیا، اور عقیدوی جنگ کو افغانیت کی قومی جنگ قرار دیا۔

• وہ خود کو عقیدہ الولاء والبراء کے اساتذہ کہتے ہیں، لیکن عملی طور پر وہ علاقے کے تمام طواغیت کو بھائی مانتے ہیں، ان کی موت پر سوگ مناتے ہیں، تعزیت اور جنازے کے لیے قم، ماسکو، اسلام آباد اور انقرہ تک چلے جاتے ہیں۔

• ان کی ہر مسجد اور منبر سے صوفیوں کی یہ جھوٹی پکار ہوتی ہے، کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، امھات المؤمنین اور امت مسلمہ کی سلف سے محبت رکھتے ہیں، لیکن عملی میدان میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے دشمن اور سلف کی پالیسی کو اصول اور فروع دونوں میں چھوڑ دیا ہے، بلکہ جہاں صحابہ کرام اور مومنین کی ماؤں کے دشمن ہیں ان سے پیار، محبت اور بھائی چارہ ہے۔

• انہوں نے جھنڈا تو کلمہ توحید سے مزین بنایا ہے، لیکن حقیقت میں توحید سے اس قدر خالی ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں سے بھی زیادہ شرک، بدعات اور خرافات میں مبتلا ہیں، جہاں توحید کے دروازے ہیں وہی پر بند کر دیئے گئے ہیں، نہ خود اس میں داخل ہوتے ہیں اور نہ دوسروں کو حقیقی توحید قبول کرنے دیتے ہیں، اور اس کے برعکس جہاں شرک اور خرافات کے دروازے ہیں، انہیں کھلے چھوڑ دیئے ہیں، اور ان (دروازوں) میں روز بروز اضافہ اور توسیع کی کوشش کر رہے ہیں

• انہوں نے کئی سال جمہوریت سے دشمنی کا ڈرامہ کیا، لیکن جب کابل

بے دین ملازمین تو ایک طرف جو ان کے ساتھ آج بھی اپنی نوکریوں میں بڑے پیمانے پر کرپشن، چوری، رشوت خوری اور بے ایمانی میں مصروف ہیں۔

• وہ کبھی یہ تسلیم نہیں کرتے کہ وہ مرتد ہیں اور اسلام چھوڑ چکے ہیں، اگرچہ اسلام کے بے شمار نواقض میں مبتلا ہیں اور خود ان نواقض کا اعتراف بھی کرتے ہیں، اقوام متحدہ جیسے طاغوت کو تسلیم کرتے ہیں، اس کے قوانین کے پابند ہیں، اور اس سے رسمیت (Recognition) چاہتے ہیں، اور اس سلسلے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں؛ وحدة الوجود،



کے تخت پر حاکم ہوئے تو گورنر سے لے کر عسکر تک اور امیر سے لے کر اجیر تک، سب اس نظام میں جمہوریت کے بنائے ہوئے فریم ورک میں کام کرنے لگے، ان کی تعلیم، نصاب، داخلی امور، معاشی اور بینکنگ کا نظام، ٹیکس اور محصول، فوج، عدالت، جیل کے معاملات اور تعزیری قوانین وغیرہ۔یہاں تک کہ ان کی تنخواہیں اور اجرتیں بھی جمہوریت کی پالیسی کے مطابق ادا کی جاتی ہیں؛ جمہوریت کے وہ کرپٹ، گندے اور

وحدة الشهود، قبر پرستی اور دیگر شرکیہ اعمال میں مبتلا ہیں، اور عقیدے میں جہمیہ کی طرح جہم بن صفوان کے پیروکار ہیں؛ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ تعاون اور مدد کرنے کے لیے کفار کو مضبوط وعدے دیئے ہیں، اور دہشت گردی (اسلام) کے خلاف جنگ میں عالم کفر کے ساتھ کھڑے ہیں، کفار کو مسلمانوں کی جاسوسی اور دیگر انٹیلی جنس معلومات فراہم کرتے ہیں، وطنیت جیسے طاغوت کی بالادستی پر یقین



رکھتے ہوئے افغانستان میں الولاء والبراء (دوستی اور دشمنی) کی معیار وطن پرستی اور قوم پرستی بنا رکھا ہے؛ اور بہت سی دوسری صریح نواقض ہیں جن کے مرتکب ہوئے ہیں، اگر کوئی ان نواقض کا ارتکاب کرے تو وہ امت کے اجماع پر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

• وہ خود کو مجاہدین سمجھتے ہیں حالانکہ وہ ان تمام اعمال کے مرتکب ہیں جن اعمال کے خلاف ہر دور میں مجاہدین اسلام نے جہاد کا میدان گرم رکھاہے۔

• انہوں نے اپنی میڈیائی میدان کو گرم رکھنے کے لیے ہمیشہ اپنے لیڈروں میں سے ایک کو عمر بن عبدالعزیز، تو دوسرے کو علی بن سفیان، ایک کو صلاح الدین ایوبی جیسا مشرق و مغرب کے معرکوں کا فاتح تو دوسرے کو محمود غزنوی کی طرح لڑائیوں کا ہیرو سمجھا ہے، ایک خوارزم کے جلال الدین کی طرح شمال اور ہندوکش کا شیر تو دوسرا خالد بن ولید سے کم نہیں، اگر ایک محمد بن قاسم جیسے اُمت کی درد پر غمگین تو دوسرے کو خلیفہ معتصم باللہ کی طرح مسلمان بہن کی «واہ معتصماہ» پر لبیک کہنے والا سمجھا ہے؛ لیکن عملی طور پر اگر دیکھیں تو خیانت میں ابو لولو مجوسی کے شاگرد ہیں اور غداری میں ابن علقمي کے؛ انہوں نے خلافت کا تختہ الٹنے میں مغلوں کے ہلاکو خان سے ہاتھ ملایا ہے، اور محمود غزنوی اور محمد بن قاسم کو شکست دینے کے لیے ہندی راجاؤں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

ایک طرف انہوں نے صلیبی عورتوں اور جواسیس کے گھونسلوں (انٹیلی جنس ایجنسیوں) کو مسلمانوں کی جاسوسی کے لیے دن رات کام کرنے کی اجازت دی ہے اور دوسری طرف وہ فاطمیون کی رافضی حکومت کے ساتھ (مقاومت کے محور میں) کھڑے ہیں، تاکہ اقصیٰ کی آزادی کے ذریعے صلاح الدین ایوبی کے خوابوں کی تعبیر نہ ہو۔

وہ ایک طرف فارس اور روم کی آزادی کے لیے پکار رہے ہیں تو دوسری طرف سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن الجراح کے فرزندوں کے خلاف قیصر اور کسریٰ کے ساتھ ایک صف میں کھڑے ہیں، تاکہ قیصر اور کسریٰ کے ساتھ مل کر لشکر اسلام کو شکست دے؛ مختصر یہ کہ وہ دجال کے لشکر کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کے لشکر کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔

وہ اپنی باطل جنگ کو حق سمجھتا ہے اور دجال کی دوستی میں ذلت اسے مہدی کی دوستی میں ملنے والی اعلیٰ عزت سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

• وہ امت اسلامیہ کو ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں، تاکہ مذہبی کمیونٹیز ان کے خلاف بغاوت نہ کریں، لیکن دیگر ایغوری مسلمانوں کے خلاف چینی کمیونسٹ حکومت کے ساتھ کھڑے ہیں، اسی طرح شام

اور عراق کے مظلوم مسلمانوں کے خلاف، وہ روسی، ایرانی حمایت یافتہ ملیشیا، صفوی اور نصیری حکومتوں کو للکارتے ہیں۔

کشمیر اور ہندوستان کے مظلوم عوام کو چھوڑ کر ہندوستان کی قوم پرست اور سفاک حکومت کے ساتھ گرمجوشی سے تعلقات رکھتے ہیں۔

اور امت کے درد کا علاج بننے، کفار سے دشمنی کے میدان میں اترنے کی بجائے وہ کفار کے ساتھ اسلام مخالف اتحادوں، ملاقاتوں اور کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہوئے کفار کو اسلام کے خلاف دشمنی میں ان کی تعاون اور دوستی کا یقین دلاتے ہیں۔

اہل ایمان اور خاص طور پر خراسان کے عوام کو مرتد طالبان ملیشیا کے مکار چہروں کو پہچاننا اور ان کی احمقانہ منطق کو الٹا ان کے چہروں پر مار دینا چاہیے، کیونکہ طالبان ملیشیا ریوڑ پر حملہ آور ہر بھیڑیے کے ساتھ کھڑے ہو کر للکار رہے ہیں، پھر بعد میں چرواہوں کے ساتھ مکر کے آنسو بھی بہاتے ہیں۔

• ملیشیا خود کو امت مسلمہ اور مسلمانوں کے محسن اور ہمدرد سمجھتی ہیں؛ لیکن ان کے اعمال اور اسلام کے خلاف جنگ میں ان کے کردار کو دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ: یہ نبوی دور میں مکہ کے قریش اور بنی قریظہ کے یہودیوں کی طرح حق کی مخالفت میں کھڑے ہیں۔

یہ خلفائے راشدین کے دور کے وہ مرتد ہیں جو اسود العنسی اور مسیلمہ الکذاب کے پیروکار تھے۔

تاریخ کے دھارے میں دشمنان اسلام کی تمام برائیاں ان ملیشیاؤں میں جمع ہو چکی ہیں؛ اپنے جان اور مال دونوں سے اسلام کی دشمنی پر تلے ہوئے ہیں اور پھر اپنی دشمنی کو اسلامی لبادہ بھی اوڑھا دیتے ہیں، حالانکہ اسلام ان سے بیزار ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہیں۔

طالبان ملیشیا امت کے قرن اولی کے یہود اور مرتدین کی طرح ایک بیماری ہے، اس بیماری کا واحد علاج ان کے گردنوں کو تیز دھار تلواروں سے کاٹنا ہے، اور ان پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ بنی قریظہ کے گڑھے ان کی لاشوں سے بھر جائے یا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے خلاف ایک مضبوط اور فیصلہ کن موقف اختیار کرنا ہو گا، تاکہ ذلیل و خوار ہو کر سر جھکائے اسلام کی طرف لوٹ آئیں یا روئے زمین ان سے ہمیشہ کے لیے پاک ہو جائے، اس کے سوا ان کے علاج کے لیے کوئی بھی طریقہ تلاش کرنا موثر نہیں ہے۔



وَبِٱلۡأَسۡحَارِ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُونَ ١٨

اور رات کی آخری گھڑیوں
میں بخشش مانگتے تھے۔

(سورة الزاريات : 18)

طالبان اسلام کے خلاف جنگ میں
دجال کے پیروکار!





معاصر تاریخ میں امت اسلامیہ پر یہود اور نصاریٰ کی یلغار کے بعد اکثر لوگ جہاد اور مجاہدین کے نام سے نمودار ہوئے، لیکن ان کے پاس ایک حقیقی نبوی منہج نہ ہونے کی وجہ سے ان کے اکثر لوگ گمراہ ہوئے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ لوگ اپنی اصلیت دکھاتے اور فتنے انہیں اپنے ساتھ ڈبودتے رہیں یہاں تک کہ انہیں دجال کے صف میں کھڑا کر دیں، ان میں سے جو ثابت قدم رہتے ان کو گمراہ کرنے کے لیے تمام کوششیں کرتے، اور ایک نہ ایک طریقے سے انہیں کفر کی غلامی کے لیے تیار کرتے، انہیں تنظیموں میں سے ایک تنظیم طالبان کی تھی۔

طالبان کی پہلی نسل میں سے بعض لوگ عالمی نظریہ رکھنے والے عرب مجاہدین کے ساتھ دوستی کی وجہ سے ان سے متاثر تھے، جو اسلامی اقدار پر کوئی معاملہ کرنے کو تیار نہیں تھے، یہی لوگ صلیبی تحالف کے خلاف کھڑے ہوئے، یہی لوگ کفار کے نشانے پر تھے، اور کفار بھی صرف ان لوگوں کی مخالفت میں منصوبے بنا رہے تھے، اس لیے کفار نے صرف ان لوگوں کو سامنے سے ہٹادیا جو عالمی کفریہ قوانین کے ساتھ گٹھ جوڑ کے لیے تیار نہ تھے اور دہشتگردی کے خلاف جنگ میں شریک نہ ہوتے، بالآخرہ ملیشیا کی ڈوریں ایسے لوگوں کے ہاتھ آگئی جنہوں نے ان کو کفر کے دروازوں پر کھڑا کر دیا؛ اب باقی کفار کے ساتھ ساتھ اپنے مالک (اقوام متحدہ) کے بھی منتظر ہیں تاکہ انہیں کچھ چارہ ڈال سکے اور پھر (اقوام متحدہ) بھی انہیں دہشتگردی (اسلام) کے خلاف جنگ میں گدھوں کی طرح استخدام کرتے ہیں۔

مرتد طالبان نے آہستہ آہستہ کفار کے ساتھ دشمنی کی مسیر کو دوستی کے مسیر میں بدل دیا، اور پھر بات عملی موالات اور مومنین کے خلاف ایک محاذ میں جنگ اور دشمنی کو پہنچ گئی۔

۲۰۰۷ میں پگواش یہودی موسسہ اور راڈ کارپوریشن جنہوں نے جہادی تنظیموں کو گمراہ کرنے کا وظیفہ اپنایا ہے، نے اپنا یہ وظیفہ قطر میں اپنے وفادار شاگردوں عباس ستانکزی اور باقیوں کے سپرد کیا اور خفیہ طور پر صلیبیوں کے ساتھ مذاکرات شروع ہوئے، ملا عمر کے بعد مذاکرات نے رسمی شکل اختیار کرلی، پھر جب خلافت اور ولایت خراسان کا اعلان ہوا تو عالم کفر اس فکر

میں مبتلا ہوا کہ اب جمہوریت کے بدلے ملیشیا کو استعمال میں لایا جائے، تاکہ کفر اور اسلام کے درمیان یہ جنگ مسلمانوں کو دو مسلمان گروہوں کے درمیان جنگ لگنے لگیں، اور کفار نے ملیشیا کی امتحان لینے کی خاطر بھی یہ قدم اٹھایا تاکہ اگر میلیشیا اپنی اس امتحان میں کامیاب رہی تو حکومت کی باگ دوڑ بھی ان کے حوالے کی جائے گی؛ کیونکہ ملیشیا صلیبی تحالف کی ماموریت کو کم کرایہ اور اعلی کیفیت پر ادا کر رہے تھے۔

دوحے کی قراداد میں طالبان کا نیا مشن شروع ہوا اور وہ یہ تھا کہ کافروں اور نام نہاد مسلمان ملکوں کی طرح یہ لوگ بھی عالمی گٹھ جوڑ کے ہمراہ دولت اسلامیہ کے خلاف جنگ کریں گے۔

جنگ سے روک سکیں۔

اس لیے وطنیت کا کفر شروع کیا، الولاء والبراء کو ملک اور وطن کے ساتھ محدود کر دیا، وطنیت کے لیے لڑیں، وطنی حدود سے باہر جنگ کو حرام قرار دیا، ملک میں افغانوں کو اگرچہ وہ ہندو، رافضی، سیکھ، کمیونیسٹ اور ڈیموکراٹ ہو سب کو اپنا بھائی تسلیم کیا، وطنی قوانین کی بنیاد پر دنیا کے باقی مسلمانوں اور خصوصا مہاجرین کے ساتھ عالمی قوانین کی طرح برتاؤ کیا، اور ان سارے کفریہ اعمال کو قومی اقدار مان کر اپنے ملک کی حفاظت اور باقی مفاہیم کے سائے میں کئے؛ حالانکہ یہ مفاہیم بھی مکمل طور پر اسلام کے خلاف ہیں، کیونکہ اگر ایک شخص عقیدوی اقدار



طویل مدت سے ملیشیا اپنے ڈیڑھ سارے نواقض کو چھپانے کی کوشش کررہے تھے؛ لیکن جب دوحہ میں انہوں نے واضح طور پر امریکیوں کو مومنین کی قتل کرنے کا وعدہ دیا، تو اس صریح کفر کو چھپا نہ سکے اور مجبور ہوئے کہ اب اپنے دجالی مشنز کو کھلے عام سرانجام دیں، اور لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لیے مذکورہ کاموں کو ایسے نام دیں، جن کی طرف عام ذہنیت والے لوگ توجہ نہ دے سکیں، اور یہ لوگ بھی اپنے کفریہ اعمال سے اپنے بڑوں (امریکیوں + عالمی گٹھ جوڑ) کو خوش رکھ سکے؛ اور اپنے افراد اور عام مسلمانوں کو بیوقوف بنانے والے ناموں سے ان کے خلاف

کو مانتا ہے تو وہ مجبور ہے کہ قومی اقدار کو پیروں تلے روندے، اور اگر کوئی دارالاسلام سے دفاع کرتا ہے تو وہ مجبور ہے کہ لوگوں سے قومیت کی بنا پر زمینوں کو تلوار کی نوک سے غصب کرے۔

تو جس طرح ایک دل میں کفر اور ایمان ایک ساتھ نہیں رہ سکتے، اسی طرح وطن پرستی اور اسلام دوستی کا دل میں ایک وقت موجود ہونا ناممکن ہے، اور اگر کوئی ایک وقت قومی اقدار اور اسلامی اقدار دونوں کو مانتے ہیں تو سمجھ لیجیئے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں ضرور کوئی نقصان موجود ہے!

طالبان ملیشیا اقوام متحدہ+عالمی گٹھ جوڑ اور باقی طواغیت کی



عبادت کرنے لگے، ان کے تمام طاغوتی قوانین کی پاسداری کے لیے لبیک کہا، اور ان سے رسمیت کی بھیک مانگی؛ اور خود بھی وزیر سے اجیر اور والی سے جوالی تک سب نے یہ اقرار کیا کہ ہم رسمیت کے تمام شرائط کو پورے کرچکے ہیں، اس کے باوجود ہمیں رسمیت نہیں دیتے، یا سادہ اصطلاح میں، طالبان میلیشیا اپنے حال کی زبان سے کہتے ہیں: ہم نے اقوام متحدہ کی بندگی کے تمام تقاضے اور شرائط پورے کر دیئے ہیں، پھر بھی اقوام متحدہ ہمیں اپنے بندوں کے طور پر تسلیم نہیں کرتے؛ یہاں تک کہ طالبان کے منفور امیر بھی اپنے عید کے پیغام میں کہتے ہیں کہ : دنیا ایک گاؤں کی طرح ہے دنیا کو چاہیے کہ ہمیں بھی گاؤں کے باشندے کی نظر سے دیکھیں، مطلب یہ کہ ہم بھی عالمی جاہلی نظم کے ساتھ موافق ہیں، اور اسی گاؤں کے باشندے ہیں، اور ہم گاؤں کے مالک (اقوام متحدہ) کو اپنے گاؤں کے مالک کے طور پر سر آنکھوں پر مانتے ہیں، لیکن پھر بھی گاؤں کے مالک ہمیں اپنے گاؤں کے باشندے کے طور پر نہیں مان رہے۔

اس بات کی یاددہانی ضروری ہے کہ: اقوام متحدہ ایک بڑا طاغوت ہے اور انسان تب تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس طاغوت پر کفر نہ کرے، علماء اسلام کے ہزاروں فتوؤں کے باوجود، اسی موضوع پر طالبان ملیشیا کے دسووں امیروں، علماء اور مفتیوں کے فتوے بھی موجود ہیں

یہ تنظیم (اقوام متحدہ) بنی اسی لیے ہیں تاکہ زمین پر اللہ تعالی کے قوانین کا نفاذ اور مسلمانوں کی ایک واحد ریاست «دولت اسلامیہ» کے قیام کو روک سکے اور اس کی جگہ جاہلیت کے قوانین : سیکولریزم، نیشنلزم، الحاد، ڈیموکراسی وغیرہ اور عالمی جاہلی نظامیں قائم ہو۔

ہم کہتے ہیں کہ طالبان ملیشیا نے اقوام متحدہ کے طاغوت پر ایمان لایا ہے، کیونکہ یہ ملیشیا کی اپنی اعتراف ہے کہ ہم نے اقوام متحدہ کے تمام قوانین اور شروط کو تسلیم کیا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں رسمیت پر مانا جائے۔

اقوام متحدہ کی رسمیت کے شرائط درجہ ذیل بنیادی کاموں پر مشتمل ہیں:

* جہاد کی تعطیل: اقوام متحدہ کے رسمی اراکین پر ضروری ہے

کہ وہ کفار اور ہمسایہ ممالک کے خلاف مسلح جدوجہد اور ان کے حدود پر تجاوز نہیں کریں گے۔

* شرعی قوانین کی عدم تطبیق یا آدھا تطبیق

* عالمی محاکموں اور طاغوتی تنظیموں کو ماننا: (ملیشیا نے بھی بہت قضیے بشمول قضیہ فلسطین؛ انہیں تنظیموں کے حوالے کیے ہیں)۔

* نامشروع بارڈرز اور وطنی طاغوتی لکیروں کا ماننا

* دہشتگردی کے خلاف جدوجہد کرنا

* اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے نام پر ان کفری اقلیتوں تک) اسلام کے مخالف ہیں، اور اقوام متحدہ سے وابستہ کوئی ایسا نظم، سسٹم، قانون اور نظام کو متعارف نہیں کرسکتا جو کلی یا جزئی طور پر اسلام کے خلاف نہ ہو، پھر بھی طالبان ملیشیا اقوام متحدہ کے ساتھ ایسے رسوا کردینے والے تعامل کو وقت کا تقاضا، حکمت اور شرعی سیاست کہتے ہیں؛ نعوذ باللہ من ذلک۔

جہاد کو معطل کر دیا، اور کبھی کبھار تو فرض عین جہاد کی حرمت میں فتوے دیتے ہیں، کبھی کہتے ہیں امیر کا حکم نہیں ہے، کبھی کہتے ہیں طاقت نہیں رکھتے، کبھی کہتے ہیں پڑوسی اور خطے کے باقی



کے خلاف بھائیوں جیسا سلوک کرنا اور ان کو وہ حقوق دینا جو ملک میں ایک مسلمان کو بھی دی جاتی ہو۔

یہ سارے شروط شریعت کے سو فیصد مخالف ہیں؛ لیکن طالبان ملیشیا لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لیے ایک طرف سے یہ ڈھول رچاتے ہیں کہ ہم تو اقوام متحدہ کے ان قوانین کو مانتے ہیں جو اسلام کے خلاف نہ ہو، حالانکہ اقوام متحدہ کے منشور، شروط، قوانین اور ان کے ہاتھوں میں ساری تنظیمیں (الف سے یا ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کا وقت ہے، جنگ ہوچکی ہے، اور کبھی کہتے ہیں کہ ہم مجبور ہے اسی لیے دنیا کے ساتھ امن کی سیاست کو ترجیح دے رہے ہیں، کیونکہ ہر چیز ان (دنیا والوں) کے پاس ہیں، اگر دنیا چاہے تو راتوں رات تمام چیزیں چھین اور تمام طاقتوں کو ختم کرسکتی ہے، اور کبھی تو بڑے فخر سے یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا کا امن اپنے امن کی طرح اہم ہے، اور یہ سب کچھ اسی قرارداد کے پیش نظر کرتے ہیں جو دوحہ میں عالم کفر کے



ساتھ طے ہوا تھا۔

امت اسلامیہ سے منہ موڑ کر ان سے براءت کا اعلان کیا، اور مسلمانوں کی نصرت سے فرار کے لیے مرتد طالبان ملیشیا نے یہ اصطلاح رائج کی کہ: کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیے، جبکہ یہ دخل اس وقت لاگو کرتے ہیں جب کفار مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں، پھر جب بات انہیں کفار کے ساتھ موالات، تعلقات اور اقتصاد وغیرہ کی آجائے تو پھر روابط رکھنے میں انہیں اندرونی مداخلے کی کوئی فکر نہیں ہوتی، پھر اتنی غیرت بھی انہیں نہیں آتی کہ ان کفار سے قطع تعلق کریں جنہوں نے مسلمانوں پر ظلم ڈھایا ہیں، یعنی اندرونی مسائل تب اہم لگتے ہیں جب کفار کے منافع مسلمانوں کی طرف سے خطرے میں ہو، برعکس اگر کفار کی طرف سے مسلمانوں کی شکار ہورہا ہو، ان کے آنسوں بہہ رہے ہو ان پر ظلم ہورہا ہو؛ پھر یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا کہ یہ

بھی تو میرا مسلمان بھائی ہے اور مجھ پر واجب ہے کہ اس کی نصرت کروں، جس کی اچھی مثال چین کی طرف سے ایغوری مسلمانوں پر، ہند کی طرف سے ہندی اور کشمیری مسلمانوں پر، روس کی طرف سے افریقی اور امریکا کی طرف سے شامی مسلمانوں پر، اسرائیل اور باقی عالم کفر کی طرف سے فلسطینی مسلمانوں پر مظالم ہیں، پھر جب ملیشیا سے کہا جائے کہ: مسلمانوں کی مدد کی جائے کیونکہ وہ وہاں پر طواغیت اور کفار کے خلاف جدوجہد میں مصروف ہیں تو کہتے ہیں: ہم کسی کے اندرونی مسائل میں مداخلت نہیں کرتے؛ لیکن برعکس اگر کہا جائے: اگر تم کسی ملک کے اندرونی مسائل میں مداخلت نہیں کرتے، تو کفار نے وہاں اسلامی ممالک (شام، عراق، فلسطین، افغانستان وغیرہ) میں مداخلت کیوں کیا؟ اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مصروف ہیں؛ تم نے کفار کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات کیوں رکھے ہیں؟ کم از کم مسلمانوں کی مدد نہیں کرسکتے تو مسلمانوں کی زخموں پر نمک تو نہ چھڑکائیں، اور کفار کے ساتھ موالات اور مومنین کی جاسوسی چھوڑ دیں؛ تو جواب میں کہیں گے کہ: ہم متقابل کی احترام میں تعلقات رکھتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں یہ دونوں طرف سے مثبت تعلقات ہیں، ہمارا اس میں فائدہ ہے؛ کیونکہ انہیں صرف اپنے مفادات اور شخصی مصالح اہم ہیں، اس کے برعکس اگر ادھر لاکھوں مسلمانوں کے قسمت پر کھیل اور تجارت ہورہا ہو تو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔

اب مرتد طالبان خطے اور دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ ہر قسم



کی مدد سمیت ان کےلیے دہشتگردی کے خلاف جنگ میں جاسوسی بھی کرتے ہیں؛ کبھی ایران، کبھی پاکستان اور کبھی ہند اور روس کو مجاہدین اور ان کے خاندانوں کے متعلق معلومات فراہم کرتے ہیں، جس پر ملیشیا سمیت باقی طواغیت کے بھی بے شمار اعترافات موجود ہیں، اور عالم کفر کو ملیشیا کی طرف سے ماہانہ رپورٹ میں بھی یہ بات موجود ہوتی ہے، ملیشیا کے گمراہ ارکان بھی پورے فخر سے بیان کرتے ہیں کہ ہم دہشتگردی کے خلاف جنگ میں دنیا کے ساتھ ایک صف میں کھڑے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ مرتد طالبان کے نواقض جو انہیں اسلام سے خارج کرتی ہیں بہت زیادہ ہیں، یہاں پر ہم نے صرف بعض کی طرف اشارہ کیا ہے، اور یہ سارے کام مرتد طالبان ملیشیا حکمت، سیاست، مصلحت، ہوشیاری، اور متقابل کے ساتھ احترام رکھنے کے نام پر کرتے ہیں؛ حقیقت میں یہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے، صرف ان کا بنایا ہوا ایک کھیل ہے، اور یہ لوگ اسلام کے خلاف جنگ میں دجالی لشکر کے تازہ دم فوجی ہیں۔

آپ خود سوچ لیں، دنیا کے تمام کفار پر نظر ڈالیں، پھر ان کے دوستوں کو سمجھ جائیں گے کہ دجال کے پیروکار کون ہیں اور مہدی اور عیسی علیہما السلام کے پیروکار کون ہیں؟!

اگر امریکا کو دیکھا جائے، پھر یورپ پر ایک نظر ڈالی جائے، اسی طرح روس کی حالت کو دیکھ لیں اور پھر چین، ہند اور اسٹریلیا کی طرف بھی توجہ کی جائے تو سمجھ جائیں گے کہ دو بڑے بلاک موجود ہیں، ایک مشرقی بلاک اور دوسرا مغربی بلاک؛ دونوں اپنے شخصی مقاصد کی خاطر بعض اختلافات کے باوجود بھی اسلام کے خلاف جنگ میں متحد ہیں، اور ان بڑے بلاکوں کے ساتھ ساتھ وہ طواغیت بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں جو ان دو بلاکوں کی طرف سے عالم اسلام پر مسلط ہوئے ہیں۔

ان دونوں بلاکوں کا مشترکہ دشمن اسلام اور امت مسلمہ ہے، وہ اسلام جو اللہ تعالی نے مشرق سے لیکر مغرب تک کو ادارہ کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

تو دونوں طرف واضح اور عیاں ہیں ایک طرف کفر کا خیمہ اور دوسری طرف اسلام کا خیمہ ہے، انسان یا تو کفر کے خیمے میں ہو گا یا اسلام کے خیمے میں، ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی شخص کا ایک خیمہ کفر میں ہو اور دوسرا اسلام میں؛ جب آپ نے ان دونوں خیموں کو پہنچان لیا تو سمجھ جائیں گے کہ حق پرست کون ہیں اور باطل پرست کون ہیں؟!

یہ بھی سمجھ جائیں گے کہ دجال کے پیروکار کون ہیں اور مہدی

اور عیسی علیہما السلام کے پیروکار کون ہیں؟!

یہ تو واضح ہے کہ کفر کا خیمہ یا وہ خیمہ جو ابھی مشرق اور مغرب کے دو کفری بلاکوں کے زیر کنٹرول ہیں؛ دجال کا خیمہ ہے، اسی خیمے سے دجال نکلے گا اور ان کے پیروکار وہی لوگ ہوں گے جو اس خیمے کے براہ راست یا بالواسطہ ارکان ہو۔

دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کا خیمہ ہے جو ان لوگوں کے زیر کنٹرول ہے جن کا کفر اور اسلام کے خیمے دونوں سے دشمنی ہیں، اس خیمے میں ایسے افراد کی موجودگی ممکن نہیں جن کا کفر کے خیمے کے کسی رکن کے ساتھ دشمنی ہو اور باقی اراکین سے ڈالر وصول کرتے ہو اور ان کے ساتھ دوستی کے تعلقات کو جائز قرار دیتے ہو؛ وہ وطن پرست تنظیمیں بھی نہیں ہوسکتی، جو جہاد کے نام پر اپنے منافع کے حصول کے لیے برسرپیکار ہو اور اہداف شریعت کی بجائے اقوام متحدہ کے قوانین اور باقی طاغوتی تنظیموں کو پالو کرتے ہے۔

بلکہ اس خیمے میں وہ مومن شہسواران جو کفر اور کفار سے مکمل طور پر بری ہو، اور کفریہ تنظیموں، نظاموں اور قوانین سے دشمنی میں مصروف ہو موجود ہیں۔

اگر کوئی یہ دعوہ کرے کہ ہم مہدی کے پیروکار اور دجال کے دشمن ہیں، تو ماننے سے پہلے ان کا حال دیکھا جائے کہ وہ کفر کے خیمے میں کھڑے ہیں یا اسلام کے خیمے میں؟!

اب آپ طالبان ملیشیا پر نظر ڈالیں، کہ وہ ایک طرف تو خود کو مومنین کے خیمے سے وابستہ سمجھتے ہیں، لیکن دوسری طرف ان کی پوری دشمنی مومنین کے خیمے کے ساتھ ہے۔

طالبان ملیشیا غربی بلاک (امریکا + متحدین) کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی نہیں رکھتے، بلکہ ان سے کثیر تعداد میں ڈالر وصول کرتے ہیں، ان کے ساتھ آنے جانے کے تعلقات رکھتے ہیں، ان کے سفارت خانے اور انٹیلی جنس ادارے کے اراکین کابل میں کھلے عام فعالیت کرتے ہیں اور ہمیشہ انہیں یہ تسلی بھی دیتے رہتے ہیں کہ ہم غرب کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی نہیں رکھتے بلکہ ہم تو ان کے دوست ہیں۔

دوسرا شرقی بلاک ہیں، تو ان کے ساتھ بھی ملیشیا کی دوستی اتحاد کی شکل میں ہے، چین، ہند، اور روس؛ ملیشیا کے راز و نیاز کے دوست بنے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ ایسی بڑی سطح پر موالات کے تعلقات رکھے ہوئے ہیں جو دو کفری ممالک بھی ایک ساتھ نہیں رکھ سکتے۔

مجموع میں طالبان ملیشیا عالمی گٹھ جوڑ اور اقوام متحدہ کے ساتھ



دہشتگردی کے خلاف جنگ میں سٹراٹیجک دوست ہیں اور اب دنیا کو یہ قناعت بھی دے رہے ہیں؛ اگر چاہتے ہو کہ آپ کے مقاصد اور امنیت محفوظ ہو اور مسلمانوں کے حملوں سے بچ سکو تو آپ پر لازم ہے کہ ہمارے ساتھ تعامل کریں اور اسی ماموریت کی رپورٹیں مسلسل طالبان ملیشیا کفر کے انہیں دو بڑے بلاکوں کو بھجواتے ہیں۔

یہی برتاؤ طالبان ملیشیا کی کفر کے خیمے کے ساتھ یا پھر سادہ اصطلاح میں ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو دجال کے پیروکار ہیں، اور کافی حد تک طالبان ملیشیا اس خیمے کے اراکین کے ساتھ محبوبیت رکھنے، اس خیمے میں شریک ہونے اور اس کے شرکاء کے ساتھ دوستی بڑھانے پر فخر کرتے ہیں۔

دوسری طرف اسی ملیشیا کی برتاؤ مومنین کے خیمے کے ساتھ بھی دیکھ لیں، تاکہ پتہ چلے کہ: ان کا دعوی صرف دعوؤں اور شعاروں تک محدود ہیں، اور ان کا عمل ان اعمال کے ساتھ مکمل طور پر متصادم ہے جو ایمان کا خیمہ چاہتا ہے۔

ایمان کے خیمے میں داخل ہونے والا وہ ہے جو کفر کے ساتھ دشمنی رکھتے ہو؛ لیکن طالبان ملیشیا کسی بھی کفر اور کافر کے ساتھ دشمنی نہیں رکھتے، بلکہ کفار کو دوست مانتے ہوئے ان کے ساتھ دوستی اور ہمدردی پر خوشی کے جشن بناتے ہیں۔

ایمان کا خیمہ دنیائے اسلام پر نامشروع حدود، طواغیت کی حکمرانی، اور وضعی قوانین سے براءت چاہتے ہیں؛ لیکن ملیشیا نہ صرف ان چیزوں کو نہیں مانتے، بلکہ ہر اس شخص کے ساتھ جنگ کرتے ہیں جو ان خود ساختہ حدود، قوانین اور طواغیت کو جڑ سے اکاڑنا چاہتا ہو، اور کفار کے ساتھ دشمنی کا نظریہ رکھنے والے ہر مسلمان پر خوارج کے باطل تہمت لگانے میں اپنے جنگ کو مشروعیت دیتے ہیں۔

ایمان کا خیمہ کفار اور مرتدین کے ساتھ جہاد اور قتال چاہتی ہے، یہی اسی مفہوم کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بھی تذکرہ کیا ہے، فرماتے ہیں: لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق...الخ

ترجمہ: میری امت کی ایک گروہ ہمیشہ کے لیے حق پر لڑتی رہے گی۔

لیکن طالبان ملیشیا کسی بھی کفر اور الحاد کے خلاف جنگ کا منشور نہیں رکھتے، بلکہ تمام کفار، مشرکین، ملحدین، مرتدین اور بے دینوں کے خلاف یک تنہا لڑنے والے دولت اسلامیہ کے مجاہدین کے خلاف برسرپیکار ہیں اور ان کے ساتھ شدید دشمنی میں مصروف ہیں؛ اور پھر مومنین کے خلاف اس جنگ کی کفار کو رپورٹ بھی دیتے ہیں؛ تاکہ کفار سے امتیازات لے سکیں۔

تو اب اگر کوئی ایمان کے خیمے سے جنگ اور کفر کے خیمے سے دوستی میں واقع ہے، واضح بات ہے کہ ہر عاقل اس کو کفر کے خیمے میں تسلیم کرے گا، اور اگر ایمان کے خیمے سے دشمنی رکھنے کے باوجود بھی خود کو ایمان کے خیمے سے وابستہ سمجھتا ہے، تو ہر شخص اس کو بے وقوف اور احمق کہے گا۔

معلوم ہوا کہ مرتد طالبان ملیشیا خیمہ کفر کے نئے شرکاء اور اسلام کے خلاف جنگ میں دجال کے پیروکار ہیں اگرچہ خود کو اسلام کے خیمے سے وابستہ سمجھتے ہو؛ لیکن حقیقت میں وہ اسلام سے اور اسلام ان سے بیزار ہے۔

تو مومنین کو چاہیے کہ ان نقطوں اور حساسیتوں کی طرف ہمیشہ متوجہ ہو، طالبان کے چھپے ہوئے چہرے کو پہچانیں، ان کے اہداف اور کفار کے نیابتی رول سے مزید باخبر رہنے کے لیے دولت اسلامیہ کی اعلام کو تعقیب کریں، تاکہ کفار کے تمام سازشوں اور طالبان ملیشیا کی طرح ان کے تربیت یافتہ اجنٹوں اور اسلام کے نام پر طاغوتی نظاموں کی حقیقت سمجھ لیں۔

اسلام میں ہجرت اور جہاد کا مرتبہ!



بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ہجرت ایک اہم عبادت

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ

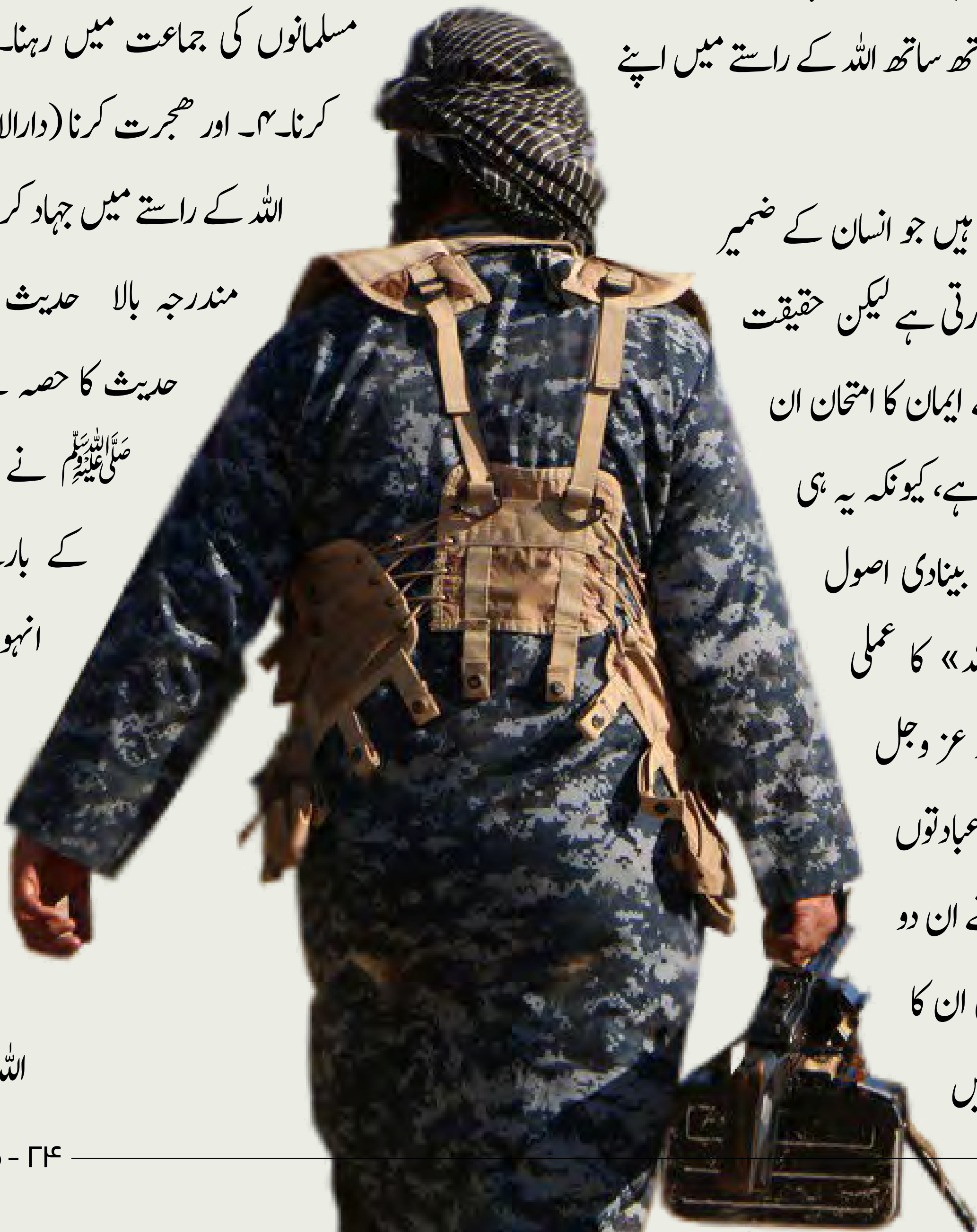
ترجمہ: جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا، اللہ کے پاس ان کا بڑا درجہ ہے اور یہ ہی مراد کو پہنچنے والے ہیں (توبہ-۲۰)

اس آیت مبارکہ میں اللہ سبحانہ تعالی نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو اللہ کی نظر میں کامیاب ہیں، ان کامیاب ہونے والوں کی جو خصوصیت ہے وہ اول اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا ہے اور اس کے بعد اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنا۔

ہجرت اور جہاد دو ایسی عبادتیں ہیں جو انسان کے ضمیر پر بہت زیادہ گراں اور سخت گزرتی ہے لیکن حقیقت یہ ھے کہ ایک ایمان والے کے ایمان کا امتحان ان ہی دونوں عبادتوں سے لیا جاتا ہے، کیونکہ یہ ہی وہ دوعبادتیں ہیں جو اسلام کے بینادی اصول «الحب فی اللہ و البغض فی اللہ» کا عملی نفاذ ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عز وجل نے ایمان لانے کے بعد ان دو عبادتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ جنہوں نے ان دو عبادتوں کو بجا لایا، اللہ کے پاس ان کا عالی درجہ ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں ۔ کیونکہ یہ ایک عقلی بات بھی ہے کہ مسلمان کے لیے انفرادی عبادت کرنا جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور عمرہ سب کا ادا کرنا مشکل نہیں لیکن جب بات آتی ہے میدان میں مال اور جان کے ساتھ اترنے کی یا اپنا بنایا ہوا گھر چھوڑ کر صرف اللہ کی خاطر سفر اور اجنبیت کے سخت راستوں پر چلنا تو نفس سمیت تمام معاشرہ اس کے راستے میں بڑی رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس آیت سے پہلے اللہ سبحانہ تعالی فرماتے ہیں کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ حج کے موسم میں حاجیوں کی خدمت کرنا بہت بڑی نیکی ہے ؟ نہیں! بلکہ اصل کامیابی تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالی کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا جائے۔ اصل کامیابی تو یہ ہے کہ جب آپ نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہ دیا تو پھر اپنے اوپر اللہ کے علاوہ کسی کی حاکمیت نہ قبول کی جائے، نہ وہ معاشرہ برداشت ہو جہاں اللہ سبحانہ تعالی کی نافرمانی کی جاتی ہو اس کے قانون، اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا جاتا ہو۔

اسی ضمن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اور میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتاہوں جن کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔۱۔ مسلمانوں کی جماعت میں رہنا۔۲۔ سمع(سننا)۔۳۔اطاعت کرنا۔۴۔ اور ھجرت کرنا (دارالاسلام کی طرف) ۔۵۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (مسند احمد، نسائی)



مندرجہ بالا حدیث اصل میں ایک طویل حدیث کا حصہ ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت یحی علیہ سلام کے بارے میں بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنی قوم کو اللہ سبحانہ تعالی کی طرف سے پانچ باتوں کا حکم دیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بھی اللہ عز وجل نے حکم فرمایا کہ

میں تمہیں پانچ باتوں کا حکم دوں، جس میں سب سے پہلے جماعت کو لازم پکڑنا ہے، یہاں جماعت سے مراد خلافت ہے نہ کہ وہ عام مفہوم والی جماعتیں جو عام طور پر مسلمان غلط تشریح کی وجہ سے سمجھتے ہیں ۔ مسلمانوں کو اولا حکم دیا گیا کہ وہ جماعت کے ساتھ جڑے رہیں یعنی مسلمانوں کی خلافت کے ساتھ، اللہ کی شریعت میں اپنی زندگی گزاریں، اللہ کے قانون کی پابندی کریں اور اپنے جھگڑوں اور معاملوں کو اللہ اور اس کے رسول یعنی دین اسلام کی طرف لے جائیں۔ اور اسی جماعت کو لازم پکڑنے کا لازمی حصہ سمع و طاعت ہے، اگر مسلمان اپنے امیر اور خلیفہ کی سمع اور اطاعت نہیں کرے گا تو خود بخود وہ جماعت سے جدا ہوجائے گا جس کے بارے میں سخت وعید نازل ہوئی ہے:۔

ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو چاہئے کہ صبر کرے کیونکہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھی جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا (صحیح مسلم)



پھر اسی سلسلہ کا حصہ ہجرت بھی ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے آپ کو دارالکفر سے جدا کرے، اس کی کفریہ قوانین اور طوا غیت کے تسلط سے آزاد کرتے ہوئے دارالاسلام کی طرف ہجرت کر جائے جہاں اللہ کی شریعت کی بالادستی ہو، اور اسی اللہ کی شریعت کے نفاذ اور دفاع کے خاطر جہاد فی سبیل اللہ کا نفاذ بھی ہے۔

ہجرت کیا ہے؟

صحیح بخاری کی پہلی حدیث ہے: **انما الأعمال بِالنيَّات، وإنما لكل امرئ ما نوى، فمن كانت هجرتُه إلى الله ورسوله فهجرتُه إلى الله ورسوله، ومن كانت هجرتُه لدنيا يصيبها أو امرأةٍ ينكِحها فهجرته إلى ما هاجر إليه.** [صحیح البخاری]

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور آدمی کو وہی ملے گا، جس کی اس نے نیت کی تھے۔ چنانچہ جس کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول کیلئے ہو، تو اس کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول کیلئے ہے اور جس کی ہجرت حصول دنیا کیلئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہو، تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے، جس کے لیے اس نے ہجرت کی (صحیح بخاری)

ہجرۃ 'ھجر' سے ہے جس کا معنی ہے : چھوڑنا۔ عرب مثال کے طور پر کہتے ہیں: **هَاجَرَ الْقَوْمُ مِنْ دَارٍ إِلىٰ دَارٍ.**

یعنی فلاں قوم ایک علاقہ چھوڑ کر دوسرے علاقے میں چلے گئے ، جیسا کہ مہاجر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے گئے ۔

جبکہ علماء السلف نے ہجرت کی شرعی تعریف یوں کی ہے

ترك دار الكفر والخروج منها إلىٰ دار الإسلام.

یعنی " دار الکفر کو چھوڑ کر دار الإسلام کی طرف جانا۔»

جبکہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی تعریف یوں کی ہے

اَلْهِجْرَةُ فِي الشَّرْعِ تَرْكَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ .

یعنی شریعت میں ہجرت سے مراد ہر ایسے کام کو چھوڑنا ہے جس سے للہ تعالی نے منع کر دیا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں مہاجر کی تعریف وارد ہے:

(اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هجرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ)

وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے منع کردہ کاموں کو چھوڑ دے۔

ان تمام تعریفات اور احادیث سے یہ بات واضح ہے کہ ہجرت دو طرح کی ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی، نیز ہجرت سے مراد کسی بھی ایسی چیز کو چھوڑ دینا اوراصلاح کی طرف نکل جانا جو اللہ سبحانہ تعالی کی نظر میں ناپسندیدہ ہو۔ اس میں سب سے اول ترجیح ظاہری ہجرت کو ہے، سب سے پہلا لازم امر مسلمانوں پر دارالکفر یا دارالفساد کو ترک کر کے دار الاسلام یا دارالاصلاح کی طرف جانا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے جیسے کہ آج کل کے علماء سوء بیان کرتے ہیں کہ ہجرت کا معنی صرف گناہوں کو ترک کر دینا ھے، اس بات سے انکار نہیں ہے کہ باطنی ہجرت بھی لازم ہے لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب مسلمان اپنے آپ کو شرک اور مشرک سے دور کردے۔

مندرجہ بالا حدیث جو بخاری کی سب سے پہلی حدیث ہے اس میں رسول اللہ ﷺ نے جس ہجرت کا ذکر فرمایا ہے وہ ظاہری ہجرت ہی ہے، اس حدیث کا شان ورود بھی یہی ہے کہ جب ایک شخص مکہ سے مدینہ ایک عورت سے نکاح کی نیت سے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات واضح فرمادی کہ ہر عمل کا نتیجہ، اس کا اجر آدمی کی نیت پر ہے، جو شخص دنیا کے حصول کے لیے اگر کسی ایک ملک سے دوسرے ملک جاتا ہے تو اس کو ہجرت جیسے عظیم عبادت کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس کی ہجرت دنیا کے لیے تھی نہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے، ہجرت تب عبادت بنتی ہے جب اسے خالصتا دینی مقاصد کے لیے کیا جائے یعنی کفری قوانین، کفری ممالک کو ترک کرتے ہوئے شریعت کے سائے تلے زندگی گزارنے کے لیے کوئی ہجرت کرتا ہے لیکن اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتا ہے اور راستے میں ہی کسی حادثے سے مر جاتا ہے ایسے شخص کے لیے بھی اللہ سبحانہ تعالی خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے ہی ذمہ اس کا ثواب ہے۔ گویا یہ ایسی عظیم الشان عبادت ہے کہ جسے درست نیت سے ادا کی جائے اور مکمل بھی نہ ہو تب بھی اللہ عز وجل اعلان فرماتے ہیں اس کے اجر کا ذمہ مجھ پر ہے:

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت زیادہ رہنے کی جگہ اور وسعت پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہو چکا اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔(سورہ نساء -۱۰۰)

اس تمام تفصیل سے یہ بات واضح طور پر معلوم ھوتی ہے کہ ہجرت سے مراد دار الکفر کو چھوڑ کر دار الاسلام کی طرف سفر کرنا ہے، اور دار الکفر وہ تمام ریاستیں ہیں جہاں اللہ

کے قانون کو چھوڑ کر غیر اللہ کا قانون نافذ کیا جائے خواہ وہ بادشاہت کی صورت میں ہو، ڈکٹیٹر شپ کی صورت میں ہو یا جمہوریت کی صورت میں ہو۔ ایسے قانون کی اطاعت کرنا اس کی طرف اپنے معاملات لے جانا ناجائز اور کفر ہے ۔

دارالکفر میں رہنے کی ممانعت اور وعیدیں

سب سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیے کہ دار الاسلام اور دار الحرب / دار الکفر کس کس دار کا کہا جاتا ھے؟

دار الاسلام ہر اس خطے کو کہا جاتا ہے جہاں پر اسلامی قوانین کی بالادستی ہو اور حکومت اور تمام فیصلے شریعت کے مطابق ہوتے ہوں۔

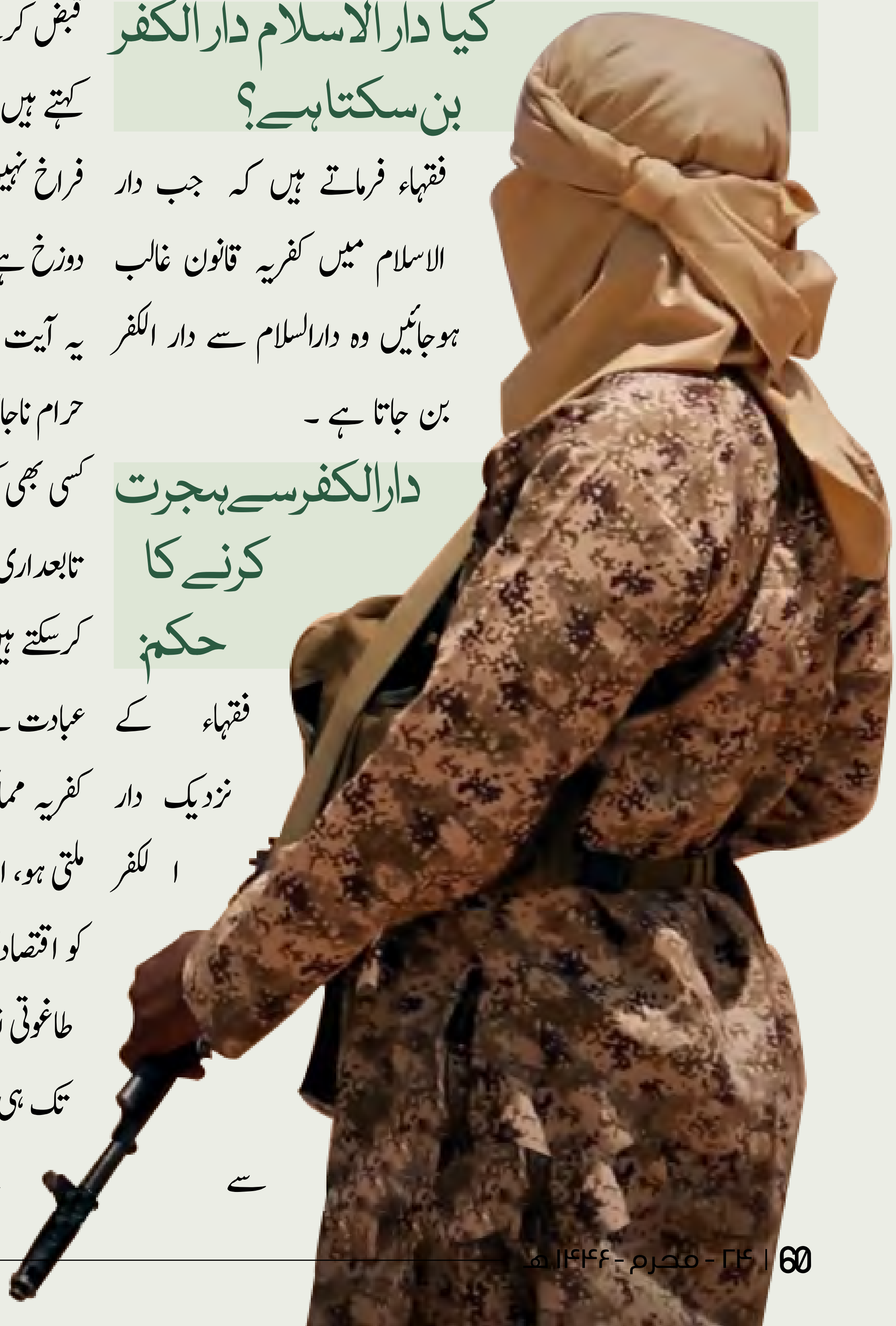
دار الکفر / دار الحرب ہر اس خطے کو کہا جاتا ہے جہاں کفری قانون غالب ہوں۔

کیا دار الاسلام دار الکفر بن سکتا ہے؟

فقہاء فرماتے ہیں کہ جب دار الاسلام میں کفریہ قانون غالب ہوجائیں وہ دارالسلام سے دار الکفر بن جاتا ہے ۔

دارالکفر سے ہجرت کرنے کا حکم:

فقہاء کے نزدیک دار ا لکفر سے



ہجرت کرنے کے بارے میں لوگوں کی تین اقسام ہیں

ا۔ وہ جس پر ہجرت واجب ہے ، یہ وہ لوگ ہیں جو ہجرت کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور ان کے لیے دار الکفر میں رہتے ہوئے کھلم کھلا اپنے دین پر عمل کرنا ممکن نہ ہو، اگر چہ وہ ایسی عورت ہی کیوں نہ ہو جو ہجرت کے لیے محرم کو نہ پاتی ہو اس کی دلیل سورۃ نساء کی آیت ہے جس میں سخت وعید نازل ہوئی ہے ، اور ایسی سخت وعید حرام کے ارتکاب اور واجب کے ترک پر ہی نازل ہوتی ہے :

اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَفّٰىهُمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ ظَالِمِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ قَالُوۡا فِيۡمَ كُنۡتُمۡ‌ؕ قَالُوۡا كُنَّا مُسۡتَضۡعَفِيۡنَ فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ قَالُوۡۤا اَلَمۡ تَكُنۡ اَرۡضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوۡا فِيۡهَا‌ؕ فَاُولٰٓـئِكَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَـنَّمُ‌ؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا.

ترجمہ: اور جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے لگتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں ہم ملک میں عاجز و ناتواں تھے فرشتے کہیں گے کی االلہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ۔ ایسے لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ (النساء ۹۷)

یہ آیت ان لوگوں کے حق میں واضح دلیل ہے کہ دار الکفر میں رہنا حرام ناجائز ہے ، جو یہ سمجھتے ہیں کہ محض نماز روزہ ادا کرتے ہوئے ہم کسی بھی کفریہ قوانین کے ماتحت میں رہ سکتے ہیں، وہاں ان کی قوانین کی تابعداری کرتے ہوئے ان کے ہاں نوکری چاکری کر کے اپنی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ ایسے لوگ عموما یہ بہانہ تراشتے ہیں کہ رزق حلال کمانا بھی عبادت ہے اور ہم اس کے لیے یہاں کفریہ ممالک میں آبسے ہیں جبکہ کفریہ ممالک میں کوئی بھی نوکری جس سے کفریہ حکومت کو تقویت ملتی ہو، ان کی طاقت بڑھاتی ہو، ان کے نظریے کو فروغ دیتی ہو یا ان کو اقتصادی طور پر طاقتور بناتی ہو، یہ تمام نوکریاں جو رسمی طور پر ایک طاغوتی نظام میں کی جاتی ھو کفر صریحی ھے۔ پھر یہ صرف کفریہ ممالک تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ نام نہاد مسلم ممالک جہاں کفریہ قوانین نافذ ہے ، ادھر بھی مسلمان پر لازم ہے کہ وہ دار الاسلام کی طرف

ہجرت کرے اور اگر دار الاسلام نہیں ہے تو اس کے قیام کے لیے اپنی مکمل کوشش کرے ۔ ایک مسلمان کی حیات کا مقصد صرف انفرادی عبادات ہی نہیں بلکہ سب سے پہلی سیڑھی توحید کا نفاذ ہے جس میں توحید حاکمیت اس کی جزء ہے، جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہے۔

مندرجہ بالا آیت کے شان نزول میں بخاری شریف کی روایت بیان ہے: محمد بن عبد الرحمن ابو الاسود فرماتے ہے: اہل مدینہ سے جنگ کرنے کے لیے جو لشکر تیار کیا گیا اس میں میرا نام بھی تھا۔ میں ابن عباس کے مولی عکرمہ (رحمہ اللہ) سے ملا اور اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے اس میں شمولیت کرنے سے بہت سختی سے روکا۔

اور کہا سنو ابن عباس سے میں نے سنا ہے: کہ بعض مسلمان لوگ جو آپ ﷺ کے زمانے میں مشرکوں کے ساتھ تھے اور ان کی تعداد بڑھاتے تھے بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ ان میں سے کوئی تیر سے ہلاک کر دیا جاتا یا مسلمانوں کی تلواروں سے قتل کر دیا جاتا، انہی کے بارے میں یہ آیت اتری ہے یعنی موت کے وقت ان کا اپنی بے طاقتی کا حیلہ اللہ تعالی کے ہاں قبول نہیں ہو گا۔

اسی طرح عکرمہ (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جو اسلام کا کلمہ پڑھتے تھے اور مکہ میں ہی رہتے تھے۔

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: « مقصد یہ ہے کہ آیت کا حکم عام ہے ہر اس شخص کے لیے جو ہجرت پر قادر ہو پھر بھی مشرکوں میں پڑا رہے اور دین پر مضبوط نہ رہے۔ وہ اللہ تعالی کے نزدیک ظالم ہے اور اس آیت کی رو سے اور مسلمانوں کے اجماع سے وہ حرام کام کا مرتکب ہے »۔

اسی طرح ابو داؤد میں ہے جو شخص مشرکین کے ساتھ رہتے تھے اور ان کا ساتھ دیتے تھے، تو وہ بھی ان جیسا ہی تھے۔

اکثر لوگ یہ بھی حیلہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان کفری ممالک میں رہ سکتا ہے جو اپنے دین پر مضبوط ہو، یعنی وہ بے حیائی، فحاشی سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہو، نماز روزہ کا پابند ہو تو وہ رہ سکتا ہے اس پر کوئی ممانعت نہیں ہے، یہ بات بالکل غلط ہے ۔ مسلمان پر پہلی ایمان بنیادی حق شرک اور مشرکوں سے برأت کرنا ہے، اور جب ایک مسلمان کفری اور ارتداد کی ممالک میں رہ رہا ہو تو وہ مجبور ہے کہ ان کے قانون کی پابندی کرے، اپنے فیصلے اسی قانون کے پاس لے جائے، ان کے تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کو پڑھائے جہاں کفریہ نظریات کا پرچار کیا جاتا ہو۔ اور اگر ایسا کوئی مسلمان ہے جو اس سرزمین پر رہ تو رہا ہو لیکن ان کے کسی کفری ضابطے کی پابندی نہیں کرتا ہو، تو پھر بھی اس کو اسی جگہ میں اس وقت تک رہنے کی اجازت ہے جب تک اسے دارالاسلام جانے کا راستہ سجھائی نہ دے یا پھر وہ اس کفریہ ممالک میں اس لیے قیام پذیر ہوا ہے تاکہ وہاں اسلام کی خاطر جنگ کرے کفار کو نقصان پہنچائے، یا کسی علاج معالجے کے لیے عارضی طور پر رک جائے یا تجارتی معاملات مکمل ہونے تک رہے ۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو ہر گز اجازت نہیں ہے کہ وہ کسی بھی کفری قوانین کے ماتحت میں زندگی گزارے۔

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خثعم کی طرف ایک سریہ روانہ کیا، (کافروں کے درمیان رہنے والے مسلمانوں میں سے) کچھ لوگوں

نے سجدہ کے ذریعہ پناہ چاہی، پھر بھی انہیں قتل کرنے میں جلدی کی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ نے ان کو آدھی دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا: "میں ہر اس مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتے ہے"، لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسول! آخر کیوں؟ آپ نے فرمایا: "(مسلمان کو کافروں سے اتنی دوری پر سکونت پذیر ہونا چاہیئے کہ) وہ دونوں ایک دوسرے (کے کھانا پکانے) کی آگ نہ دیکھ سکیں»

اسی طرح سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «جس نے مشرکوں کے ساتھ مباشرت اختیار کی اور ان کے ساتھ رہا وہ ان ہی جیسا ہے « (سنن ابو داؤد)

اسی طرح ایک اور روایت میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: «میں ہر ایسے مسلمان سے بری ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونوں اتنی دور رہیں کہ ان میں سے کوئی دوسرے کی آگ نہ دیکھ سکے» (سنن الترمذی)

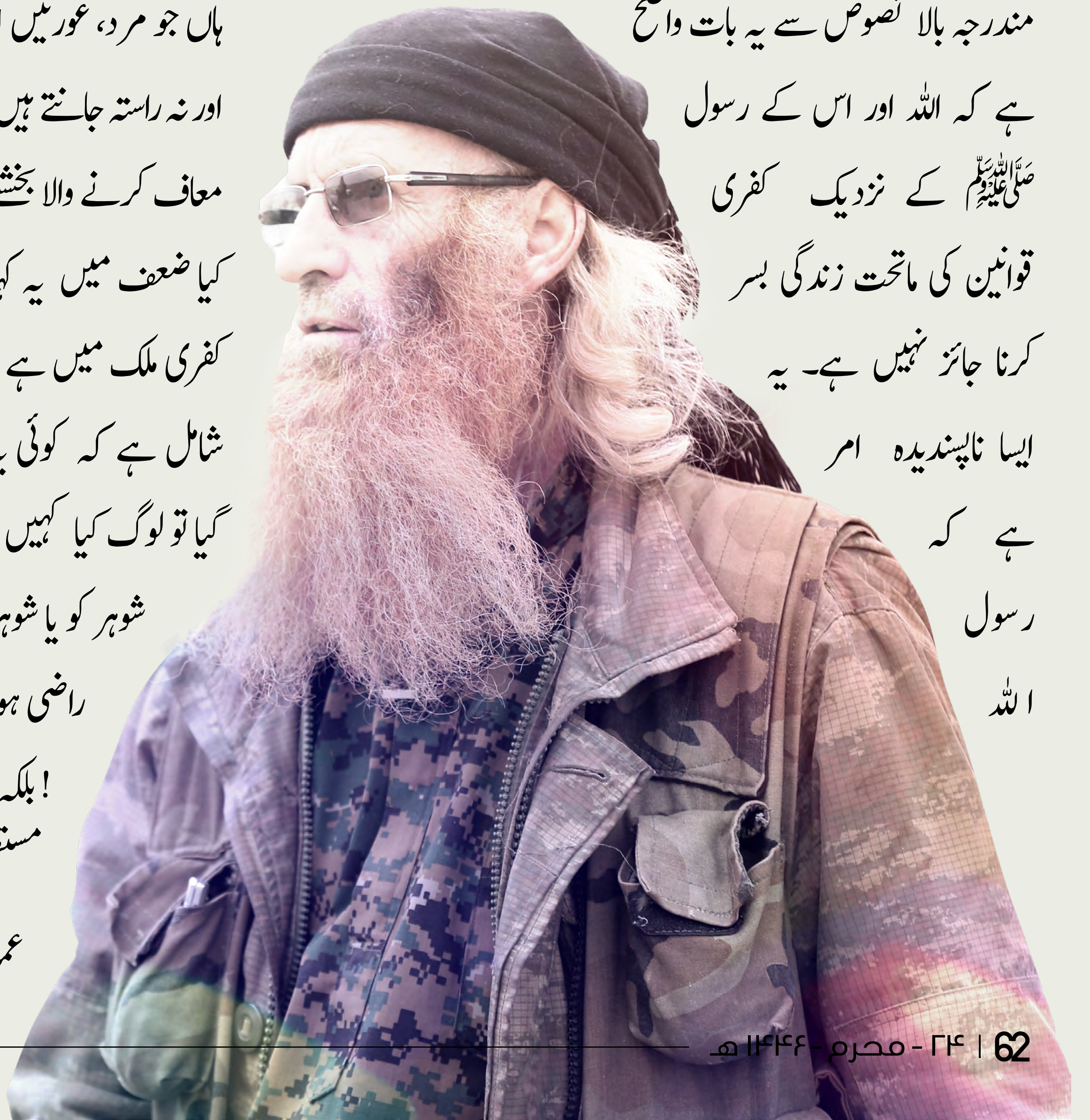
مندرجہ بالا نصوص سے یہ بات واضح ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک کفری قوانین کی ماتحت زندگی بسر کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ ایسا ناپسندیدہ امر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مثال ان کے چولہوں کی آگ سے تک دے دی کہ مسلمان مشرکوں کے علاقوں سے اتنے فاصلے پر ہوں کہ ان کے گھروں میں جلنے والی آگ بھی نہ دیکھ سکیں۔ کفر و شرک کی روشنی کا اثر بھی ان تک نہ پہنچ سکے۔

۲۔ وہ لوگ جن پر ہجرت واجب نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو یا تو دار الکفر سے ہجرت کرنے کیلئے کوئی راستہ نہ جانتا ہوں، کوئی ان کی مدد کے لیے موجود بھی نہ ہو جو ان کی رہنمائی کر سکے یا کفار اور مشرکین ہی نے ان پر ایسی پابندی لگا رکھی ہو کہ وہ اپنے آپ کو ان سے آزاد نہیں کرسکتے ہیں، اپنی تمام تر کوشش کے باوجود انہیں بالکل کوئی طریقہ یا راستہ نہیں ملتا جس سے وہ دار الکفر کو ترک کر کے نکل جائیں، یا وہ ایسے بیمار ہوں کہ سفر کرنے کی قدرت نہیں رکھتے یا اسیر ہو، نیز باوجود بسیار کوشش کے وہ عاجز کردیئے جاتے ہوں تو ایسے لوگوں کے لیے اللہ سبحانہ تعالی نے رخصت فرمائی ہے:

اِلَّا الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ حِيۡلَةً وَّلَا يَهۡتَدُوۡنَ سَبِيۡلاً ۙ فَاُولٰٓـئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ يَّعۡفُوَ عَنۡهُمۡ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوۡرًا.

ہاں جو مرد، عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کرسکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کردے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے (النساء ۹۸-۹۹)

کیا ضعف میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ایک شخص کا کاروبار گھر بار اس کفری ملک میں ہے اور وہ سب نہیں چھوڑ سکتا؟ کیا ضعف میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی یہ سوچے کہ اگر میں سب کچھ پیچھے چھوڑ کر نکل گیا تو لوگ کیا کہیں گے؟ کیا ضعف میں یہ شامل ہے کہ عورت اپنے شوہر کو یا شوہر کے گھر والوں کو یا اپنے ہی گھر والوں کو جو کفر پر راضی ہوں نہیں چھوڑ سکتی کہ وہ کیا کہیں گے؟ ہر گز نہیں! بلکہ یہ سب کے سب جواب دہ ہیں اس بات کے لیے۔ مستضعفین تو محض وہ لوگ ہیں جو نہ صرف ارادتا بلکہ عملا بھی نکلنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن عاجز کردیے



گئے یا عاجز ہوگئے۔ باقی کسی کا بھی حیلہ قابل قبول نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالی کا فرمان ہے:

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَاَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَاَزۡوَاجُكُمۡ وَعَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ ۨاقۡتَرَفۡتُمُوۡهَا وَتِجَارَةٌ تَخۡشَوۡنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرۡضَوۡنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيۡكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَ جِهَادٍ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ فَتَرَبَّصُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ‌ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ.

کہہ دو اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جس کو پسند کرتے ھو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیج دے۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (سورۃ توبہ ۲۴)

۳۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو دار الکفر سے ہجرت کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، اور دارالکفر میں رہتے ہوئے اپنی دین کا اور اظہار عداوت بھی کھلم کھلا کر سکتے ہیں، دین کے اظہار سے مراد صرف نماز روزہ ہی نہیں بلکہ مشرک اور شرک سے بانگ دھل برائت کرنا ہے، ان کے قوانین کی طرف فیصلہ نہ لے جانا ہے، اسلام کے تمام بنیادوں پر عمل کرنا ہے جس میں توحید بمع اپنے تمام اقسام کے سب سے اول ہے۔

شیخ محمد بن عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«توحید خالص تو یہی ہے یعنی کفار سے اظہار برائت کا اعلان کرنا۔ اب اگر کوئی جاہل کفار کی طرف سے نماز، روزے اور حج کی اجازت کو اس بات پر محمول سمجھے کہ وہ دین پر چل رہا ہے تو وہ سمجھا ہی نہیں ہے کہ عقیدے کا اظہار کسے کہتے ہیں۔ بھلا جو شخص شرک اور اہل شرک سے بغض اور دشمنی پالتا ہو اسے کفار اپنے شہروں میں کیسے چلتا پھرتا چھوڑیں گے وہ یا تو اسے مار دیں گے یا پھر اسے جلا وطن کر دیں گے۔ جب کبھی عقیدہ (توحید) کا اظہار ہوا اس کا یہ نتیجہ ضرور نکلا ہے۔»

علامہ حمد بن عتیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

«اظہار دین کا مطلب ہے کفار کی تکفیر کی جائے۔ ان کے دین کو غلط اور مطعون ٹھرایا جائے اور ان کی طرف کسی قسم کے میلان اور جھکاؤ کا تاثر نہ دیا جائے۔ اظہار دین کفار سے دشمنی رکھنے کا نام ہے محض نماز ادا کر کے سمجھ بیٹھنا کہ ہم نے اپنے دین کا اظہار کر لیا ہے کلمہ شہادت کی حقیقت نہ جاننے پر دلالت کرتا ہے۔»

ہر اہل ایمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ توحید کا علم اور اس کے تقاضوں سے باخبر رہے تاکہ وہ شرک سے بچ سکے اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کر سکے۔ توحید ہی در حقیقت ایمان ہے اگر توحید قائم ہے تو ایمان قائم ہے لیکن اگر توحید میں شرک کی ملاوٹ ہے تو پھر کفر اور گمراہی ہے۔ بیشک توحید ہی اللہ تعالٰی کی وہ سب سے عظیم نعمت ہے کہ جس کی حفاظت ہر چیز سے بڑھ کر کی جانی چاہیے اور اس کی اہمیت کو سب سے زیادہ جاننا چاہیے۔

لہذا ایسے افراد اگر دار الکفر میں اسلام و دین کی

تبلیغ کی نیت سے اور اسلام کو سربلند کرنے کی نیت سے، کفار کی زمین پر اسلام کے اظہار کے لیے موجود ہوں تو ایسے لوگوں کا اس جگہ سے ہجرت کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔

دارالکفر میں شادی کرنے کا حکم

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو کوئی بھی مسلمان، تجارت یا کسی بھی غرض سے دارالکفر گیا تو اس کے لیے وہاں نکاح کرنا مکروہ ہے، اگرچہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ مسلمان ہو، اور اگر مسلمان نہیں ہے تو یہ حکم اور اشد تر ہوجاتا ہے۔ یہ اس لیے کہ وہ عورت دارالکفر میں رہنے کی وجہ سے اس قانون کے ماتحت ہے، اور وہاں کا قانون نافذ ہونے کی وجہ سے ہونے والی اولاد کو مسلمان سے چھین بھی سکتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر بیوی اور بچے دار الکفر میں رہیں تو وہاں کے کفری ماحول معاشرے میں ان کی تربیت ہوگی جو انہیں کفر و شرک کی طرف کھینچ سکتی ہے۔، اور اگر بیوی کافرہ ہو تو یہ مسئلہ اور سنگین ہوجاتا ہے کیونکہ پھر بیوی بچوں پر حاوی ہو کر فتنے میں ڈال سکتی ہے اور اولاد اس کے دین کے پیرو بن جائے گی۔

اور اگر کوئی مسلمان دارالکفر میں قید ہو، تو وہاں اس کے لیے شادی کرنا خواہ کوئی قیدی عورت ہی کیوں نہ ہو، جائز نہیں کیونکہ قید میں ہونے والے اولاد کافروں کی غلام ہوگی، اس کے قانون کے مطابق وہ اس کی اولاد اس سے لے سکتے ہیں اور جیسا چاہے اسے فتنہ میں مبتلا کرسکتے ہیں۔

نیز یہ کہ دارالکفر میں رہ کر شادی کرنا، اس کفریہ قانون میں اپنی اولاد کو پیدا کرنا ہے جہاں کفار اپنے قانون کے زور پر مسلمانوں کے اولاد پر اپنے نظریے کے مطابق پابندیاں لگاسکتے ہیں اور انہیں فتنے میں ڈال سکتے ہیں۔ جس کی مثال آج کے دور میں واضح ہے، کہ اکثر کفری ممالک میں دیکھا جاتا ہے کہ اگر بچے نے اپنے تعلیمی ادارے میں اسلامی نظریے کا ا اظہار کردیا یہاں تک کہ اگر اس نے ہم جنس پرستوں کے خلاف ہی اپنے دین کے مطابق بات کہدی تو کفری ممالک کے قانون ساز اداروں نے مسلمان ماں باپ سے ان بچوں کو چھین لیتے ھے اور ایسے سینٹرز میں ڈال دیا جاتے ھیں جہاں بچوں کو کفری انسانیت کا مذہب سیکھایا جاتا ہے، جدھر مسلمان بچوں کو یہ نشر اور نما دی جاتی ہے کہ وہ ہر کفر و شرک کے ساتھ مل جل کر رہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ فقہاء نے دار الکفر میں جانے والے مسلمان تاجر کو یا کسی بھی وجہ سے سفر کرنے والے کو وہاں نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

معاملے کی حساسیت دیکھیں کہ فقہاء نے اس مسئلے میں یہ دو ہی قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ جو کسی ضرورت کی بناء پر دارالکفر گیا ہو یا قیدی، یعنی اس کے علاوہ کسی مسلمان کا دار الکفر میں قیام کرنے کا تصور ہی نہیں ہے، مسلمان صرف حالت مجبوری میں وہاں موجود ہے یا عارضی طور پر کسی کام کے سلسلے میں گیا ہے فقط!

دارالکفر میں نوکری کرنے کا حکم

دارالکفر میں نوکری کرنے کے مختلف احکام ہیں، ہر نوکری کا اس کی نوعیت سے شرعی حکم ہے۔ دار الکفر یا طاغوتی نظام میں نوکری کرنا زیادہ سے زیادہ کفر اور کم سے کم مکروہ تحریمی کے درجے میں ہے:

کفری نوکریاں

وہ تمام نوکریاں جو عسکری ہوں جیسے فوج، ایجنسی، پولیس، تفتیشی، ٹریفک پولیس یا اس جیسے کام جو طاغوتی کفریہ نظام کی حفاظت، اس کی بقاء کیلئے کی جاتی ھو، تو یہ نوکریاں کفر اور ارتداد ھے۔

یہ اس وجہ سے کہ تمام ادارے طاغوت کے لشکر میں گنے جاتے ہیں۔ جو اس کے استحکام اور اس کی بقاء کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ایسے اداروں میں اب خواہ بطور افسر کام کیا جائے یا بطور چپڑاسی کام کیا جائے کفر اور ارتداد ہے۔یہاں تک کہ عسکری بیس میں قائم مساجد میں نماز پڑھانے والا امام بھی کافر اور مرتد ہے۔ اسی طرح ان عسکری بیسز میں ان کے مختص ہسپتال، اسکولز اور کالجیں بھی ہوتے ہیں یہاں پر بھی کسی بھی قسم کی نوکری کو سر انجام دینا بھی ارتداد کی باعث ہے۔

اسی طرح تمام عدالتی ادارے جیسے جج، وکیل وغیرہ یہ بھی وہ ادارے ہیں جہاں طواغیت کے کفری نظام کے تحت فیصلے جاری کیے جاتے ہیں۔ ایسے اداروں میں بھی کام کرنا خواہ وہ ادنی سی نوکری ہو یا اعلی افسر کی ہو باعث کفر اور ارتداد ہے۔

اسی طرح پارلیمانی اور اس جیسے اداروں کی بھی کسی قسم کی نوکری خواہ وہ پارلیمانی ممبر ہو یا اس ادارے کی صفائی کرنے والا ہو۔ یہ تمام نوکریا بھی کفر اور ارتداد کے باعث ہے۔کیونکہ یہ ادارے قانون ساز ادارے ہیں جہاں اللہ عز و جل کے قانون کو ترک کر کے انسانی وضعی قانون بنائے جاتے ہیں۔

دارالحرب /الکفر میں تجارت کرنے کا حکم

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان کے لیے یہ قطعا جائز نہیں ہے کہ وہ دارالکفر کے ساتھ ایسی چیز کی تجارت کرے جس سے کفار کو جنگ میں تقویت حاصل ہو جیسے کسی بھی قسم کا اسلحہ، تانبا، لوہا وغیرہ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے خلاف جنگ میں کفار کی اعانت ہوتی ہے۔

رہی بات ایسی چیزوں کی تجارت جس سے کفار کو تقویت حاصل نہیں ہوتی جیسے کپڑا، روٹی آٹھا وغیرہ تو اس میں ممانعت نہیں ہے، البتہ اگر ان چیزوں کی ضرورت خود اسلامی ریاست میں مسلمانوں کو حاجت ہو تو پھر اس کی بھی تجارت کفار کے ساتھ نہیں کی جائے گی۔

دارالکفر میں رہنے کے یہ تمام احکام ہم نے یہاں اس لیے درج کیے تاکہ پڑھنے والوں کو یہ بات سمجھ آسکے کہ ایسے کفری ممالک میں مسلمانوں کی زندگی کا رھنا کس حد تک ناپسندیدہ اور مشکل ہے جہاں کفری قانون اس پر مسلط ہو۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد تو ہے ہی اللہ کی بندگی، اور اللہ کی بندگی کی پہلی سیڑھی ہی اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونا ہے اسے حاکم مانتے ہوئے اس کے قانون کے زیر سایہ رہتے ہوئے اپنے سارے عبادات کو بجا لانا ہے۔ جب تک مسلمان اپنی زندگی شریعت کے سائے تلے نہیں گزاریں گے اس وقت تک ان کی دیگر عباداتیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔

اللہ کو اتنا بھی گوارا نہیں!!

جو غیرت والا ذات اپنے بندوں کا ایسی جگہ بیٹھنے اور دل لگانے کو پسند نہیں کرتی چاہے قلیل وقت کے لیے ہی کیوں نہ ہو- اس ذات کو یہ کیسے گوارا ہو گا کہ اس کے بندے ایسے ماحول میں رہیں اور اس سے اپنا دل لگائیں اور اسکو اپنا مسکن بنائیں، جہاں دن رات ۲۴ گھنٹے اللہ کی



آیات سے روگردانی ہوتی ہو اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ھو-

جی ہاں ! ہر وقت اللہ سے جنگ جاری رہے- یہ حکم شاید ان کے لیے ہے جو محفل کے غلط کام میں حصہ دار نہیں ہیں- اگر حصہ دار ہوں یعنی اس نظام کا باقاعدہ حصہ ہوں اور اسکو قائم رکھنا چاہتے ہوں- باقاعدہ اسکی ترویج و ترقی میں انکی جانیں، اموال اولادیں اور صلاحیتیں خرچ ہورہی ہوں تو انکا حشر کیا ہوگا- امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں، اگر تم میرے سر پر قرآن رکھا ھوا تاتاریوں کے صف میں دیکھوگے، تو مجھے بھی انہی میں شمار کرو۔

اسی طرح فرماتے ھے: جہاں کفریہ قوانین کی حکمرانی ہو، شرک ہو،ارتداد ہو، زندقت ہو، جہاں ھو جگہ پر قبوریوں اور شرک کے اڈے کھلے ہوں، قبروں اور آستانوں پر سجدے کیے جارہے ہوں- نذرانے اور چڑھاوے چڑھائے جاتے ہوں شرکیہ عرس، میلے اور ٹھیلے منعقد کیے جاتے ہوں- ناچ گانے اور مخلوط بھنگڑے ہوں، لونڈیاں نچائی جاتی ہوں- پہلے والے قبوری شرک کے اڈے مجہول ہیں- معلوم نہیں وہاں کیا دفن ہے، کچھ ہے بھی سہی یا خالی قبر بنادی گئی- لیکن چونکہ یہ بہت بڑا شیطانی کاروبار ہے اور پوری ایک صنعت کی شکل اختیار کر چکا ہے کہ ان مزاروں اور آستانوں کی حرام و نجس کمائی محکمہ اوقاف کے ذریعے ملکی خزانے کا حصہ بنتی ہے- ان مزاروں اور آستانوں پر چرس، بھنگ اور دیگر غلیظ منشیات کا حرام کاروبار ہوتا ہے- فحاشی و عریانیت اور عشق بازی کے شیطانی دھندوں کی یہ ٹھکانے اور اڈے ہیں-

تعجب اور تماشہ یہ کہ جس شہر یا گاوں میں ایسا اڈا نہ ہو وہاں کے باسیوں کو لاوارث ہونے کے طعنے دیے جاتے ہیں کہ آپکا کوئی مشکل کشا یا حاجت روا نہیں ہے- اور پھر اچانک کسی شیطانی خواب یا وسوسے پر کوئی قبر یا آستانہ و چلہ گاہ بنا کر اس غلیظ شرکیہ کاروبار کی بنیاد رکھ دی جاتی ہے علی ھذا القیاس اور یہ سب سرکاری سرپرستی میں ہوتا ھے، ایسا ماحول یا معاشرہ جہاں کی مارکیٹوں ، بازاروں، دفتروں اور اداروں میں بے پردگی، فحاشی و عریانیت یا نیم عریانیت طرہ امتیاز (باقاعدہ کلچر) قبول کر لیا گیا ہو۔ جہاں شراب سازی اور شراب فروشی کی سرکاری سطح پر اجازت ہو نیز شراب نوشی کی جگہ جگہ مظاہر دیکھنے کو ملے ۔ جہاں کی اقتصادی و معیشیت یہودی (سودی) ہو ۔ یعنی ستر سالوں اور بعض ملکوں میں سو سالوں سے پوری قوم، اس کے حکمران، اس کے ادارے، ان کے حکام و اہلکاران اللہ اور اس کے رسول کے خلاف برسر جنگ (باقاعدہ عملی جنگ برپا کیے ہوئے ہوں) سنیے!

فرمان الٰہی ہے:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُبِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا .

اور اللہ نے تم (مومنوں) پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم (کہیں) سنو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار ہورہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں۔ ان کے پاس مت بیٹھو۔ ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہوجاؤ گے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں اکھٹا کرنے والا ہے- (سورۃ النساء-۱۴۰)

جہاں سرکاری سطح پر تمام کاروبار سود پر چلتا ہو:

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ.

اور اگر ایسا نہیں کرتے (سود خوری و سودی کاروبار ختم نہیں کرتے) تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے جنگ کے



لیے (لڑنے کے لیے)تیار ہوجائو- ہاں اگر توبہ کرلو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہے- نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے- (سورۃ بقرہ -۲۷۹)

جہاں انفرادی (شخصی) اور اجتماعی فیصلے طواغیت کی طرف لے جائے جاتے ہوں جبکہ حکم تھا:

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ يَزۡعُمُوۡنَ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلاً ۢ بَعِيۡدًا

کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ طاغوت کے پاس اپنا مقدمہ لے جائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے (سورۃ النساء-۶۰)

مذکورہ جرائم اور گناہوں میں سے کون سا ایسا ہے جس کے لیے اللہ رب العزت نے اپنی آیت نہ اتاری ہوں اور پھر جن کا سرعام رات اور دن اور صبح شام مذاق نہ اڑایا جارہا ہو! جن کے بڑے اور کھلے مظاہر ایوانوں (اسمبلی و سینیٹ) میں ، کچہریوں ، اور تھانوں میں ، دفتروں اور بازاروں میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ جن کو روا رکھا گیا ہے۔ اور بے شمار روگردانیوں سرکشیوں اور کفریات کو سرکاری جواز بلکہ سرپرستی حاصل ہے۔ جی ! اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جس محفل میں (چاہے قلیل وقت کے لیے ہی صحیح) اس کی آیت کا مذاق اڑایا جائے، وہاں نہ بیٹھو، اٹھ جایا کرو، جب تک شرکاء محفل کا دھیان (آیت کے مذاق اڑانے سے) کسی اور طرف نہ ہوجائے۔

لیکن مذکورہ پیرا میں بیان کردہ معاشرتی نقشی کی طرف غور کریں یہ کسی جزء وقتی یا قلیل وقتی محفل کی منظر کشی نہیں ہے یہ ایک مستقل معاشرہ ہے ، ایک تہذیب ہے، ایک تمدن (کلچر) ہے۔ ایک منظم ریاست اور ملک کا نقشہ بیان کیا گیا ہے جس کا دائرہ کئی نام نہاد اسلامی ممالک تک محیط ہے ۔ نہیں بلکہ پوری دنیا میں آپ کو ایسی ہی خرافات ، نجاسات ، خباثات اور کفریات و شرکیات دیکھنے کو ملیں گے جہاں اللہ کی آیت کا کفر اور استہزاء ایک مستقل وطیرہ اور طرز عمل (روٹین) ہے -جی ہاں! یہ معاشرے ایک مومن و مسلمان کے لیے بطور جائز سکونت جائز ہوسکتے ہیں ؟چہ جائیکہ ان کو وطن سمجھا جائے یا بنا لیا جائے۔ یہ تو فتنوں سے بھرے معاشرے ، ماحول اور سرزمین ہے، جہاں فتنوں کے قلعہ قمع کرنے کے لیے اللہ رب العزت نے یہ عمل کیا ہے کہ اس وقت تک ان فتنہ بازوں اور فتنہ پروروں (کفار و مشرکین، مرتدین و زندقین) سے لڑتے رہو (قتال کرتے رہو) جب تک فتنہ باقی نہ رہے۔ (البقرۃ ۱۹۳ اور الانفال ۳۹)۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ فتنوں کو فتنہ ہی نہ سمجھیں! یعنی گٹر اور گندگی کے ڈھیر کو چمبیلی کا نام اور غلیظ بدبو اور تعفن کو مشک اور کستوری کا نام دیں۔ لیکن کیا حقیقت بدل جائے گی؟ اللہ کی شریعت کے احکام اور تعبیر ہماری مصلحت کوشی، مداہنت اور بے حمیتی سے تبدیل اور تغیر پزیر ہوجائیں گے؟ ہاں! عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے---لہذا جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے لیکن سن لیجیے:

هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ.

اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان باطلہ غالب کردے چاہے یہ بات مشرکوں کو برا ہی لگے- (سورۃ الصف -۹)

مومن کا اصل وطن ارضی!

جی میرے اسلامی بھائیوں! کلمہ طیبہ کو پڑھنے والوں! ایمان کے دعویداروں !پیغمبر رحمت ﷺ کے امتی کہلانے والوں! اور ان کا سچا محب ہونے کا دعوی کرنے والوں! اے صحابہ کا اسوہ پر چلنے والوں! شرعی معاشرے کے خواہشمندوں! اور تمام گناہوں اور لعنتوں سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو محفوظ کرنے اور بچانے کی فکر اور جستجو کرنے والوں ! قُوا أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ ناراً (اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ کے عذاب سے بچاؤ) کی طلب اور فکر رکھنے والوں ! سن لو! اگر آپ اپنے دعووں ، طلب و جستجو اور فکر و تڑپ میں واقعی سچے ہیں تو مذکورہ لعنتوں ، فتنوں ، خباثتوں اور نجاستوں سے پر یہ ماحول ، یہ علاقے ، یہ آبادیاں اور ملک آپ کا وطن نہیں ہے۔۔۔ قطعا نہیں۔ جی ہاں ! ایک مومن کی پاکیزہ روح ، اس کی سوچ اور فکر جس قسم کا ماحول طلب کرتا ہے اور جس طرح کا معاشرہ اس کی صالح فطرت کو درکار ہے اور آبادیاں آپ کے سامنے موجود ہیں ! اگر یہ موجود نہ بھی ہوتے تو اس قسم کے معاشرے قائم کرنا اور غلیظ ماحول اور معاشرے (جہاں اللہ کی آیت سے کفر کیا جاتا ہو۔ روگردانی کی جاتی ہو اور ان کا تمسخر اڑایا جاتا ہو) سے کوچ کر کے دار الاسلام قائم کرنا اور اس کی طرف ہجرت کرنا واجب تھا

۔ جبکہ اللہ مہربان نے ہم پر خصوصی مہربانی فرمائی اور اپنے مخلص بندوں کی قربانیوں اور اخلاص کے بدلے ہمیں یہ سرزمین عطا فرمائی ہیں۔ یہ وطن ہمیں عنایت کیے ہیں۔ ان کی طرف ہجرت کرنا، ان کی سکونت اختیار کرنا ان کے پاکیزہ ماحول سے خود بھی مستفید ہونا اپنے اہل و عیال کو مستفید کرانا اور یہاں کی برکات نعمتوں اور رحمتوں سے فیضیاب ہونا آپ کے لیے بڑی خوشبختی ہے اور اللہ کے ان انعامات اور وطنوں (دارالاسلام) سرزمینوں کی حفاظت کرنا اور اس کے دین کی ترویج و ترقی کے لیے اپنے مالوں اولادوں جانوں اور صلاحیتوں کو قربان کرنا بڑا عظمت والا فریضہ ہے۔ جس سے اعراض و گریز ایک مومن کو کسی صورت زیب نہیں دیتا بلکہ بڑے خسارے کا سودا ہے۔ جی ہاں! ہم نے مذکورہ صدر بیماریوں ، جرائم ، سرکشیوں اور فتنوں سے پاک و صاف ماحول اور معاشرہ شام و عراق میں قائم ہوئی خلافت اور یہاں ولایت خراساں میں دیکھا اور چھ سال اس کی برکات سے مستفید اور لطف اندوز ہوئے اور اپنے رب کی رحمتوں اور نعمتوں کا ظہور اپنی آنکھوں سے باربار مشاہدہ کیا اور جسموں کو اسی راہ میں قربان کردیا۔

میرے مسلمان بھائیوں ، اب بھی افریقہ کے میدانوں میں ہمارے موحد بھائی اسی اسلامی معاشرے کیلئے دن اور رات اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں ، اسی حسین دار الاسلام کو قائم کرنے کی مکمل سعیے کر رہے ہیں ، یہ وقت ہے کہ ہم بھی توشہ سفر باندھیں اور اپنے موحدین بھائیوں کے ساتھ ہر اس جگہ جا ملیں جہاں وہ دار الاسلام کے قیام کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں۔

ہجرت اور جہاد کرنے والوں کے فضائل

یقینا اللہ کی راہ میں ہجرت اور جہاد و قتال بڑے مجاہدے اور عظیمت و فضیلت والے کام ہے (جس کے لیے صحابہ اکرام تڑپتے تھے) اور ان کے

عوض انعامات و عنایات عظیم الشان ہے۔ اسی طرح ان سے اعراض و گریز کرنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔

فرمان الٰہی ہے

۱ : اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کے لئے وطن چھوڑ گئے اور (کفار سے) جنگ کرتے رہے وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ بخشنے والا (اور) رحمت کرنے والا ہے۔(سورۃ بقرہ-۲۱۸)

مزید فرمایا: فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ.

جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے (ہجرت کی) اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میری راہ میں لڑے اور مارے گئے ان کے سب گناہ قصور معاف کردوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اللہ کے ہاں سے بدلہ ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے ۔(سورۃ العمران - ۱۹۵) وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِى الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةًؕ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی رہنے کی جگہ اور وسعت پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے گھر سے نکل جائے پھر اس کو موت آ پکڑے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہوچکا اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے بڑا مہربان ہے۔(سورہ نساء -۱۰۰) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

اور جو لوگ ایمان لائے اور وطن سے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جنہوں نے ہجرت کرنے والوں کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہ ہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لیے اللہ کے ہاں بخشش اور عزت کی روزی ہے۔(سورہ انفال- ۷۴)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے رہے اللہ کے ہاں ان کے درجات بہت بڑے ہیں اور وہ ہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔(سورہ توبہ- ۲۰)

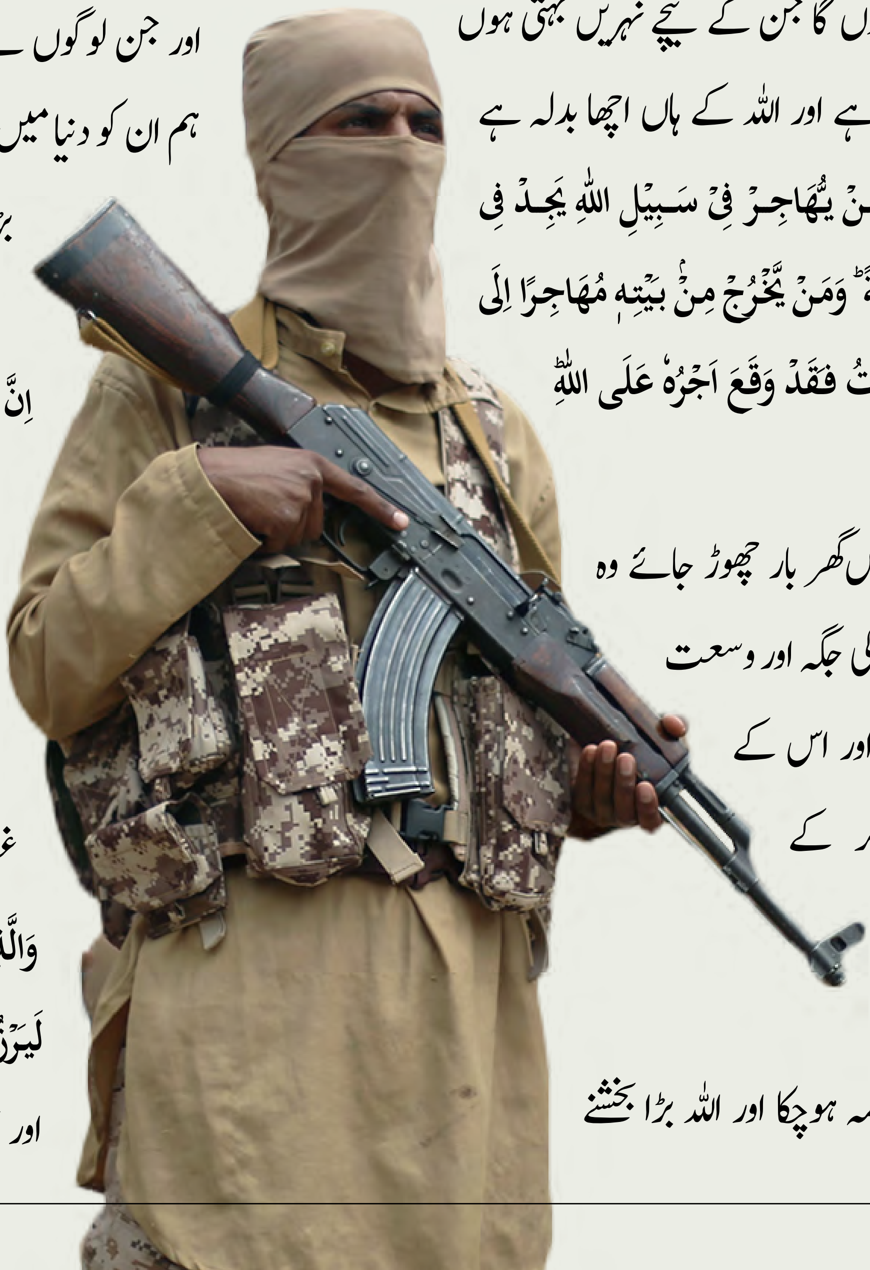
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةًؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَۙ

اور جن لوگوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کے لیے وطن چھوڑا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے۔ اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔ (سورہ نحل -۴۱) ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓاۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(وہ لوگ جو ایمان کی وجہ سے) ستائے گئے تو انہوں نے گھر بار چھوڑ دیے ہجرت کی اللہ کی راہ میں جہاد کیا سختیاں جھیلیں اور صبر سے کام لیا ان کے لیے یقینا تیرا رب غفور رحیم ہے۔ (سورہ نحل -۱۱۰)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًاؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر



قتل کردیے گئے یا فوت ہوئے اللہ ان کو اچھا رزق دے گا اور یقینا اللہ ہی بہترین رزق دینے والا ہے۔ (سورہ الحج -۵۸)

اور اب ہجرت کی فضیلت میں چند احادیثِ نبویہ بھی سماعت فرمالیں۔

۱☆۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت پیدا کی تو وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اللہ کے رسول ! اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے ، میں آپ کی بیعت کرنے آیا ہوں ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک آگے بڑھایا تو انھوں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا: میں بیعت کرنے سے پہلے یہ شرط لگانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمادے ۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يُدِمُ مَا كَانَ قَبْلَ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تُدِمُ مَا كَانَ قَبْلًا،وَأَنَّ الْحَجَّ يُدِمُ مَا كَانَ قَبْلُ))

"کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام پچھلے گناہوں کو ختم کردیتا ہے ، ہجرت سابقہ خطاؤں کو مٹا دیتی ہے اور حج گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کردیتا ہے۔"

۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَبو فاطمۃ الضمری رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّه لَا مَثِيلَ لَهَا)

تم ہجرت ضرور کرو ، کیونکہ (اجر وثواب میں) اس جیسا کوئی عمل نہیں۔

ارشادِ نبوی ہے : ((أَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِيْ وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ،وَبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ،وَبَيْتٍ فِيْ أَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ...الحديث

میں اس شخص کو جنت کے ادنیٰ درجہ میں ، جنت کے درمیانے درجہ میں اور جنت کے اعلیٰ درجہ میں ایک ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو مجھ پر ایمان لایا، اسلام قبول کیا اور اس نے ہجرت کی ۔"

☆۔ حضرت عبد للہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: (أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ ؟)

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ میری امت میں سے کونسے لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونگے ؟"

تو انھوں نے کہا :اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ علم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" وہ مہاجر ہونگے جو قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھولنے کی درخواست کریں گے۔جنت کے نگہبان فرشتے ان سے پوچھیں گے : کیا تمہارا حساب ہوچکا ؟ وہ کہیں گے : ہمارے کس عمل کا حساب ہونا تھا ! ہم تو ساری زندگی تلواریں اپنے کندھوں پر اٹھا کر للہ کے راستے میں پھرتے رہے یہاں تک کہ ہماری موت آگئی۔ پھر ان کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ دوسرے لوگوں کے داخل ہونے سے چالیس سال پہلے اس میں جا کر قیلولہ کریں گے ۔"

☆۔ حضرت ابوسعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فقراء مہاجرین اغنیاء مہاجرین سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہونگے ۔

☆۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج طلوع ہوا۔ تو آپ



صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سَيَأْتِيْ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نُوْرُهُمْ كَضَوْءِ الشَّمْسِ))

قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے جن کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہونگے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " فقراء مہاجرین۔"

آپ نے ہجرت کے فضائل میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو ساعت فرمایا۔ ان سے یقینا آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہجرت کی کیا قدر و منزلت ہے اور اسلام میں اس کا کیا مقام ہے!

ایک شبہ کا ازالہ

بعض معترضین «لا ہجرة بعد فتح مكة» کی حدیث پیش کر کے کہتے ہیں کہ ہجرت کا حکم اس حدیث سے منسوخ ہوگیا ہے، یہ بات بالکل درست نہیں ہے بلکہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جب مکہ فتح نہ ہوا تھا اور اسلامی ریاست مدینہ میں موجود تھی اس وقت تمام مسلمانوں پر لازم تھا کہ جو کوئی بھی اسلام قبول کرتا ھے تو اسے مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرے، اگر کوئی ہجرت نہ کرتا تو اوپر بیان کردہ نصوص کے مطابق اس کا ایمان قابل قبول ہی نہیں تھا، اگر کوئی مکہ میں مسلمان ہو کر مکہ میں ہی رہتا اور وہ مستضعفین میں سے بھی نہیں تھا تو اس کا ایمان مانا نہیں جاتا۔ ایمان کی قبولیت کی شرط یہ تھی کہ مکہ سے مدینہ ہجرت کیا جائے۔

لیکن جب بعد میں مکہ فتح ہوگیا اور وہاں اسلامی ریاست قائم ہوگئی تو مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم ختم ہوگیا تھا۔ لیکن ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے، کوئی بھی شخص اگر دارالکفر میں مسلمان ہوا ہو یا کوئی مسلمان دارالکفر میں پیدا ہوا ہو، اور دارالاسلام موجود ہو تو اس پر لازمی ہے کہ وہ دار الکفر سے ہجرت کر کے دارالاسلام پہنچے ۔ اسی طرح اگر دارالاسلام دار الکفر میں تبدیل ہوگیا ہو تو لازم ہے کہ کفری ریاستوں، اور ان کی حکومتوں کو ترک کرتے ہوئے دار الاسلام کی طرف ہجرت کیا جائے۔ کیونکہ ہجرت کا اصل مقصد ہی کفری سرپرستی کو چھوڑ کر اللہ کی غلامی کو قبول کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

((لَا تَنقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنقَطِعَ التَّوْبَةُ ، وَلاَ تَنقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِها))

ہجرت منقطع نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، اور توبہ کا دروازہ بند نہیں ہو گا یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے:

عن عبد الله بن وقدان السعدي قال: وَفَدْتُ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في وفد كُلُّنا يَطلبُ حَاجة، وكنتُ آخرهم دُخُولاً على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقلتُ: يا رسول الله، إني تَركتُ من خلفي وهم يزْعُمُون أنَّ الهجرة قد انقطعت، قال: لا تنقطع الهجرة ما قُوتِلَ الكُفَّارُ[صحیح النسائی]

عبد اللہ بن وقدان سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وفد کے ساتھ آیا۔ ہم میں سے ہر شخص آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت محسوس کر رہا تھا۔ میں سب سے آخر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا : اے اللہ کے رسول! میں اپنے

پیچھے ایسے لوگوں کو چھوڑ آیا ہوں، جو سمجھتے ہیں کہ ہجرت کا سلسلہ اب بند ہو چکا ہے۔ آپ نے جواب دیا: «ہجرت کا سلسلہ اس وقت تک بند نہیں ہو گا، جب تک کافروں سے جنگ لڑی جاتی رہے گی»۔

ایک اور روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ , فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ , وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا , يَلْفِظُهُمْ أَرَضُوهُمْ , تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللَّهِ وَيَحْشُرُهُمُ اللَّهُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ .

ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی، وزمین والوں میں بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ (شام) کو لازم پکڑیں گے، اور زمین میں ان کے بدترین لوگ رہ جائیں گے، ان کی سر زمین انہیں باہر پھینک دے گی، اللہ ان سے نفرت کرتا ہے ، اور اللہ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گا۔ (سنن ابی داؤد)

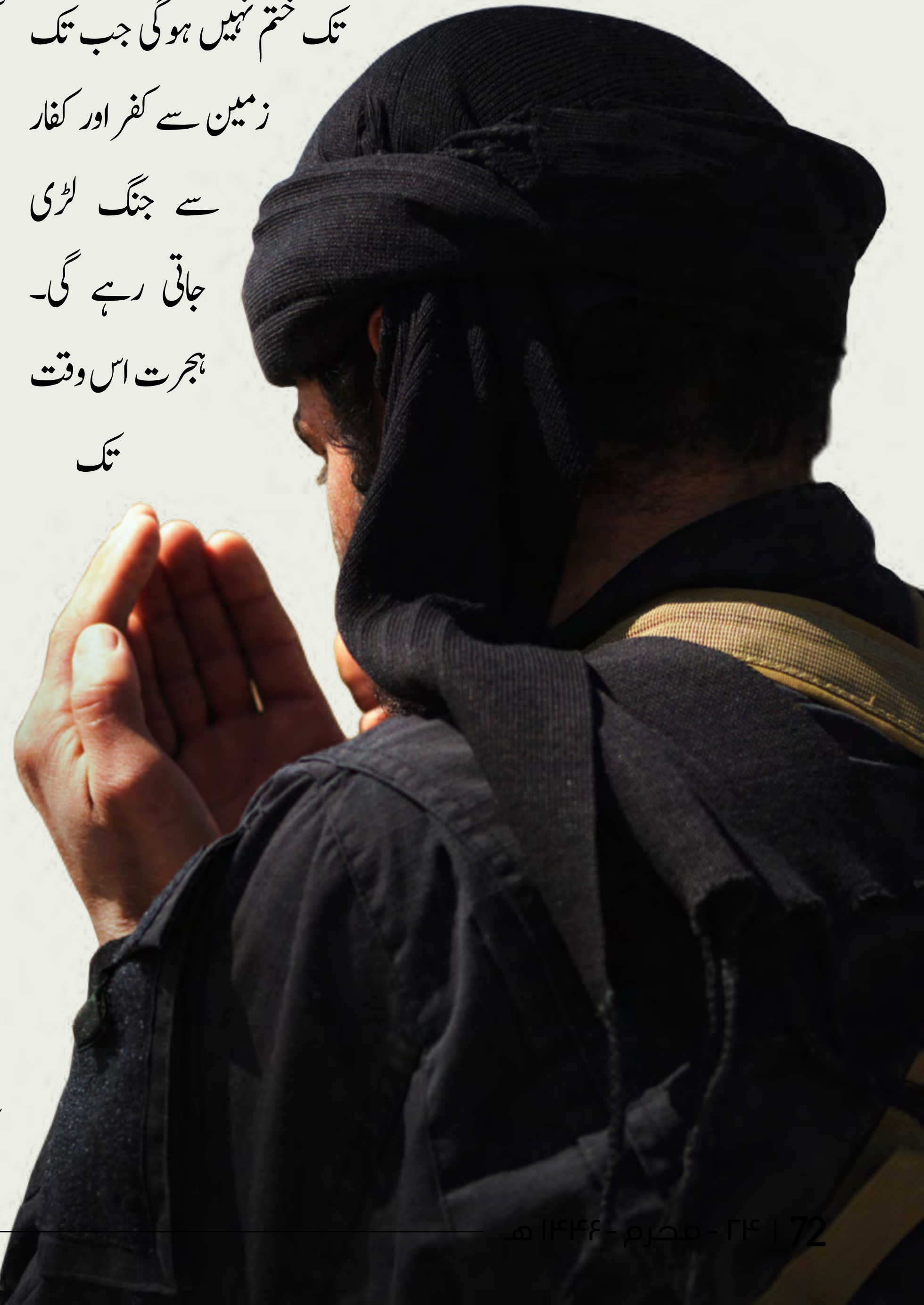
یہ تمام احادیث اپنے معنی مفہوم میں واضح ہیں ، کہ ہجرت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک زمین سے کفر اور کفار سے جنگ لڑی جاتی رہے گی۔ ہجرت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک زمین پر ایک بھی دار الکفر باقی ہو گا اور اس کے ساتھ مسلمانوں کی مسلسل جنگ رہے گی ۔

میرے مسلمان بھائیوں، اتنے واضح دلائل اور براہین کے بعد بھی اگر ہم حیلہ بہانہ تراشتے رہیں اور ایسی زمین کو چمٹے رہیں یا ایسی زمین کی طرف سفر کر کے جانا پسند کریں جہاں اللہ سبحانہ تعالی کے دین کو پامال کیا جاتا ہو تو یقینا وہ اپنے اعمال کا جوابدہ ہے اور اللہ کی نظر میں ظالم ہے۔

اسی طرح اگر دار الاسلام موجود نہ ہو اور کوئی مسلمان دار الفساد میں ہو، تو اس پر لازم ہے کہ وہ دار الاصلاح کی طرف ہجرت کرے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی مسلمان کسی دار الکفر میں فتنے میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ زمین اب اس کے لیے دارالفساد بن گئی ہے اسے وہاں سے ہجرت کرتے ہوئے ایسی زمین کی طرف ہجرت کرنا چاہیے جہاں اسے اپنے دین کے معاملے میں فتنے میں مبتلا نہ کیا جائے ۔ اس کی مثال صحابہ کرام کا مکہ سے حبشہ ہجرت کرنا ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب دارالاسلام موجود نہیں تھا، اور مکہ میں صحابہ کرام کو دین کی وجہ سے فتنے میں مبتلا کیا جارہا تھا تو انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس فساد والی جگہ کو چھوڑ کر ایسی سرزمین پر چلے جائیں جہاں ان کو دین کے معاملے میں فتنے میں مبتلا نہ کیا جائے۔

مثال کے طور پر، اگر دار الحرب میں کسی مسلمان کو عدالت طلب کیا جاتا ہو ، اسے مجبور کیا جاتا ہو کہ وہ طواغیت سے فیصلہ کروائے۔ تو ایسے شخص کو موقع پاتے ہی اس دار الکفر سے کسی دوسری زمین کی طرف ہجرت کرنا چاھئیے جہاں اس کو اس فتنے میں مبتلا نہیں کیا جائے گا۔

اللہ عز و جل ہمیں اپنے دین کی سر بلندی اور اس کی حفاظت کے لیے توفیق عطا کرے، ہمیں ہجرت اور جہاد جیسے عبادت پر عمل کرنے کی استطاعت اور استقامت عطا فرمائے اور تمام مسلمان مہاجرین و مجاہدین کی ہجرت و جہاد کی قربانیوں کو قبول فرمائے، آمین ثم آمین۔





رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں اپنے دین پر صبر کرنے والا آدمی ایسا ہو گا جیسے ہاتھ میں چنگاری پکڑنے والا“



مؤسسة العزائم
الإعلامية